3320/1

مرآۃ المحققین

مصنفہ

قطب الاقطاب قیوم العالم حضرت سید امام علی شاہ صاحبؒ

مکان شریف قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

بسعی

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

ناشر، شعبہ نشر و اشاعت

دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف۔ ضلع شیخوپورہ

ملنے کا پتہ

مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

جامع مسجد شیر ربانی اکبر روڈ مدینہ چوک سنپورہ لاہور-۳۹

Marfat.com

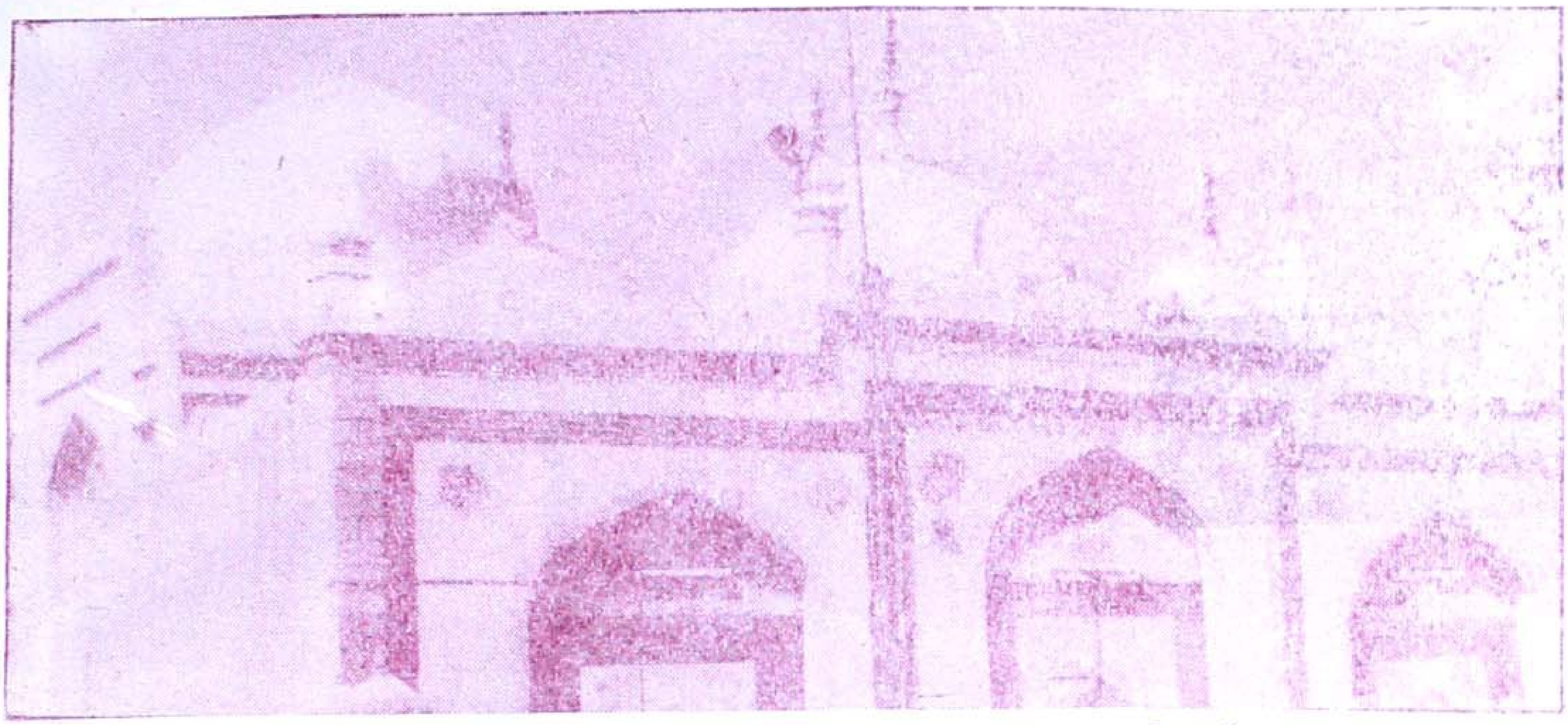

مسجد مبارک بر آستانۂ عالیہ حضرت حاجی احمد دامانی سندھی قصبہ قاضی احمد ضلع نواب شاہ سندھ

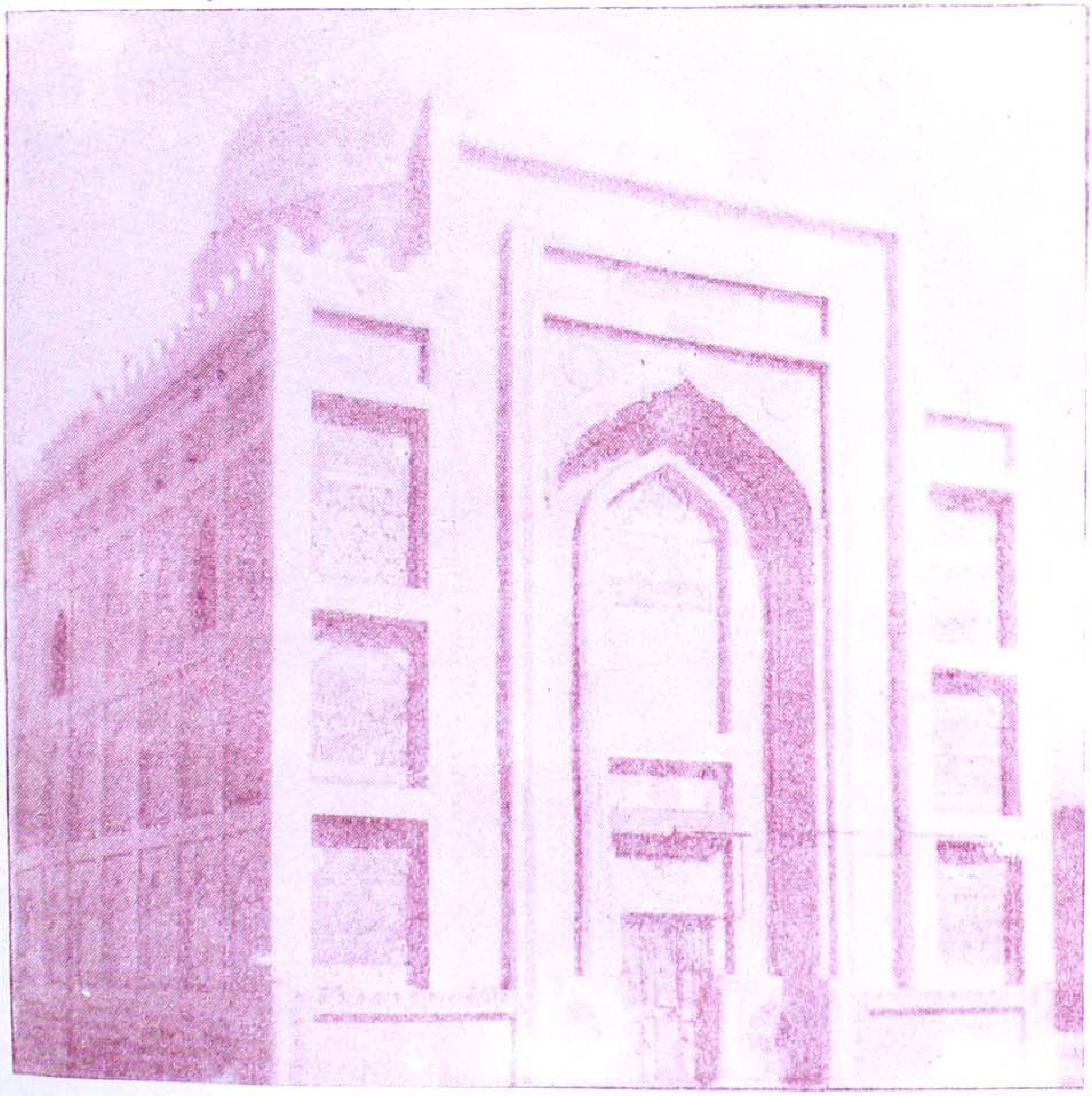

مزار مبارک ابو حنیفہ ثانی حضرت حاجی احمد دامانی سندھی رحمۃ اللہ علیہ شیخ طریقت خواجہ حاجی شاہ حسین سرمست
مکان شریفی رحمۃ اللہ علیہ قصبہ قاضی احمد ضلع نواب شاہ (سندھ)

Marfat.com

ت ص- 161

3320/1

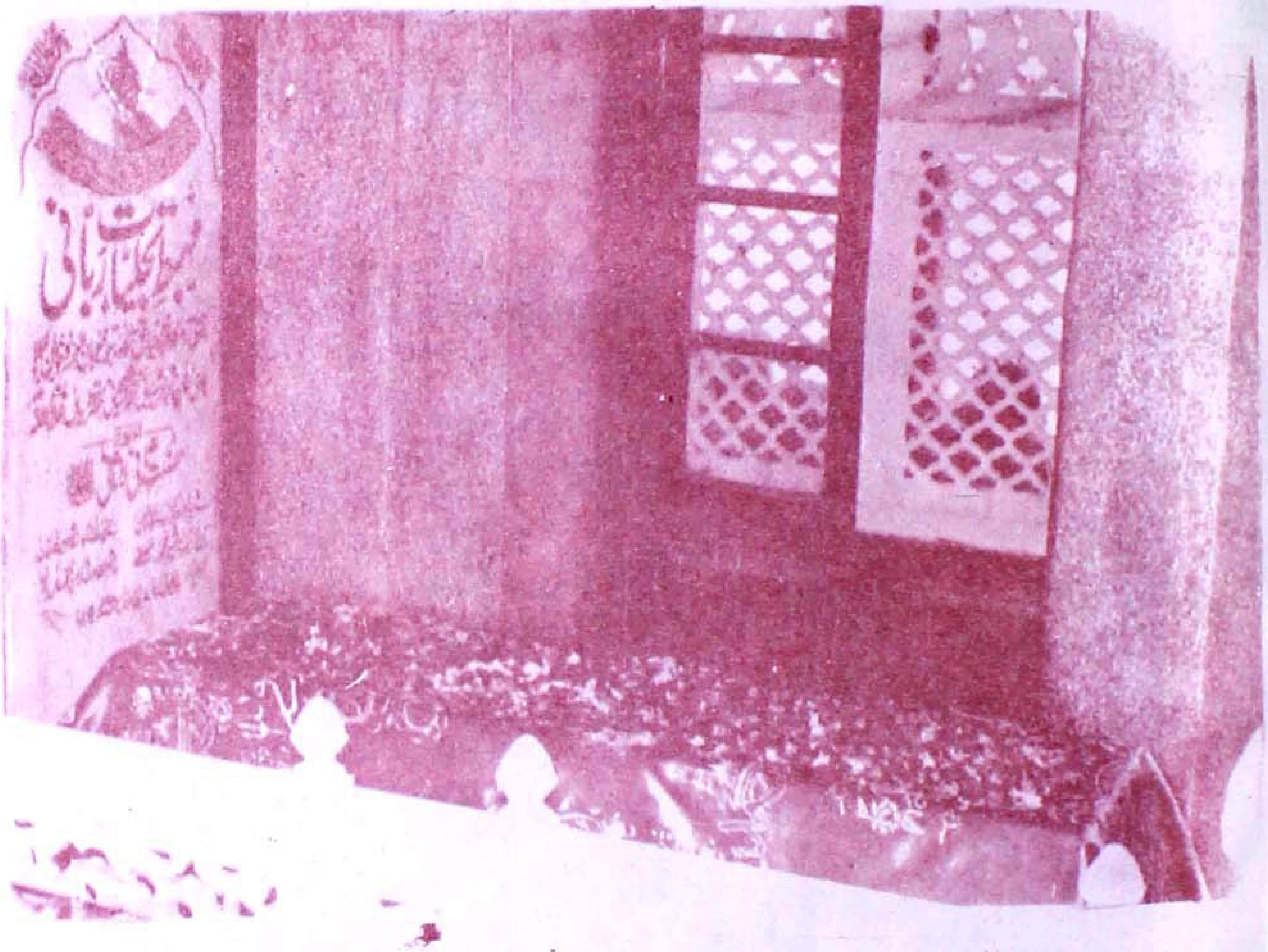

مرقد منور حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ
شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

مزار پُر انوار حضرت مولانا منظور احمد مکان شریفی رحمۃ اللہ علیہ
مُصحّح و مُحشّی مرأۃ المحققین

Marfat.com

هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق

مرآة العاشقین

الله

در مطبع کریمی لاهور طبع شد

Marfat.com

86473
86473

شجرہ نسب

اولادِ قیومِ عالم سیدنا حضرت امام علی شاہ مکان شریف قدس اللہ سرہٗ

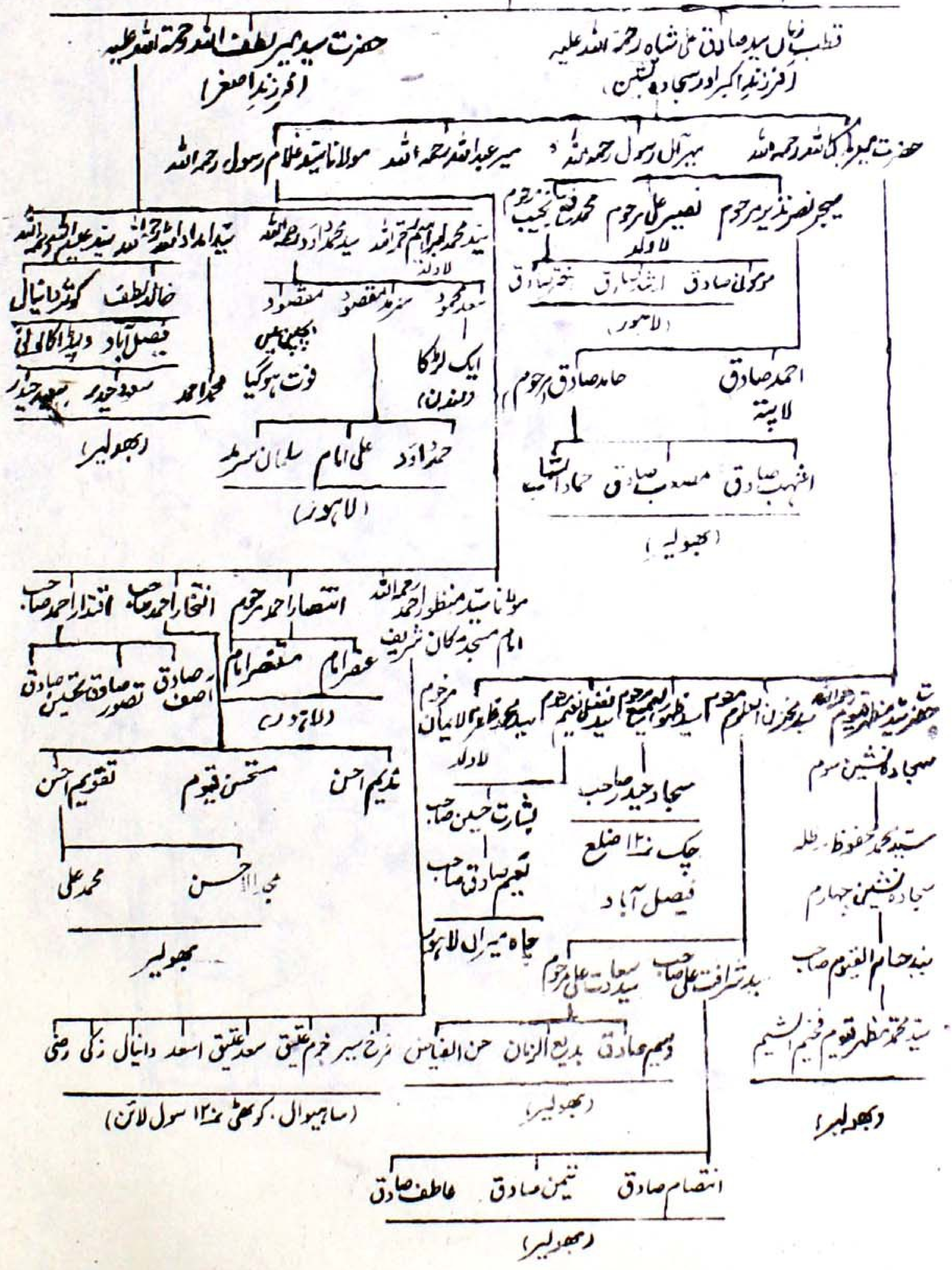

Marfat.com

عرض حال

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے کتب خانہ میں بعض نایاب کتابوں کے قلمی نسخے موجود تھے۔ مثلاً مرأۃ المحققین مع ترجمہ۔ ذخیرۃ الملوک، ترجمہ منہاج السلوک حکایات الصالحین، حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو نہایت اہتمام سے بصرف زر کثیر چھپوا کر مفت تقسیم کیا۔

زیر نظر کتاب مرأۃ المحققین قیوم العالم حضرت خواجہ امام علی شاہ صاحب مکان شریفی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے پہلے حصے میں حضرت خواجہ امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیر و مرشد حضرت حاجی شاہ حسین قدس سرہٗ کے حالات تحریر فرمائے ہیں۔ دوسرے حصے میں حضرت خواجہ امام علی شاہ قدس سرہٗ نے اشتغال وسلوک نقشبندیہ کا ذکر فرمایا ہے۔

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ مرأۃ المحققین کا ترجمہ کروا کر شائع کرایا تھا۔ اس کی طباعت میں اغلاط رہ گئیں تھیں، حضرت سید منظور احمد

Marfat.com

صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکان شریفی" مدفن ساہیوال کوٹھی نمبر ۱۲۰ اسول لائن نے اپنے مملوکہ نسخے پر کمال محنت اور دقیق نظر سے اغلاط لگائی تھیں۔ یہ نسخہ ہمیں صاحبزادہ سرمد مقصود صاحب مکان شریفی کے ذریعے میسر آیا جس کی فوٹو کاپی ہدیہ ناظرین ہے۔

میں اپنی اس پیش کش کو اپنے والد اور مرشد ثانی لاثانی حضرت میاں غلام اللہ شرقپوریؒ کے نام نامی سے منسوب کرتا ہوں۔

خاکپائے شیر ربانی و گدائے آستانہ لاثانی

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری،

صدر حزب الرسول و ناظم دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

مطبع --- المکہ پریس ۵ شارع فاطمہ جناح، لاہور

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اس آیت شریف میں بیشمار فوائد ہیں اور
اسم اعظم بھی اسی میں ہے جو شخص اس کو پڑھنا چاہے باطہارت مغرب کی نماز کے بعد سات مرتبہ بلا ناغہ پڑھا کرے اور پڑھنے
سے پہلے اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم پڑھ لیا کرے

بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الْحَکِیْمِ الْکَرِیْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع ساتھ نام اللہ بزرگ حکمت والے بخشش کرنیوالے مہربان رحم کرنیوالے

ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ

وہ اللہ جس کے سوائے کوئی معبود نہیں جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا

ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

وہ ہے بڑا مہربان رحم کرنیوالا وہ اللہ ہے جس کے سوائے کوئی معبود نہیں

اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ

بادشاہ پاک سلامتی والا امن دینے والا نگہبان غالب

Marfat.com

اَلْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا

زبردست تکبر والا پاک ہے اللہ اس چیز سے

يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

جو شریک کرتے ہیں وہ ہے اللہ پیدا کرنیوالا عالم بنانیوالا صورت بنانے والا

لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِى

واسطے اسی کے ہیں نام ہائے نیک پاکی کے ساتھ یاد کرتے ہیں اسے جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

ہیں آسمانوں اور زمینوں میں اور وہ ہے غالب حکمت والا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْخَلَائِقِ

یا اللہ (سبحانہ وتعالے) درود بھیج تو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو مخلوق کے برگزیدہ

وَاَفْضَلِ الْبَشَرِ وَشَفِيْعِ الْاُمَّةِ يَوْمَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ

اور سب آدمیوں سے افضل اور امت کے شفاعت کرنیوالے قیامت کے دن

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ مَّعْلُوْمٍ

ہمارے سردار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ تعداد ہر چیز کے جو آپ کو معلوم ہے

لَكَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اور اوپر آل حضرت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور برکت اور سلام

وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

اور درود بھیج تمام انبیا اور رسولوں پر

وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى اَهْلِ

اور مقربین فرشتوں پر اور تمام

طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

فرمانبرداروں پر ساتھ اپنی رحمت کے اے بڑے مہربان رحم کرنیوالے

حمد محمود ے کہ در جملہ صور — شد بانوار محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر
زانکہ از نورش محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شد عیاں — گشت از نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دو جہان
در لباس احمدی صلی اللہ علیہ وسلم نور احد — واسطہ شد خلق را بہر رشد
امر صلوا بہر این فرمودہ حق — مومنان را بلکہ خود دارد سبق
قدر حب خود درود بر رسول — بلغ اے غفار از عاجز خمول
بعد حمد ذات بے چون و چگون — پس درود و نظم این جملہ چون

Marfat.com

اما بعد ۔ التماس ہے ۔ کہ یہ کتاب مستطاب بہ اسمے مراۃ المحققین دو حصوں پر منقسم ہے ۔ پہلے حصہ میں تو خواجہ بزرگوار حضرت امام علی شاہ صاحب قدس سرہٗ نے جو اپنے شیخ قطب الاقطاب غوث الاغیاث حاجی حرمین شریفین المسکرمین حضرت شاہ حسین (المعروف بھوہڑ والے) قدس سرہٗ کے مختصر حالات سعادت انتساب میں تحریر فرمایا ہے ۔ درج کیا گیا ہے ۔ بعدہٗ مختصر کلمات متبرکہ من تصنیف حضرت حاجی الحرمین الشریفین قدس سرہٗ مندرج ہیں امید ہے کہ صادقان ارادہ اور طالبان مولٰے کو اس کے مطالعہ سے فائدہ کلی حاصل ہو ۔ انشاءاللہ تعالٰے العزیز +

آمین

آپ کا اجدادی وطن مالوفہ رنڑ چھتڑ المعروف مکان شریف ضلع گورداسپور ملک پنجاب ہے ۔ اور زیارات مرقد مبارک بھی اسی جگہ ہیں +

۔ رحمتہ اللہ علیہم ۔

تمت

رسالہ مراۃ المحققین صفحہ ۴ سے شروع ہوتا ہے صفحہ ۵ سے شروع ہونیوالی عبارت نہ تو مراۃ المحققین کا جزو ہے اور نہ ہی حضرت امام علی قدس سرہٗ کی تحریر ہے ۔ یہ تحریر مولانا سید احمد علی دھرم کوٹی کی ہے ۔ مولانا احمد علی نے حالات مشائخ نقشبندیہ میں عموما اور اپنے شیخ حضرت قیوم عالم سید امام علی رضی اللہ عنہم کے حالات میں خصوصًا ایک ضخیم کتاب آیات القیومیہ تصنیف کی تھی یہ عبارت بعینہٖ اسی آیات القیومیہ کی ہے آیات القیومیہ غیر مطبوعہ تھی ۔ اگست ۱۹۴۷ء کے زمانہ پُر آشوب میں جبکہ ملک کے دو حصے ہوئے ۔ اس کتاب کا اصل نسخہ جو مصنف کے اپنے قلم کا تھا اور دُوسرا جو حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نے سید نور الحسن مغفور سے لکھوا کر بھیجا تھا اور امرتسر میں قاضی قائم الدین مغفور کی تحویل میں تھا امرتسر میں تلف ہو گیا ۔

Marfat.com

التقاط از کتاب آیات القیومیہ کہ از تصانیف
مولانا سید احمد علی است پیر موصوف ساکن دھرم کوٹ
اندکی دہ ضلع گورداسپور از خلفائے قیوم لعلم سید امام علی است

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قدوۃ المکرمین والاخیار زبدۃ المقربین والابرار۔ کاشفِ اسرار الشریعت والحقیقت مصفاء انوار الطریقت والمعرفت حجت المکملین برہان الکاملین منوط المحبوبین سید السادات شیخ السموات والارضین غوث الملائکۃ والناس اجمعین زائر القبلتین حاجی الحرمین الشریفین ابو المجد تعالیٰ حضرت شاہ حسین قدس سرہ سپہ سالار

بزرگوں اور نیکوں کے برگزیدہ نزدیکوں اور پاکوں کے خلاصہ۔ شریعت اور حقیقت کے بھیدوں کے ظاہر کرنیوالے طریقت اور معرفت کے نوروں کے بیان کرنیوالے کمال والوں کیلئے محبت اور کاملوں کیلئے دلیل اور پیاروں کے لئے پسندیدہ سرداروں کے سردار نیکوں کی سند آسمانوں اور زمینوں کے شیخ اور تمام فرشتوں اور آدمیوں کے امداد کرنیوالے دونوں قبلوں کی زیارت کرنیوالے مکہ اور مدینہ کی حج کرنیوالے بزرگی اور بلندی کے باپ حضرت

Marfat.com

اصل

قافلۂ محبوبان رہنماے و پیشواے
طالب و مطلوبان بالانشین مسندِ
اجتباء صدر گزین محافل اولیا۔ و
صاحب تمکین بزم ارتضاء صاحب
تصرفات۔ مظہرِ خوارق کرامات۔ صفوۂ
ارباب ذوق۔ قدوہ اصحاب شوق
صاحب تمکین۔ و مالک حالات عجیبہ و
جذبے قوی داشت و نظرِ مؤثر و تصرف
غالب۔ حاوے فضائل حسبی و
نسبی بود۔ از سادات حسینی
صحیح الاصل کہ سلسلہ نسب بہ رسول
اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مے
پیوندد جامع بود میان علم و ولایت
و سیادت۔ و عالم بہ علوم صوری و
معنوی بودند۔ در مبادی حال برائے

ترجمہ

شاہ حسین قدس سرہٗ پیارون کی جماعت
کے پیشوا اور طالب اور مطلوبون کے راہنما
بزرگی کے تخت پر سرفراز بیٹھنے والے اور اولیا
اللہ کی محفلوں کے میر مجلس۔ اور خوشنودی
خدا کی مجلس کے صاحب درجہ تھے اور
تصرفات کے صاحب اور کرامتون کے
ظاہر ہونے کی جگہ اور صاحبان لذت کے
برگزیدہ اور صاحبان شوق سے چنے ہوئے
مرتبہ کے صاحب عجیب حالات کے مالک ہوئے
ہیں اور آپ کشش عظیم رکھتے تھے اور آپ کی
نظر اثر والی اور آپکی کشش غالب تھی اور حسب و
نسب کے بزرگیون کے جامع تھے اور سادات حسینی کی نسب سے
صحیح الاصل تھے آپکے خاندان کا سلسلہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم تک ملتا ہی آپ علم اور ولایت اور سیادت کے جامع
اور ظاہری اور باطنی علموں کے عالم تھے آپ اوائل عمر مین

خریدن اسپان در شہر پشاور رسیدند
و در آن جا بہ تحصیل علوم اشتغال
ورزیدند و اسب ہمت خود را در
میدان تحقیق علوم متداولہ برگماشتند
چنانچہ از بحث و تکرار شبانہ روزے
آنچنان ملکہ حاصل کردند - کہ بر تحریر
حواشی کتب متعلقہ و حل عبارات
مشکلہ استعداد تام یافتند - اما تا
حال از مطالعہ اصول تقیتے ماندہ بود
کہ جذبات عنایت الٰہی ایشان را دریافت
یعنی قدم در طریق سلوک کہ مسلوک
اہل وصول است - نہادند - و آنچنان
بود - کہ روزے جوانے رنگریز را در
پشاور دیدند - کہ بیتے چند میخواند و
بسوز دلسوز و دلگداز میگریست -

گھوڑوں کی تجارت کے ارادہ میں پشاور
پہنچے اور وہاں علم ظاہری کے پڑھنے میں مشغول
ہو گئے اور ارادہ کے گھوڑے کو مروجہ علموں
کے میدان میں جولان دیا اور ہر وقت
کے بحث و تکرار سے اتنی استعداد حاصل
کی کہ مشکل کتابوں پر حاشیہ لکھنے اور
مشکل عبارتوں کے حل کرنے میں پوری
لیاقت پیدا کی - مگر ابھی علم کا مطالعہ باقی
تھا کہ کشش عنایت الٰہی نے آپ کو لے
لیا یعنی صفائی باطن کے راستہ میں جو
بندگان خدا کا طریقہ ہے قدم رکھ دیا -
اور وہ اس طرح بیان کرتے ہیں - کہ آپ نے
ایک دن شہر پشاور میں ایک جوان
رنگریز کو دیکھا - کہ کچھ بیت پڑھتا ہوا نہایت
درد اور سوز سے رو رہا ہے - . .

Marfat.com

اصل

چون اورا دید حال بر ایشان متغیر
شد۔ وجذبہ محبت آلہی گریبان گیر
حال ایشان شد وبہ مقتضائے
آیہ کریمہ ان الملوک اذا دخلوا
قریۃ افسدوھا۔ وجعلوا
اعزۃ اھلہا اذلۃ۔ سلطان محبت
حقیقی جانبان خلت تحقیقی بر
تخت دل مستولے شدہ مجموع
رقوم الٰہ باطلہ را از صحیفہ دل واز
خط آب وگل محو گردانید۔ وملہم عالم
غیب ومعلم اسرار لاریب بر ورق
خاطر خطیر ایشان بقلم ارشاد این رقم
کشید۔ کہ مثل این قسم سوز وگداز
کہ نہایت تمنائے اولیاست بے
اقتضائے تسلیم تصرفات کامل مکمل

ترجمہ

جب آپ نے اُس کو اس حال میں دیکھا تو
آپ پر بھی حالت طاری ہوگئی اور محبت آلہی
کی کشش نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس
آیہ کریمہ کے مصداق ان الملوک اذا دخلوا
قریۃ افسدوھا۔ وجعلوا اعزۃ
اھلہا اذلۃ۔ یعنی حقیقی محبت کے بادشاہ اور
تحقیقی دوستی کے مالک نے آپ کے دل کے
تخت پر قبضہ کرکے جھوٹے خداوں کے
تمام نقشوں کو آپ کے دل کے ورقوں
سے ملیا میٹ کر دیا اور عالم غیب کے خبر
دینے والے اور بے شبہ بھیدوں کے
اُستاد نے آپکے بزرگ دل کے ورقوں پر ہدایت
کی قلم سے یہ لکھدیا کہ اس قسم کا سوز وگداز جسکے
خواہشمند بڑے بڑے اولیا ہیں کسی کامل اور
مکمل کی خدمت کے بغیر اور کسی اہل دل

Marfat.com

و بے اقتدائے تعلیم معلّم و توجہات کمل
نیست۔ پس بداعیہ آنکہ از ہر جا کہ بوئے
مطلوب بہ مشام در آید خود را بہ صحبت
باریافتگان محفل لی مع اللہ برسانند
بے زاد و راحلہ از مقام پشاور بر آمدند
و در بلاد کابل و غزنی وغیرہا بدریافت
عزیزے کہ بہ مسند ارشاد و اکمال باشند
بپائے طلب قطرہ زن گشتند القصہ
دران دیار از ہر خانقاہ کہ آوازہ
کمالات در گوش کردند۔ بقصد توبہ
و انابت رجوع نمودند۔ ملہم غیب
در سر ایشان ندائے انتباہ در میداد
کہ مقصد مرام تو نعمت خانہ دیگر است
تا آنکہ قائد ہدایت ازلی و سائق
عنایت لم یزلی ایشان را از راہ

ہ کی توجہ اور تعلیم کے بغیر حاصل نہیں
ہو سکتا۔ پھر تو آپ کا پختہ ارادہ ہوا کہ جہاں
سے مطلوب کے خوشبو کی ہوا جان کی دماغ میں
لگے وہاں اپنے آپ کو پہنچاویں اور لی مع اللہ
کی محفل میں رہنے والوں کی صحبت کے مزہ
اٹھاویں اسی دھن میں پاپیادہ بے زاد
پشاور سے چل پڑے غزنی اور کابل وغیرہ
شہروں میں کسی صدارسیدہ اور پیارے
کی تلاش میں پھرتے رہے الغرض اس
علاقہ میں جس خانقاہ پر کسی صاحب کمال کا
ذکر سنتے توبہ اور رجوع کی خواہش میں وہاں
جا پہنچتے لیکن جہان جاتے غیب سے یہ آواز
آتی کہ آپ کے ہاں کا مکان کسی دوسری
جگہ ہے حتاکہ خدائی ہدائیت کے رہنما اور
الٰہی عنایت کے پیشوا نے آپ کو تلات

Marfat.com

اصل

خاقات بر آستان ملائک آشیان
قطب الاقطاب غوث اعظم عالی الالباب
معدن الیامن منور الباطن شیخ شیوخ
العالم حجۃ اللہ علی ابن آدم حافظ اوضاع
شریعت جامع انوار حقیقت حاجی الحرمین
حضرت احمد قدس سرہٗ انید
دراول دہلہ بفیوضات بلند و
مقامات ارجمند مالا عین رأت و
لا اذن سمعت ولا خطر علی
قلب بشر مستند گردانید۔
حضرت خواجہ امام علی رحمۃ اللہ علیہ
میفرمودند کہ پیش ازانکہ تشیمناء
حضرت اعلیٰ قدس سرہٗ بزیارت آستانہ
ملائک آشیانہ خواجہ بزرگ حضرت
حاجی احمد قدس سرہٗ سرفراز شدند

ترجمہ

کے راستہ سے آستان فلک نشان قطبون
کے قطب غوث اعظم صاحب مقصود ہر کتون
کے کان اور باطن کے روشن کرنیوالے جہان
کے بزرگون کے بزرگ اولاد آدم کے واسطے
اللہ کی حجت کامل شریعت کے طریق کے نگہبان
اور حقیقت کے نورون کے جامع حاجی حرمین
شریفین حضرت احمد (خداوند کریم آپکا بھید پاک
کرے) کی خدمت میں شرفیاب ہوگئے۔ پہلی
خانقات میں ہی مقامات عالی اور درجات بلند
پر جنکو نہ آنکھون نے دیکھا اور نہ کانون نے سنا اور
نہ انسان کے دل پر اسکا خیال ہی گذرا فائز ہوگئے
حضرت خواجہ امام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے
تھے کہ ابھی ہمارے شیخ آستان بلند نشان
حضرت حاجی احمد (خداوند کریم آپ کا بھید پاک
کرے) پر قدمبوس نہیں ہوئے تھے۔

در مجمع اصحاب خود خواجہ بزرگوارم چند
روز پیشتر فرمودہ بودند۔ کہ طالبے
بلند استعداد ازین طرف مے رسد
کہ حق سبحانہ را بدو نظر عنایت ست
واشارات بسمت پنجاب نمودہ
بودند۔ پس چون حضرت اعلیٰ روح
روحہ بحجرہ بیعت و انابت بجذبات
بے نہایت مستسعد گشتہ اند حضرت
خواجہ رحمۃ اللہ علیہ فرمودند۔ کہ ما
منتظر او بودیم۔ و از قدوم او خبر
دادہ ایم۔ ہمین شخص ست۔ کہ
عنایت ازلی متکفل حال اوست
حضرت خواجہ امام علی علیہ الرحمۃ والغفران
میفرمودند کہ چون حضرت اعلیٰ را
قدس سرہٗ در مبادی حال جذبہ

کہ حضرت بزرگوار یاران مجلس میں فرماتے
تھے کہ ایک طالب بلند استعداد والا
ادھر سے آرہا ہے کہ اس پر خدا کی رحمت
کمال ہے اور ساتھ ہی پنجاب کی طرف اشارہ
کرتے تھے پس جب حضرت اعلیٰ آپ کا روح
خوش رہے بیعت اور رجوع کے واسطے
بے نہایت کششوں میں حاضر خدمت
ہوئے حضرت خواجہ حاجی احمد صاحب رحمۃ
اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہم جسکے منتظر تھے
اور جس کے آنے کی ہم نے خبر دی تھی
یہ وہی شخص ہے جس کے حالات کا
ذمہ دار خدا کا فضل ہے حضرت خواجہ امام
علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جب ہمارے
قبلہ کو ابتدائے حال میں کامل
کشش

Marfat.com

فردانہ حاصل شدہ و حضور اعلیٰ را از نعمت
عظمیٰ بہرہ کامل رسیدہ - در حضرت مہمان
موہبت اعنی حضرت خواجہ قدس سرہ
بسبب کمال تعلق و محبت در منقبت آن
دُر یگانہ حضرت خواجہ بزرگ این غزل
انشا کردند ؎

زجام احمدی گر باز یک جرعہ بکام افتد
ہمائے اوج لاہوتی ہمہ ساعت بدام افتد
شدم من مست و مدہوشی ز جرعہ جام او یا رب
الٰہی جرعہ جام او دمادم در بکام افتد
بیا اے ساقی وحدت بجام سرفرازم کن
ہمہ قول محبوبم ازین در انصرام افتد
عجب سریست اے یاران شدن مدہوش در عشقش
ہزاران کو مست شد زین مے بشرب مدام افتد

حاصل ہو گئی اور آپ کو بڑی نعمت سے
پورا حصہ مل گیا - تو نہایت محبت اور کمال
جوش میں آکر حضرت خواجہ بزرگ کی
تعریف میں یہ غزل لکھی - اُس غزل
کا ترجمہ یہ
ہے

جو ساغر احمدی سے ایک جرعہ کام میں ہووے
ہمائے اوج لاہوتی اُسی دم دام میں ہووے
ہوا ہوں مست میں اک قطرۂ جام محبت سے
کیا ہو گر دمادم جام اُسکا کام میں ہووے
جو مدت سے میرے دل میں تمنا ہے تیرے صدقے
میرا سب کام وہ ساقی فقط اک جام میں ہووے
شراب عشق سے جو ایک جرعہ نوش کر لیوے
عجب ہے راز وہ ہر دم اسی ہی کام میں ہووے

Marfat.com

ز وصف ساغر مستش بوہم کے رسد یارب
حدیث ذوق او از ما بہ گفتن کے تمام افتد
بہ شرب مست وحدت او بیا شادی کن اے مست
درین عشرت مرا یارب ہمیشہ صبح و شام افتد

چون ایشان را جذبہ عظیم روے نمود و کیفیتے قوی دست داد۔ در غلبہ حالات و واردات از دیار سندہ مستانہ وار بے سر و پا دو بار تا بہ کنار دریائے شور رسیدہ اند۔ آنجا ایشان را افاقتے دست دادہ بشعور ظاہری آمدند۔ و دغدغہ صحبت حضرت خواجہ بزرگ و شوق دیدار فائض الانوار حضرت خواجہ بزرگ بر ایشان غالب بودہ بے اختیار عنان عزیمت بر تافتہ بملازمت حضرت شتافتہ اند۔ و ہر بار کہ در ہنگام افاقت

کسی سے وصف ساغر مست کی تو ہو نہیں سکتی
نہ اسکا ذوق کہنے سے کبھی اتمام میں ہووے
شراب جام وحدت سے رہو سرمست شادان تم
اسی عشرت میں دائم جبکہ صبح و شام میں ہووے

جب آپ کو محبت عظیم پیدا ہوگئی اور کیفیت قوی نے جوش مارا۔ تو حالت اور واردات کے غلبہ میں یعنی اسی سرمستی میں سر اور پا سے برہنہ مستانہ وار ولایت سندھ سے دریائے شور یعنی سمندر کے کنارے پر پہنچے یہاں اگر آپ کو کچھ افاقہ ہوگیا۔ اور ظاہری ہوش و حواس قائم ہوئے۔ چونکہ خواجہ بزرگوار کی صحبت کا اثر اور حضرت ممدوح کے دیدار کا شوق آپ کی طبیعت پر غالب تھا۔ بے اختیار ہو کر پھر الٹے پاؤں حضرت بزرگوار کی خدمت میں جا پہنچے اور جب آپ کو کچھ

Marfat.com

بوده۔ متوجہ قریہ فاخرہ مکانِ بزرگان
خود بوده اند۔ وقت دیدن آثار
مکان شریف بے اختیار صیحہ ہائے
عظیم و نعرہ ہائے فخیم از نہاد ایشان
سر بر زدہ۔ تاکہ پیش از ہمہ خواجہ بزرگوار
در مجمع اصحاب گفتہ اند۔ کہ شہباز
بلند پرواز سید حسین شاہ آمدہ
است۔ و بوقت رسیدن ایشان
وقت عجیب بر یاران روے
دادہ است چون ہمیشہ بواسطہ شمول
کیفیات بلند و حصولِ ارادات
ارجمند در دیار سندہ بہ حالت مستانہ
و بروش عاشقانہ صحراہا دویدہ اند
و گریبان چاک زدہ بر خاک غلطیدہ
اند۔ مقامات ایشان در آن ولایت

ہوش آجاتا۔ تو پھر حضرت بزرگوار کے مکان
کی طرف چل پڑتے اور اس مکان شریف
پر نور کو دیکھتے ہی بے اختیار رونے
اور نعروں کا شور مچ جاتا تا خواجہ بزرگوار
اصحاب کی مجلس میں بارہا فرماتے تھے
کہ بلند پرواز شہباز یعنی سید حسین شاہ
واپس آرہا ہے۔ اور آپ کی واپسی
کے وقت حاضرین مجلس عالی پر عجیب
کیفیت ظاہر ہوتی۔ اور آپ ہمیشہ
عجیب حالات کے ظاہر ہونے اور پوری
خواہش کے بار آور ہونے پر سندھ
کی ولایت میں مستانہ وار اور مجبوبانہ
حال سے صحرا نوردی کرتے رہے۔ اور
اور کپڑے پھاڑ کر زمین پر لیٹ جاتے تھے
اس علاقے میں آپ کے حالات مشہور

Marfat.com

اصل

مشہور و ذکرِ کمالات و کراماتِ ایشان
بالسنۂ اقاصی و ادانی مذکور اند۔
کہ شرح عشرِ عشیرِ آنہا در بیان راست
نہ آید۔ کرّتِ سوم از استیلائے
سکر و غلبہ محوّیت و استغراق بے
خودی از مکانِ بزرگان خود دویدہ
در شکارپور رسیدہ اند۔ در آن ایام
اسرارِ توحید بوجہ اتم بر ایشان منکشف
بودہ در حالتِ محویت وحدت و
مستئ احدیت و در رازِ حقیقت
بسیارے از غزلہائے توحید آمیز و سخنان مستانہ
دلآویز گفتہ اند۔ حقا کہ دُرہا سفتہ اند کہ
در سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ احدے اسرار
حقیقت را این چنین فاش نہ کردہ و
طشت از بام نینداختہ و کسے چنان

ترجمہ

ہیں۔ اور آپ کے کرامات اور کمالات
چھوٹے بڑوں کی زبان پر مذکور ہیں
کہ ان کا دسواں بلکہ بیسواں حصہ بھی
ہم بیان نہیں کر سکتے۔ تیسری دفعہ جب
محبت کے غلبے اور بے خبری کے زور
اور بیخودی کے کمال میں آگر اپنے حضرت
بزرگوار کے مکان سے نکل کر شکارپور
میں پہنچے تو ان دنوں میں توحید کے بھید
پورے طور پر آپ پر کھلے ہوئے تھے اس بے
خبری اور مستی کے عالم اور حقانی بھیدوں میں
بہت سی توحید کی بھری غزلیں اور مستی
سے لبالب اشعار آپ کی زبان سے نکلکر
قلم کے حوالے ہوئے ہیں واقعی نظم کیا ہے
موتی پروئے ہوئے ہیں نقشبندی سلسلہ میں
کسی شخص نے حقیقت کے بھیدوں کو اس قسم سے ظاہر

Marfat.com

مستی نہ ورزیدہ کہ ایشان کردہ اند
اگرچہ در کمال سکر و بیخودی این اشعار
بے اختیار از ایشان سر بر زدہ اند
امّا طریق شاعری نامرعی نماندہ و
تخلص خود سرمست نہادہ اند چنانچہ
درین جا بطور تبرّک و استشہاد
بچند غزل اکتفا کردہ آید۔

ای ز حسن بیحجابت در جہان افسانہ ہا
وی ز شمع روئے تو سوزیست در ہر خانہ ہا
صد ہزاران عاشقانت مست جام وحدت اند
سر بصحرا دادہ بی مقصد چون مستانہ ہا
ہر کہ از میخانۂ مہر تو یک جرعہ چشید
مست و مجنون گشتہ جا کرد در ویرانہ ہا
بہر درد زخم دلہائے صنم مرہم توئی
نیست غیر از وصل تو مرہم دل دیوانہ ہا

نہیں کیا اور نہ ہی کھلم کھلا اس راز کو ظاہر کیا
اور کسی شخص نے مستی کا طریقہ ایسا اختیار نہیں
کیا اگرچہ نہایت مستی اور بیخودی کے عالم
میں یہ شعر بے اختیار آپ کی زبان مبارک سے نکلتے
ہے مگر شاعری کے انداز کو بھی خوب نبھایا۔ اور اپنا
تخلص سرمست رکھا ہے چنانچہ تبرک اور ارشاد کے
طور پر چند غزلیں یہاں لکھی جاتی ہیں۔

عالم میں ہیں فسانے دلبر ترے حسن کے
ہر دل میں سوز تیرا اے شمع انجمن کے
عاشق ترے ہزاران ہیں مست جام وحدت
صحرا میں پھر رہے ہیں واقف نہ مرد و زن کے
لذت پڑی ہے جنکو شربت ترے وصل کی
مدہوش و مست مجنوں بیخود ہے سخن کے
زخمی دلوں کی مرہم تو ہی تو ہے پیارے
تیرا وصل دوا ہے اے جان ہر بدن کے

Marfat.com

اصل

ما چو مرغانِ قفس در بندِ حیرت سوختیم
بال و پر فرسوده شد و در بیم ز آب و دانہ ہا
ہر کہ تیر از قوس عشقت خورد او بیہوش شد
کس نمے آید کہ پرسد خویش یا بیگانہ ہا
قصۂ دردِ فراقِ یار کس پایان نبرد
بس نگو اے شیدا ندری طاقت افسانہ ہا
منم شیدائے آن جانان کہ ہر دم یاد مے آید
چو از چشمم شود پنہان ز دل فریاد مے آید
شدم دیوانہ رویت بیا اے دلربا اکنون
اگر یک جلوہ بنمائی ز تو بیدادت آید
چو نرگس انتظارم من ہمیشہ بہ سحرگاہان
ز سنبل زلف تو بوئے اگر از یاد مے آید
من آنم بیشتر اے جانان گر از لبہائے شیرین خواہد
بفرمائی کنم کارے کہ از فرہاد مے آید
بہ دردِ ہجرِ دلدارے بیا تو صبر کن اے دل

ترجمہ

ترے ہجر میں ہر دم جلتا ہے یہ مقید
جیسے قفس میں بلبل نے لالہ ہر چمن کے
تیری نگاہ کا خنجر جن کے لگا دلوں میں
اُن بیکسوں کے پرسان بنتے نہیں وطن کے
دردِ ہجر کا شکوہ پورا نہ ہو کسی سے
بس کر تو نہ شیدا قصے ہیں سخن کے
میں اُس پیارے کا شیدا ہوں جو ہر دم یاد آتا ہے
اگر اک لحظ غائب ہو تو دل فریاد کرتا ہے
ترے رُخ کا ہوں دیوانہ صنم آ کر دکھا جلوہ
یہ تیرا ہجر ظالم کس طرح بیداد کرتا ہے
سحر کے وقت نرگس کی طرح ہوں منتظر تیرا
مگر خوشبوئے سنبل زلف سے دلشاد رہتا ہے
مجھے بھی گر لب شیریں سے فرماؤ پیارے تم
کروں وہ جان و دل سے کام جو فرہاد کرتا ہے
دلا کر صبر دردِ ہجرِ دلبر پہ کہ ہے ایسا

Marfat.com

اصل

کہ در بزمِ محبت این چنین افتاد مے آید
بہ ہجرت مے طپم ہر دم اگر یک لحظہ فرمائی
بیائم پیش تو میرم اگر ارشاد مے آید
بیا اے قمریِ شیدا بیادِ یار کو کو کن
کہ بہر دیدنت شاید کنون شمشاد مے آید
چہ باشد اے نگارِ من اگر یک جلوہ بنمائی
کنم سر را فدائے تو اگر یک لحظہ بنمائی
ندیدم ہیچ محبوبے چو تو اے دلستانِ من
چو شکلت کے شود پیدا عجائب شوخِ رعنائی
ہمہ خوبانِ این عالم بیک جلوۂ تو میسوزند
نقاب از روئے خود جانان اگر از چہرہ بکشائی
مشوش گشتہ عشاقان ز تو مکشا کاکلِ مشکین
ندارد تابِ زنجیرے دلِ دیوانہ شیدائی
ز عکسِ جلوۂ رویت بہ گلشنہا چہ افتادست
ہمہ گلشن شدہ رنگین عجب تو چہرہ زیبائی

ترجمہ

بہ سلطانِ محبت جو رہا بیداد کرتا ہے
تڑپتا ہوں میں اُسکے ہجر سے ہر روز و شب یارو
کروں میں اُس سے جان قربان اگر ارشاد کرتا ہے
تو اے سرمست قمری کی طرح کر یاد دلبر کو
کبھی شاید قدم رنجہ ادہر شمشاد کرتا ہے
صنما اگر دکھاؤ جلوہ مجھے تو کیا ہے
جان و جگر یہ سر بھی تجھ پہ فدا ہے
تجھ سا کوئی نہ ہوگا محبوب دو جہاں میں
اے شوخ پر کرشمہ ایسا بھلا کہاں ہے
پردہ اُٹھاؤ رُخ سے اے آفتاب عالم
نقش و نشان دوئی کا سینہ سے مٹانا ہے
تم ناز سے پیارے جب کھولے ہو گیسو
عشاق کے دلوں میں نازل عجب بلا ہے
دنیا کے اس چمن میں جو گل ہیں رنگ رنگ کے
سب عکس رخ تیرے کا جانے جو آشنا ہے

Marfat.com

اصل

زحسن بے حجاب تو بمحفلہاست افسانہ
نمے دانم چہ سرّست این عجب محفل آرائی تو
زنرگس مست چشم تو چو یک جرعہ نگاہ خوردند
شدہ مدہوش آہوہا چو مجنون گشتہ صحرائی
حدیث حسن دلبر ناز کس پایان نشد سرّست
نمے گنجد بہ دفترہا اگر صد دفتر افزائی
بہر سوئے کہ رو آرم جمال یار مے بینم۔
بہر طرزے کہ اندیشم رخ دلدار مے بینم
زعکس عارض مہوشش چنان جلوہ نمایان شد
ہزاران نازنین گل رو پری رخسار مے بینم
بصحن گلبن و گلشن زحسن گلعذار او
چہ سرو لالہ و سنبل بنفشہ زار مے بینم
چو ذوق او بہ دل افتد ہمہ عالم برقص آید
چہ مرغ و مور و ماہی ہا در و دیوار مے بینم
ہزاران ہا چو مجنون شد زعشق لیلی رویش

ترجمہ

کل محفلوں میں صنما تیرے ہی ہیں فسانے
تجھ سا نہ محفلوں میں کوئی بھی خوش لقا ہے
تیری نگاہ کے زخمی آہو ہیں جنگلوں کے
تیرے نظر کا زخمی اے یار لا دوا ہے
قصہ تیرے حسن کا آخر نہ ہو کسی سے
سرّست اگرچہ صد ہا دفتر بیان کیا ہے
جدھر دیکھوں اُدھر مطلق جمال یار ہے ہر سو
جو سوچوں نگاہیں وہیں چہرۂ دلدار ہے ہر سو
ہزاران نازنین گلرو جو ہر جا دیکھتے ہو تم
ہے سب پرتو اُسی مہتاب کے رخسار کا ہر سو
یہ سرو و سنبل و لالہ بنفشہ زار گلشن میں
یہ سب جلوہ حسن اُس رونقِ گلزار ہے ہر سو
جب اُس کا ذوق پڑتا ہے تو عالم رقص کرتا ہے
یہ مرغ و مور کا رنگ و در و دیوار ہے ہر سو
ترے رخسار لیلےٰ پر مجنون ہے یہ سب عالم

Marfat.com

اصل

جہان شد مست مدہوشی عجب اسرار مے بینم
چشیدم جرعہ وحدت ز نرگس چشم مست او
ز ساغر چشم مخمورش جہان خمار مے بینم
ز برق آتش عشقش درون خرمن مستان
شدہ صد شعلہ ہا بالا چون گلنار مے بینم
ز حسن قوس ابروئش ہلال عید تابان شد
ز دور چشم آہوئش ہمہ سرشار مے بینم
بہ ذوقِ دل غزل گفتن بوکار تو است
زبان درفشان تو چہ گوہربار مے بینم
مے وحدت ز چشم مے پرستان تو مے خیزد
جمال یوسف از چاہِ زنخدان تو مے خیزد
برائے دل ستانیہا قدت شد سر بسر اعجاز
عصائے موسوی از سروِ گلستان تو مے خیزد
چہ باشم من شود روح الامین پروانہ بیدل
جو شعلہ نور از شمعِ شبستان تو مے خیزد

ترجمہ

تجلے حسن تیرے کا عجب اسرار ہے ہر سو
ترے اس مست نرگس سے پیا ہے جرعہ وحدت
جو ہو گا مست وہ تیری نگاہ خمار کا ہر سو
پڑے جب خرمن عشاق میں آتش محبت کی
نہیں شعلے جہاں کا رنگ سب گلنار ہے ہر سو
ہلال عید تابان ہے اُسی کے قوس ابرو سے
جو شیدا ہے اُسی کی دیدہ سرشار کا ہر سو
غزل کہنا ہے دل کے شوق سے سرمست کا مقصد
زبان اُسکی میں ہے جو ذوق اُس دلدار کا ہر سو
مئے وحدت ترے مستوں کی آنکھوں سے ہویدا ہے
جمال یوسفی تیرے زنخدان سے ہی پیدا ہے
ہے زیبا قد تیرا اعجاز کافی دلستانی کا
عصائے موسوی سروِ چمن تیرے سے نکلا ہے
تری شمع شبستان سے جو شعلہ نور کا نکلے
تو میں کیا ہوں کہ خود روح الامین بھی اُس پہ شیدا ہے

بہ خاک مردگان خود بیا سایہ فگن جانان
فغان محشر از خون شہیدان تو میخیزد
ز عدم جاودان موجود شد عالم ہمہ دردم
حدیث کن ز لب لعل بدخشان تو میخیزد
ز لمحہ حسن مہ رویت ہمہ عالم شدہ تابان
شعاع شمس از چاک گریبان تو میخیزد
ہزاران جان مشتاقان فدائے جلوات گلگرد
صدائے بیخودی از عندلیبان تو مے خیزد
ز سوز شعلۂ عشقت جہان شد ہمچو مجنونے
ز حسن لیلی از غبغب زنخدان تو میخیزد
کشائے کاکل مشکین شدہ مضطر ہمہ عالم
چہ ظلم بیحد از زلف پریشان تو میخیزد
بہ ذوق عشق آن جانان غزل گفتی تو ای مست
چہ گوہر بے بہا از کان سخندان تو میخیزد

نہ ہو سایہ فگن اپنے ہی مقتولونکی تربت پر
کہ ان تیرے شہیدوں کی فغان سے حشر برپا ہے
ہمیشہ کے عدم سے ہوگیا موجود کل عالم۔
جو لفظ کن تیرے لعل بدخشانی سے نکلا ہے
ترے رخسار انور کی چمک سے ہے جہان روشن
ترے چاک گریبان سے شعاع شمس پیدا ہے
اُسی گلرو کے جلوہ سے ہزاراں جان [illegible]
صدائے شوق اُسکی عندلیبوں سے ہویدا ہے
ترے ہی عشق کے شعلہ سے عالم ہوگیا مجنون
زنخداں کے ترے غبغب سے ظاہر حسن لیلیٰ ہے
ترے گیسوے پریشان سے ہوا آشفتہ ہے عالم
نگاہ کر کاکل مشکین سے یہ بیداد کیسا ہے
صنم کے عشق میں مست لکھدی ہے غزل تو نے
سخن عالی زبان گوہر فشان تیری سے نکلا ہے

مخمس از فقیر مست شیدا۔ بر غزل حافظ علیہ الرحمت

اصل

بعشقش با چو بنہادی تحمل کن تو حاصلہا
کہ این بحر یست بے پایان ندارد ہیچ ساحلہا
چو دادی ساغر وحدت مشو از من تو غافلہا
الا یا ایہا الساقی ادر کاساً وناولہا
کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا
کنم سر را فدائے او اگر یک جلوہ بنماید
برم این نقد جان پیشش اگر یک لحظہ می آید
اگر بختم کند مددے بہ او وصلش بدست آید
ببوئے نافۂ کاخر صبا زان طرہ بکشاید
ز تاب جعد مشکینش چہ خون افتاد در دلہا
بیا اے قمری شیدا اگر آن سرو روان گوید
ندا اے عیش را دردہ اگر آن دلستان گوید
شراب وحدتش نوشان اگر آن شاہ جہان گوید
بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

ترجمہ

اگر چاہتا ہے عشق اسکا تو حاصل کر تحمل کو
کسی نے ہے نہیں پایا جو اس دریا کے ساحل کو
پلا کر جام وحدت کا نہ مجھہ سے یار غافل ہو
خبردار اے سخی ساقی عطا کر جام سائل کو
سنا تہا عشق آسان ہے پڑا ہوں سخت مشکل کو
کروں میں سر فدا اس پے اگر اک جلوہ دکہلا دے
رکہوں میں جان قدمو پر اگر اکبار آجاوے
اگر ہو بخت یاور تب وصل دلبر کا ہاتہ آئے
اسی گیسو کی خوشبو سے صبا جسکو ادہر لائے
زلف کے پیچ نے کیسی بلا میں پا دیا دل کو
چلی آ قمری شیدا جو وہ سرو روان کہدے
خوشی کا دے ندا ہر دم اگر وہ دلستان کہدے
تو پی لے بادۂ وحدت اگر شاہ جہان کہدے
مصلے رنگ لے مئے سے اگر پیر مغاں کہدے
جو سالک جانتا ہے خوب راہ و رسم منزل کو

86473

Marfat.com

ز جام عشقت اے جانانا شدم من مست ولایعقل
کند ہر کس مرا طعنہ ہم از نادان و از عاقل
فتادم در چنین بحرے کہ معدوم ست نہ و ساحل
شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا
دلا در راہ دلارامے چو نیت در سفر کردم
ز سختی ہائے ترسم نے دلرا بہ پروردم
بمنزل گہ ہمہ رفتند من در راہ نہ پے بردم
مرا در منزل جانان چہ امن و عیش چون ہر دم
جرس فریاد میدارد کہ بر بندید محملہا
ز اسرارات بر عالم ہمہ گشتہ پدید آخر
چہ گویم خویش و بیگانہ ہمہ وصفے بدید آخر
نصیبم در ازل این بود در ستم رسید آخر
ہمہ کارم ز خود کامے بہ بدنامے کشید آخر
نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا

ترے جام محبت سے ہوا ہوں مست ولایعقل
مجھے کرتے ملامت ہیں سبھی نادان یا عاقل
پڑا اس بحر میں ہوں میں جو رکھتا ہے نہیں ساحل
اندھیری رات خوف امواج گھمنگیر وہ حائل
مرا ہو حال کیا معلم سبکساران ساحل کو
ارادہ جب مرا اس یار کے راہ میں سفر کا ہے
نہیں کچھ خوف سختی کا میں غم سے دلکو پالا ہے
گئے منزل میں سب میں نے قدم رہ میں نہ پایا ہے
امن کیا ہو مجھے اور عیش فکر ہر لحظہ آیا ہے
جرس فریاد کرتا ہے کہ باندھو جلد محمل کو
ترے اسرار سے ظاہر ہوا ہے کل جہاں پیارے
ہیں سب واصل وہاں پر خویش و بیگانہ کہاں پیارے
ملا مجھکو نصیبہ جو ازل سے تھا نہاں پیارے
یہ خود غرضی سے بدنامی ملی مجھکو عیاں پیارے
رہے وہ راز کب مخفی نہ پائیں جس سے محفل کو

Marfat.com

اصل

وصال یار گر طلبی وگر جاے مرو حافظ
حریف مست وحدت شو بہ میخانہ برو حافظ
تو شو سرمست و شیدا ہمین سخنم شنو حافظ
حضوری گر ہمے خواہی ازو غائب مشو حافظ
متے ما تلق من تہوے دع الدنیا و اہملہا

چون بار بملازمت حضرت خواجہ بزرگ مشرف شدہ اند. حضرت خواجہ بزرگ فرمودند کہ دولت ازلی و عنایت لم یزلی بہ باز آوردن درین مقام شمارا مساعدت کردہ - ورنہ بسیاری منصور آسا درین بحر فنا مستغرق گشتہ اند و جان سلامت نبردہ و از انشاد غزلیات ممانعت فرمودند کہ بواسطہ اشتغال بدان از مقصد اعلیٰ باز خواہی ماند - بہ نظرات عنایت حضرت خواجہ بزرگوار منظور نظر بودہ

ترجمہ

اگر چاہتا ہے وصل اُسکا تو در در مت پھر حافظ
حریف مست وحدت بنکے میخانے رہو حافظ
ہو بیخود وہی ہے میرا سخن آخر سنو حافظ
حضوری جبکہ چاہتا ہے تو پھر غائب نہ ہو حافظ
ملیگا یار جب چھوڑیگا تو دنیاے مہمل کو

جب آپ پھر خواجہ بزرگوار علیہ الرحمتہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ خدائی عنایتوں نے آپ کو اس مکان میں آنے کی یاوری بخشی - نہیں تو بہت سے منصور مشرب اس فنا کے دریا میں غرق ہو گئے ہیں اور جان بچا کر نہیں نکلے اور اس وقت حضور اعلیٰ نے آپ کو شعر گوئی سے منع کیا - کہ اس کے شغل میں پڑ کر مطلب اصلی گم ہو جاتا ہے حضرت خواجہ بزرگوار کی نظر منظور ہو کر

محض بہ عنایت از توحید وجودی بہ
مرتبہ توحید شہودی رسیدند و بمقامات
عالیہ و درجات متعالیہ فایز شدند۔ در
ساعتے کہ مشتری از وکسب نماید
حضرت اعلیٰ را خلعت اجازت کاملہ
پوشانیدہ بہ پنجاب کہ وطن مالوف
آن حضرت بود رخصت فرمودند۔

اجازت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدانند کہ سالک مادام کہ فنائے جذبی ؏
کہ معتبر بہ عدم ست سیرے کند در راہ
است۔ یحتمل کہ بہ عارضے باز بہ وجود
بشریہ عود کند۔ و این فنا جذبی د
عدم تا بہ نہایت سیر الی اللہ است
و سیر الی اللہ عبارت از قطع مقامے از

محض عنایت ربانی سے توحید وجودی سے
توحید شہودی میں پہنچ گئے اور اعلےٰ مقامات
کے مالک ہو گئے۔ جب کہ ستارہ مشتری
کا دور تھا۔ حضرت اعلےٰ کو اجازت نامہ
کاملہ کی خلعت سے ممتاز فرما کر پنجاب کی
طرف جہاں آپ کا آباؤ اجدادی وطن
تھا رخصت فرمایا

اجازت نامہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنیوالا
ہے العزیز و جانو۔ کہ سالک جب تک کشش
فنا میں جس کو ہم عدم کہتے ہیں سیر کرتا
ہے ابھی وہ راہ میں ہے۔ ممکن ہے کہ کسی
روکاوٹ سے پھر بشریہ وجود میں واپس
لوٹ آوے اور فنا جذبی کا انتہا سیر الی اللہ
تک ہے اور سیر الی اللہ سے مراد یہ ہے کہ مکان

؏ دیکھو صفحہ ۸۲ مرآۃ المحققین در بیان معنی فنائے جذبی و فنائے مطلق۔

Marfat.com

اصل

ایک مقامات دایرہ امکان ست۔ و
چون سالک تمام مراتب دایرۂ امکان
راطے کردہ بہ نقطہ نہایت آن رسید
پس سیر الی اللہ تمام شد و فنائے مطلق
حاصل گردید۔ و بہ تحقق مواصلت بحق
سبحانہ تعالیٰ پیدا کرد و رجوع بہ
بشریت ممتنع شد۔ ما رجع من رجع
الا من الطریق و من وصل
لا یرجع۔ پس فضائل دستگاہ
سیادت پناہی سید حسین شاہ بفضل
حق سبحانہ تعالیٰ بعد حصول جذبۂ
احدیت تمامی دایرہ امکان راطے
نمودہ و سیر الی اللہ را باتمام رسانیدہ
فنائے مطلق حاصل کردہ از حد مرید گذشتہ
مراد گردیدہ است و در سیر فی اللہ

ترجمہ

کے دایرے کے مقامات سے ایک مقام کا
قطع کرتا ہے اور فقیر جب امکان کے تمام
مراتب کو طے کر کے نہایت کے نقطہ پر پہنچ
جاتا ہے وہاں سیر الی اللہ بھی ختم ہو
جاتا ہے اور فنا مطلق حاصل ہو جاتی ہے
اور اس مقام پر خدا تعالیٰ کے ملنے کا موقعہ
آجاتا ہے پھر بشریت کی طرف واپس آنا
معدوم ہو جاتا ہے۔ جو پھرتا ہے راستہ سے
مڑ سکتا ہے اور جو مل گیا پھر وہ واپس نہیں آتا
پس بزرگوں کی پناہ والے اور سرداری کی طاقت
والے سید حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ
کی مہربانی سے احدیت کی کشش حاصل
کرنے کے بعد امکان کے دایرہ کو پورا طے کیا
اور سیر الی اللہ کو بھی پورے طور پر ختم کر کے فنا مطلق
حاصل کی آپ مرید درجہ سے مراد کے درجہ پر پہنچ گئے ہیں

داخل شدہ است و این سیر را نہایتے نیست - ہر کس از عارفان علیٰ تفاوت الدرجات بہ حسب استعداد خود دریں سیر نہایت حاصل نمودہ است - کہ فوق آں او متصور نیست و سید حسین شاہ استعداد آں دارد کہ اگر کساں بہ او بیعت نمودہ داخل طریقہ علیہ نقشبندیہ شوند - بہ فیوضات عالیہ مستفید خواہند گردید و سید حسین شاہ اگر کساں را بہ شرط استخارہ و فتوے دلی بشرط تبری از ریا و سمعہ و عجب داخل طریقہ نمائند مجاز ست - اما لازم ست کہ در حلقہ و اجتماعِ طالبان بقدر احتیاج تعلیم و ترتیب نمودہ مدام در بحر بیچونی من بطن الے بطن ومن بطن

اور سیر فی اللہ میں داخل ہو گئے ہیں اور اس سیر الٰہی کی نہایت نہیں ہے - ہر ایک عارف نے اپنی استعداد کے مطابق مختلف درجوں سے اس انتہائی سیر میں ملکہ پیدا کیا ہے - اس سے زیادہ بڑھکر اور کوئی درجہ نہیں اور سید حسین شاہ صاحب اتنی استعداد رکھتے ہیں کہ اگر بندگان خدا میں سے کوئی طالب آپ کی بیعت کر کے طریقہ علیہ نقشبندیہ میں داخل ہو - بڑے بڑے فیضوں میں مستفید ہوگا اور اگر سید حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ بعض احباب کو استخارہ اور دلی اجابت اور ریا و عجب اور تکبر سے توبہ کرا کے طریقہ میں داخل کریں تو مجاز ہیں لیکن یہ ضروری امر ہے کہ حلقہ اور طالبوں کے اجتماع میں مناسب طور پر تعلیم اور ترتیب کر کے آپ ہمیشہ خداوندی اوصاف کے دریا

Marfat.com

الی بطن البطون مستغرق وفانی
باشند کہ اجتماع را بہ شرائط مذکورہ
درحصول مقصود تاثیریست عظیم۔
اللّٰھم لا تزغ قلوبنا بعد اذ
ھدیتنا والصلوٰۃ والسلام
علیٰ اشرف الخلق محمد وآلہ
وسلم واصحابہ اجمعین

احمد

اجازت نامہ حاصل کردہ بہ
فراوان نعمتہاے بہ وطن بازگشتند
مقدم شریف الیشان راسکنائے این
دیار مغتنم انگاشتہ بسیارے درسلک
ارادت حضرت خواجہ بزرگ درآمدند
وصحبت گرم شد۔ وحلقہ شغل ومراقبہ

ہیں بطن سے بطن دیگر اور اُس بطن سے
بطن البطون تک محو اور فانی رہیں
کیونکہ اجتماع کو شروط مذکورہ کے ساتھ مقصود
کے حاصل کرنے میں اثر عظیم ہے۔ اے مولا
ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ادہر اُدہر
نہ پھیر اور درود اور سلام خلقت کے برگزیدہ
محمد پر اور آپ کی آل اور تمام اصحاب
پر ہے۔

احمد

آپ یہ اجازت نامہ لے کر باطنی نعمتوں
کو حاصل کرکے اپنے وطن شریف میں تشریف
لائے آپ کی تشریف آوری کو ادھر کے رہنے
والوں نے غنیمت سمجھکر حضرت صاحب کے
سلسلہ مریدوں میں داخل ہوئے اور صحبت
گرم ہوئی اور شغل اور مراقبہ کے حلقہ نے

Marfat.com

انتسابی پذیرفت۔ هنوز چندے نہ
برآمده بود۔ که در اثنائے گرمئی صحبت
عشق زیارت حرمین شریفین غلبه
نمود و محبت روضه منوره رسول اللہ
علیه وعلی آله الف الف صلوة وسلام
استیلا کرد۔ چنانچه یکبارگی بساط افاضه
واستفاده برچیدند۔ در ایام غلبه حالات
واردات که حضرت اعلی را در صحبت فرید
المفاخرت حضرت خواجه بزرگ قدس سره
رو نموده بود حضور حضرت سرور کائنات
علیه التحیات والتسلیمات بتواتر شرف
افزا شده که در منامات و واقعات
باندک توجه بحضور رسالت خاتمیت
علیه وعلی آله الف الف صلوة وسلام
مشرف گشته۔ و در هر امر که مباشرت

ایک عجیب وسعت حاصل کی۔ ابھی تھوڑے
ہی دن نہ گذرے تھے کہ آپ کے خیال شریف
میں زیارت حرمین شریفین کا ولولہ جوش
زن ہوا اور محبت و زیارت روضہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن پر ہزار
ہزار درود اور سلام ہو غلبہ کیا۔ چنانچہ اس
جوش میں یکدم ہی فیض کا بستر الپیٹ
دیا* غلبہ حالات وارده کے دنوں میں جو
خواجہ بزرگوار سے آپ کو حاصل ہوئے تھے
حضور پُرنور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی زیارت متواتر ہوئی تھی اور عالم خواب
اور بیداری میں تھوڑی سی توجہ سے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور
میں آپ پر ہزار ہزار درود اور سلام ہو
شرف حاصل کرکے جس کام کی بابت

Marfat.com

بدان میکردند۔ اجازت حاصل
مے شد۔ باوجود آنکہ بہ سبب کثرت
شوق متوجہ بجانب کعبہ گشتند۔ از
حضرت رسالت پناہی علیہ و علی آلہ
صلوٰۃ وسلام دراں باب اجازتے
واز خداوند قبلہ پیر و مرشد خود اشارتے
نیافتہ۔ از لب دریائے شور دو بار
بازگشتند۔ پس ہرگہ کہ بعد بلوغ
بمرتبہ تکمیل باجازت تعلیم طریقت
سرفراز شدہ بہ وطن مالوفہ خود مراجعت
فرمودند و ہنگامہ بزم طالبان گرم
کردند۔ بیک ناگاہ از حضرت سرور
کائنات علیہ و علی آلہ صلوٰۃ و تسلیمات
درباب ادائے حج کہ فریضہ عمر ست
اشارتے معلوم شد۔ چنانچہ سلسلہ

خواہش ہوتی تھی۔ عرض کر لیتے تھے اور
اجازت حاصل ہو جاتی تھی۔ حالانکہ آپ نے
نہایت شوق سے بیت اللہ شریف جانے
کا ارادہ کیا نہ تو حضور پر نور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے اجازت حاصل
ہوئی اور نہ ہی حضور قبلہ پیر اور مرشد سے
بشارت ہوئی اس لئے آپ دو دفعہ سمندر
کے کنارہ پر پہنچکر واپس تشریف لائے۔
اسلئے کچھ مدت آپ نے واپس آکر طالبان محبت کو
شربت وصل پلایا اور اسرار طریقت کو تعلیم کیا
یک دم ہی آپ کو حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارگاہ سے فریضہ
حج کے ادا کرنے کے واسطے حکم صادر
ہوا۔ آپ کے شوق اور اشتیاق کا
سلسلہ

Marfat.com

شوق و اشتیاق در جنبش آمد باوجود
قلت استطاعت و کمی زاد و راحلہ
و خوف سواری دریاے شور و مہالک
دیگر بہ قدم در راہ نہادند چون در
سندھ شریف بسعادت پاے بوس
حضرت حجۃ الاولیا والاصدقا قدس سرہ
مشرف شدند پیش ازانکہ از ارادہ
خود اظہار نمایند حضرت خواجہ بزرگ
اذن در دادند پس درین سفر فور
برکات و شمول عنایات اللہ جلت شانہ
در خود دیدہ بعافیت از سواری جہاز
عبور کردہ بمنزل مقصود رسیدند
چون بہ شرف احرام مشرف شدند
دیدہ اند کہ تمام دشت از نشیب و فراز
از انوار کعبہ مملو است و ہنگام ظہور

حرکت میں آیا۔ گو طاقت نہ تھی۔ اور
خرچ راہ بھی کم تھا۔ اور سواری کا سامان
بھی کافی نہ تھا۔ اور دریائے شور کی موج
زنی بھی حائل اور سوائے اس کے اور بھی
خوفناک امور درپیش تھے سب کو طاق نسیان
میں رکھکر توکلاً علی اللہ چل پڑے اور جب
سندھ میں حضرت خواجہ بزرگوار کی خدمت شریف
میں باریاب ہوئے تو اس سے پہلے کہ
آپ اس معاملہ کا اظہار فرماویں حضرت خواجہ
بزرگوار نے حج کی اجازت عنایت فرمائی پس
اس سفر میں اللہ تعالیٰ کی بہت سی برکتیں
اور بڑی مہربانیوں کے ساتھ خیر و خوبی اور
آرام اور سکون سے جہاز پر سوار ہو کر منزل
مقصود پر پہنچ گئے جب آپ لباس احرام سے
مشرف ہوئے دیکھا کہ تمام جنگل کعبے کے انوار سے بھرا منور ہے

آثار بیت اللہ کیفیتے عظیم رونمودہ
است۔ و در طواف قدوم نعرہ ہائے
بے اختیار زدہ بیہوش افتادند
ہرگاہ بسبب کمال اشتیاق والحاح
خواستہ اند۔ کہ چشمان خود را بمشاہدہ
جمال کعبۃ اللہ باز نمایند۔ انوار و اسرار
آن عالیمقام ایشان را فرو گرفتہ
در وجد و التہاب بجوش افتادہ گریبان
چاک کردہ بر آن خاکِ پاک غلطیدند
چنانچہ زائران حرم محترم از ملاحظہ احوال
عدیم المثال ایشان شیفتہ اطوار مجذوبانہ
مجنونانہ ایشان گشتہ اند۔ علی الخصوص
مرزا سنگین بیگ ہندوستانی کہ در آن
ہنگام در سلک ملازمانِ شریف مکہ
زادہا اللہ شرفاً منسلک بودند از

اور جب آپ پر بیت اللہ شریف کے انوار چمک
پڑے تو آپ پر ایک عجیب کیفیت طاری
ہوئی اور طواف قدوم میں بے اختیار نعرہ
مارا اور بیہوش گر پڑے اور جب آپ نے
کمال اشتیاق اور محبت سے چاہا کہ اپنی
آنکھوں کو کعبہ شریف کے جمال کے واسطے
کھولین تو اس عالی مقام کے انوار نے آپ کو
ایسا پکڑا۔ کہ وجد اور بیقراری میں آئے
اور کپڑے پھاڑ کر اس خاک پاک پر گر کھسیان
کھانے لگے۔ یہان تک کہ حرم محترم کے زیارت
کرنیوالے آپ کے عجیب احوال دیکھنے سے
قربان ہو رہے تھے۔ خصوصاً مرزا سنگین بیگ
ہندوستانی کہ ان دنون مکہ معظمہ زادہا
اللہ شرفاً کے ملازموں میں ملازم
تھے

دیدن حالات اجمند و نعرہ ہاے
بلند ایشان کہ شبلی آسا از ایشان
سر بر میزدند از دل و جان مشتاق
و والہ ایشان گشتند۔ و در ایام اقامت
در مکہ معظمہ بوظایف خدمات قیام مے
نمودند۔ فی الجملہ در مواضع متبرکہ ظہورات
عجیبہ و اسرار غریبہ مشاہدہ کردہ از
فیوض و مواہب ہر جا بہرہ یاب گشتند
و بدریافت حقایق مسجودیت و معبودیت
صرف حقیقت کعبہ حسنا مستفیض
گشتہ از مقام ابراہیم حظے وافر
گرفتند۔ و در وقوف بعرفات و
بنزول منزل منیٰ انوار و برکات مالا عد
ولا تحصے دیدہ چنان معلوم کردند کہ
بفضل الٰہی حج مقبول و مبرور گردید

اُن کے عجیب حالات اور نعرہ دردناک جو
شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح آپ سے ظاہر ہوتے
تھے دیکھنے سے جان و دل سے قربان
ہو گئے اور جب آپ کو کچھ افاقہ رونما ہوتا
تو خدمت و وظایف بیت اللہ میں قیام
فرماتے۔ الغرض تبرک مقامات میں
عجیب عجیب ظہور اور غریب مشاہدہ کر کے
ہر مقام پاک کی برکتوں سے حصہ لیتے
رہے اور مسجود اور معبود ہونے کے حقایق
کو معلوم کر کے اور کعبہ شریف کی حقیقت
سے بہرہ یاب ہو کر آپ نے مقام ابراہیم
سے پورا حصہ حاصل کیا۔ اور عرفات کے
ٹھہرنے اور منیٰ میں اُترنے سے وہ انوار
و برکات جنکو ہم نہ گن سکتے ہیں اور نہ شمار کر سکتے
ہیں حاصل کر کے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالے کے فضل سے ہمارا

Marfat.com

ترجمہ	اصل
حج مقبول ہوگیا ہے آپ فرائض حج کے ادا کرکے	وبعد از ادائے مناسک حج اسلام
کے بعد مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوئے	وشرائط وآداب آن متوجہ مدینہ منورہ
اور راستہ میں شوق حضور پُر نور	شدند۔ ودر اثنائے توجہ بزیارت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مین	حضرت رسالت پناہی صلے اللہ علیہ
یہ مناجات تحریر فرمائی ۞	وآلہ وسلم این مناجات انشاد کردند
سگ ہوں میں تیرا دربان یا سید المدینہ	ہستم سگِ جنابت یا سید المدینہ
میری جان ہو تجھ پہ قربان یا سید المدینہ	جانم فدائے خاکت یا سید المدینہ
عاجز ہوں بے نوا ہوں درد وغم میں مبتلا ہوں	مسکین ومستمندم محزون ودردمندم
ہرمل مثل ہوں سوزاں یا سید المدینہ	سوزندہ چون سپندم یا سید المدینہ
ڈوبا ہوں بحر غفلت حرص وہوا کا قیدی	غرقم بہ بحر غفلت دربند حرص وشہوت
پُر ہے جرم سے داماں یا سید المدینہ	دارم زجرم کسوت یا سید المدینہ
نفس لعیں سے میرا دل خون ہو رہا ہے	از مارِ نفس ملعون جان ودلم شدہ خون
مضطر ہوا ہوں نالاں یا سید المدینہ	مضطر شدست محزون یا سید المدینہ
مرض حرص میں میری جان مبتلا ہے ایسی	در مرض حرص جانم شد مبتلا چنانم
درماں سے ہوں میں ناداں یا سید المدینہ	چارہ از و ندانم یا سید المدینہ

اصل

بے حد گناہ گارم جانے امان ندارم
شرمندہ شرمسارم یا سید المدینہ
بہر دوا دویدم در حضرت رسیدم
چارہ دگر نہ دیدم یا سید المدینہ
این بے عدد جرائم مرضیست لا دوائم
فریاد مے نمائیم یا سید المدینہ
یا ہادیٔ ہدایت یا شاہ ذو العنایۃ
جان و دلم فدایت یا سید المدینہ
یا شاہ کون و امکان دست کرم بیفشان
از قید نفس برہان یا سید المدینہ
تو کس بیکسانی غم خوار عاجزانی
سردار انس و جانی یا سید المدینہ
این آہ و ہم فغان ہا بشنو ز حال ما ہا
اے شاہ دین پناہا یا سید المدینہ
یا شاہ ذو الوقارا این بیکسے ما را

ترجمہ

مجرم ہوں سخت عاصی شرمندہ پر معاصی
بے زاد راہ سامان یا سید المدینہ
دوڑا ہوں میں دوا کو حضرت سے التجا کو
دارو ے درمندان یا سید المدینہ
بے حد جرم ہے میری یہ مرض لا دوا ہے
فریاد ہے یہ ارمان یا سید المدینہ
اے ہادیٔ ہدایت لطف و کمال والے
دل و جان سے تجھ پہ قربان یا سید المدینہ
اے دو جہان کے شاہا دست کرم سے کیجو
قید نفس سے شادان یا سید المدینہ
اے بیکسوں کے والی اے عاجزوں کے حامی
سردار جن و انسان یا سید المدینہ
اے دو جہان کے شاہا ہیہات حال میرا
آہ و فغان و نالان یا سید المدینہ
اے بادشاہ عزت للہ نظر کرم کی

نظرے بکن خدارا یا سید المدینہ
ہستم سگ سگانت مشتاق آستانت
مسکین و مدح خوانت یا سید المدینہ
خواہم ز تو بدائیت ہردم کنم ثنائیت
سر افگنم بپائیت یا سید المدینہ
در ذوق شوق مولا کن مست بیخود یا
باشم ہوائے ویلا یا سید المدینہ
دیگر سرم فدیت یابم شرف لقائیت
باشم حضور پائیت یا سید المدینہ
عرض حسین مسکین بہ پذیر یا شہ دین
کن رحم و حال ما بیں یا سید المدینہ

چون بمدینہ منورہ رسیدہ اند بمجرد ملاحظہ آثار روضہ معطرہ نعرہ ہا زدہ بیہوش افتادہ و در آداب زیارت روضہ مطہرہ و مسجد نبوی مبارک

بر حال ما غریبان یا سید المدینہ
ہوں چاکروں کا چاکر مشتاق تیرے در کا
عاجز ہوں میں ثنا خوان یا سید المدینہ
صفت و ثنا میں تیرے ہر دم ہے یہ بندہ
قدموں پہ سر ہو قربان یا سید المدینہ
در ذوق شوق مولا بے خود و مست کردو
ہر دم ہو آہ و نالان یا سید المدینہ
قدموں میں ہو حضوری پاؤں شرف لقا سے
سر ہو یہ میرا قربان یا سید المدینہ
عرض حسین مسکین کیجو نظر کرم کی
بر حال ما غریبان اے سید المدینہ

جب آپ مدینہ منورہ میں پہنچے۔ روضہ پاک کے دیکھتے ہی نعرہ مارا اور بیہوش ہو کر گر پڑے اور روضہ منورہ کی زیارت کے آداب بجالانے اور مسجد نبوی مبارکہ

Marfat.com

زمان زمان از خود رفتہ بر زمین غلطیدند
باوجودیکہ انوار صحابہ و اہلبیت نیز در ان
مقام تابان بودند۔ از غایت استغراق
التفات نمود در انوار نبوی بہ دیگرے
نتوانستند۔ اتفاقاً مرزا صاحب
سنہگین بیگ در آنوقت نیز بہ
مدینہ رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
رسیدہ حضرت اعلےٰ قدس سرہٗ را
بہمان حالت در لجہ وجد و التہاب
مستغرق دریافت و التماس نمود
کہ در سلک ارادات ایشان منسلک
گردد۔ حضرت اعلےٰ عریضہ محتوی نیازمندیہا
در باب قبول ایشان بہ جناب پیر
دستگیر خود بر نگاشتند و دلالت نمودند تا
در سندھ شریف رسیدہ از

کے دیکھنے میں بار بار بیہوش ہو جاتے اور
پڑتے۔ گو اس مقام پاک میں اہلبیت اور
صحابہ کے نور بھی چمکتے تھے۔ مگر آپ نہایت
استغراق سے انوار نبوی کے مقابلہ میں
اور کسی طرف دھیان نہ کرتے تھے اتفاقاً
اُن دنوں مرزا سہنگین بیگ بھی مدینہ
منورہ رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم گیا
تھا۔ حضرت اعلےٰ کو اللہ تعالےٰ نے آپ کا بھید
پاک کرے تمام حالت اور وجد میں نہایت
محو پایا۔ عرض کی کہ اس خاکسار کو مریدوں کے
زمرہ میں شامل کر دیں۔ آپ نے ایک عریضہ
جو نیازمندی سے پُر تھا اُن کی تربیت
کے واسطے اپنے پیر حضرت دستگیر کی خدمت
میں لکھا۔ اور مرزا صاحب کو کہا کہ
سندھ شریف میں . . . .

Marfat.com

حضرت خواجہ بزرگ دریافتند آنچہ دریافتند
پس چون در ایام اقامت بہ مدینہ
سکینہ حضرت اعلےٰ قدس اللہ سرہ
بہ توالی و تواتر عنایات عظیمہ و
عطایاے فخیمہ از آن حضرت صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم دریافتہ التفاتات
و عنایات بے غایات بحال خود دیدند
عزم بالجزم نمودند کہ بقیۃ العمر در
بلدہ مقدس معتکف نشینند دریں
اثناے دیدند - کہ حضرت محبوب
رب العالمین علیہ و علے آلہ الف الف
صلوۃ و سلام تشریف فرماے شدند
درحالیکہ انوار عظیمہ بر آن حضرت
متلالی ست۔ فرمودند - کہ شمارا بہ
وطن مالوفہ باید رفت - تا اہالی آن

حضور اعلےٰ کی خدمت میں حاضر ہو جاویں
پس مرزا صاحب نے وہان پہنچ کر جو کچھ
پایا سو پایا۔ حضرت اعلےٰ نے مدینہ شریف
مین رہکر بڑی بڑی نعمتیں متواتر آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حاصل کین۔
آپ نے ان عنایتون کو دیکھ کر پختہ ارادہ
کرلیا۔ کہ باقی عمر حضور صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی خدمت میں گذارین۔ ابھی یہ
خیال دل میں گذرا ہی تھا۔ کہ حضور پُر
نور رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ آپ
پر ہزار ہزار درود و سلام ہو تشریف
فرما ہوئے حالانکہ حضرت شاہ صاحب پر
کئی قسم کے نور چمک رہے تھے آن حضور
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زبان درفشان
سے فرمایا کہ عزیز آپ کو اپنے وطن میں جانا لازم ہے

Marfat.com

دیار بہ دولت برکت کثیر المنفعت تو
بہ فوائد مستفید گردند و اعالی و ادانی
روزگار بسعادت ملازمت تو بہ موائد
جدیدہ بہرہ مند گردند و زمرہ گم گشتگان
بادیہ ضلالت از فروغ الطاف ہدایت
یابند ۔ و تشنگان وادی جہالت
از زلال واسطہ تو سیراب باشند
بدریا آب شیرین بہر آن ست
کہ از وے تشنگان سیراب گردند
نہ چون گوہر کہ در معدن نہفتہ
بجان در کشد نفس خارا بہ گرہ ند
حضرت اعلیٰ قدس سرہ بہ عرض
رسانیدند کہ مجاورت درگاہ جہان
پناہ ۔ و ملازمت بارگاہ عالم آرام
گاہ مقصود دل و جان من ست

تاکہ اس ولایت کے لوگ آپ کی برکت
اور نظر کیمیا اثر سے فائدہ حاصل کریں اور
زمانہ کے خورد اور بزرگ اور غریب اور دولتمند
آپ کی ملازمت حاصل کر کے بہرہ مند ہو
جاویں اور کئی گمراہ آپ کی ہدایت سے
راہ راست پر آجاویں ۔ اور جہالت کے
جنگل کے پیاسے آپ کے میٹھے پانی سے
سیراب ہو جاویں ۔ دریا میں میٹھا
پانی اس لئے ہے کہ پیاسوں کی پیاس اس
سے بجھے ۔ موتی کی طرح کان میں ایسا نہ
چھپنا چاہئے کہ اس سے کم ملے سے
تنگ ہو جاویں ۔ آپ نے عرض کی کہ
میرے دل اور جان کا آرام آپ کے دربار
گوہر بار میں رہنے
سے ہے

اصل

نمے خواہم کہ ازین در دولت مہجور
باشم باز فرمودند۔ کہ درین حکمتے
ست عجیب کہ بر آن مطلع نۂ۔ البتہ
مے باید کہ برین راضی شدن۔ و
در وطن خود سکونت پذیرفتن کہ
اکثر مردمان آن جارا از تو فیض
رسد۔ و از برکت دامن تو چنان
عزیزے سر بر زند۔ کہ ہمچون آفتاب
عالمتاب از انوار ہدائیت او عالم
عالم روشن گردد میفرمودند کہ
در آن وقت حضرت اعلیٰ قدس سرہٗ
را بہ خاطر آمد کہ در دیار پنجاب
ہیچ عزیزے بر مسند اکمال درین
روزہا جلوہ افروز نیست کہ بوئے
صحبت ورزد۔ حضرت رسالت۔

اشارت بود از ظہور قیوم العالم سیدنا علی
نفعنا اللہ بسرہ الخفی والجلی

ترجمہ

میرا دل نہیں چاہتا کہ یہاں سے دور جا
پڑوں۔ پھر حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ اس میں عجیب حکمت ہے جس
کی آپ کو خبر نہیں۔ ضرور اس امر پر راضی
ہونا چاہئے اور وطن مالوف کو واپس جانا
چاہئے کیونکہ بہت سے لوگوں کو آپ سے
فیض ملے گا۔ اور آپ کے دامن کی برکت
سے ایک ایسا عزیز پیدا ہوگا۔ کہ سورج روشن
بھی اُس کے نور سے حصہ لیگا پھر آپ کے
دل مبارک میں خیال پیدا ہوا کہ پنجاب کی
ولایت میں کوئی ایسا آدمی نظر نہیں آتا
جس کی صحبت سے فیض حاصل ہو
حضور انور صلی اللہ
علیہ وآلہ
وسلم

اصل

خاتمیت علیہ وآلہ الصلوۃ والسلام
بنور نبوت مشرف شدہ فرمودند
وقتیکہ شمارا شوق وتعطش ملاقات
ارباب کمال دامنگیر گردد - در علاقہ
گڑھی کریالی موضع سموال است
در آن مقام جامع مجمع فضائل مجد ارجا
مسمے بہ حافظ محمود علیہ رحمت سبحانہ ودود
زیب سکونت دارند - رشحے از زلال
وصال او در کام جمال باید کرد ہمین
فرمودہ مرخص شدند ورخصت دادند
پس چون این مقولہ از حضرت رسالت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم در گوش رسید
ہمان وقت چشم گریان ودل بریان
از مدینہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام برآمدند
وہنگام معاودت ثانیاً بسعادت طواف

ترجمہ

ختم کرنیوالے رسالت کے اور برگزیدہ
نبیوں کے آپ پر درود اور سلام ہو
فرمایا - کہ جب آپ کو کسی خدارسیدہ
کے ملنے کا اشتیاق ہو - تو آپ گڑھی
گھریالی کے علاقہ میں جایا کریں - وہان
ایک موضع سموال ہے اِس جگہ سب
فضیلتوں کے جامع اور بزرگوں کے بزرگ
حافظ محمود رحمتہ اللہ علیہ سکونت رکھتے ہین
اُن کے آب شیرین سے لذت اٹھایا
کرین یہ فرما کر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم تشریف لے گئے اور اجازت
دے گئے - جب آپ کو دربار نبوی سے یہ
پیغام ملا - تو آپ چشم گریان اور دل
بریان لے کر مدینہ منورہ سے نکل پڑے
اور واپسی پر دوسری دفعہ کعبہ شریف

Marfat.com

اصل

کعبہ و تقبیل حجر اسود مشرف بودہ
و عنایات بزرگ از دیار و کعبہ گزاشتہ آنہ
شدند۔ و از آن دیار سرا سر اسرار
براہ دریا گذشتہ در دیار مطلع انوار سندھ
شریف ملازمت خواجہ بزرگوار دریافتہ
و اقتباس انوار عظیمہ نمودہ بوطن
مالوفہ روے نہادند۔ چون حدود پنجاب
را از قدوم فیض لزوم رونق بخشیدند
پس پرسان احوال باکمال حافظ
محمود علیہ الرحمۃ الودود روح اللہ
روحہ گردیدہ برلب دریاے جہلم کما
اشار النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم حافظ
موصوف را متحلی بحلیہ کمال و اکمال
دریافتند۔ کہ باوجود سرعت سیر ترتیب
مردانہ از ہر مائدہ فائدہ تمام واز

ترجمہ

کہ کا طواف زیارت کیا۔ اور حجر اسود
کو چوما اور کعبہ شریف کی زیارت سے فارغ
ہو کر روانہ ہوئے اور جہاز پر سوار ہو کر ولایت
سندھ شریف مین حضرت خواجہ بزرگوار
کی خدمت بابرکت مین شرفیاب ہوئے
اور وہان سے فوائد عظیمہ حاصل کر کے
وطن مالوفہ کی طرف تشریف آور ہوئے جب
حدود پنجاب کو فیض بخش قدمون سے
مشرف فرمایا تو آپ حسب ارشاد نبوی صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم دریاے جہلم کے کنارہ پر پوچھتے پوچھاتے
حافظ موصوف کو ملے۔ حافظ صاحب کمالیت
کے زیور سے آراستہ اور پیراستہ تھے
باوجودیکہ آپ کی سیر نہایت تیز تھی تاہم
مردانہ وار ہر مقام سے فائدہ تام رکھتے
تھے اور . . .

ہر مقامے نعمتے ما لاکلام فرا گرفتہ بہ
منزل مقصود واصل شدہ اند و تقریباً
فرمودند۔ کہ در اواخر سلوک بہ تجلی
صمدی نیز متجلی گشتند۔ و آن مقامے
ست کہ در آن جا احتیاج اکل و شرب
از سالک برخیزد۔ چنانچہ در مقامات
قدوۃ الکاملین۔ حضرت بدیع الدین
ملقب بہ شاہ مدار مذکور ست۔ کہ در تجلی صمدی
تا دوازدہ سال طعام نخوردہ اند
لباسے کہ یکبارے پوشیدند۔ دیگر
احتیاج شستن نمے شد پس در غلبہ
آن حال حضرت حافظ محمد بہ
کلی از خوردن و آشامیدن باز ماندند
چندانکہ حضرت خواجہ سیدی مولائی در آن
حالت بہ خوردن و آشامیدن اشارت

منزل مقصود پر پہنچ چکے تھے اور یہ بھی
معلوم ہوا۔ کہ آپ مقام تجلی صمدی پر
فائز المرام ہو چکے ہیں یہ وہ مقام
ہے کہ جہاں عارف کو کھانے پینے
کی پرواہ نہیں رہتی۔ جیسا کہ حضرت شاہ
بدیع الدین صاحب شاہ مدار کے تذکرہ
میں آیا ہے۔ کہ آپ نے تجلی صمدی
میں بارہ سال تک کھانا نہیں کھایا
اور جو لباس وہ پہنتے تھے۔ وہ میلا
نہیں ہوتا تھا۔ صاحب موصوف۔
حافظ صاحب کھانے پینے کو
بالکل چھوڑ چکے تھے اور حضرت شاہ
صاحب ہر چند کھانے اور پینے کا
اشارہ کرتے تھے۔

Marfat.com

اصل

میکردند - فایدہ نمی داشت تاکہ
مدت مغلوبیت ایشان در آن سال
از ایام بمرور شہور انجامید آخر الامر
حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ
سیدی و مولائی طعام را و طلبیدہ فرمودند
کہ باقتدائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم - آن مے باید کہ
رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کردہ اند
دگرنہ پس ازیں در صحبت
نتوانم بود - و در آنوقت بدست مبارک
خود لقمہ در دہان مبارک ایشان نہادند
ویک لقمہ مقرر کردند کہ در یک روزے
بخورند و ہمت باطنی درکار کردند تا رفتہ
رفتہ میل بطعام پدید آمد - و از آن
مقام ترقی دست داد و بیفزودند

ترجمہ

مگر آپ لاپرواہ تھے - یہاں تک کہ ان
کی مدت مغلوبیت تجلی صمدی کی دنوں
سے گذر کر مہینوں تک جا پہنچی - آپ نے حافظ صاحب
کی خدمت میں عرض کیا - کہ حضرت آپکو
اتباع رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
لازم ہے - جیسا کہ حضور صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کیا ہے
ورنہ بندہ پھر خدمت
میں حاضر نہ ہوگا - پھر اپنے ہاتھ میں
ایک لقمہ اٹھا کر آپ کے دہان مبارک
میں رکھا - اور ہر روز ایک لقمہ کھلانا
مقرر کر دیا - اور ہمت باطنی سے بھی
توجہ کی - آہستہ آہستہ آپ کو کھانے
کی خواہش پیدا ہوگئی - اس کھانے
وجہ سے آپ کو مقامات پر زیادہ ترقی ہوئی

Marfat.com

که نهایت وصول سالک تا بعین ثابته
وغایت حصول عارف تا بصور علمیه
مے باشد واین مقام کاملان اہل ولایت
ست وبرخے را باشد که ازیں مرتبه
عبور دهند وبه منزل مقصود رسانند
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
تاریخ وفات از حضرت امام علی شاه
قدس سره که در تاریخ وفات پیر
دستگیر خود تحریر فرموده اند۔

در ماه صفر چو حضرت مخدومی
بنمود سفر زین دایره موهومی
تاریخ وفات پیر کامل واکمل
دل گفت بگو که مرشد مخدومی
۱۲۴۲ھ

آپ فرماتے تھے کہ سالک کی انتہا عین
ثابتہ تک ہوتی ہے اور عارف کی صور
علمیہ تک ۔ اور یہ مقام عارفان کامل
اور اہل ولایت کے ہوتے ہیں اور بعض
ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اس مرتبہ سے گذر کر
منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں یہ فضل اللہ
کا ہے دیتا ہے جسکو چاہے ۔ تاریخ وفات
جو حضرت امام علی شاہ قدس سرہ نے اپنے پیر دستگیر
حضرت حاجی الحرمین الشریفین شاہ سید حسین شاہ صاحب
کی وفات شریف میں تحریر فرمائی ۔

میرے حضرت مخدوم نے ماہ صفر میں
اس دائرہ موہوم سے سفر فرمایا جی نے
چاہا کہ تاریخ وفات پیر کامل واکمل کی کہو ۔
۱۲۴۲ھ

Marfat.com

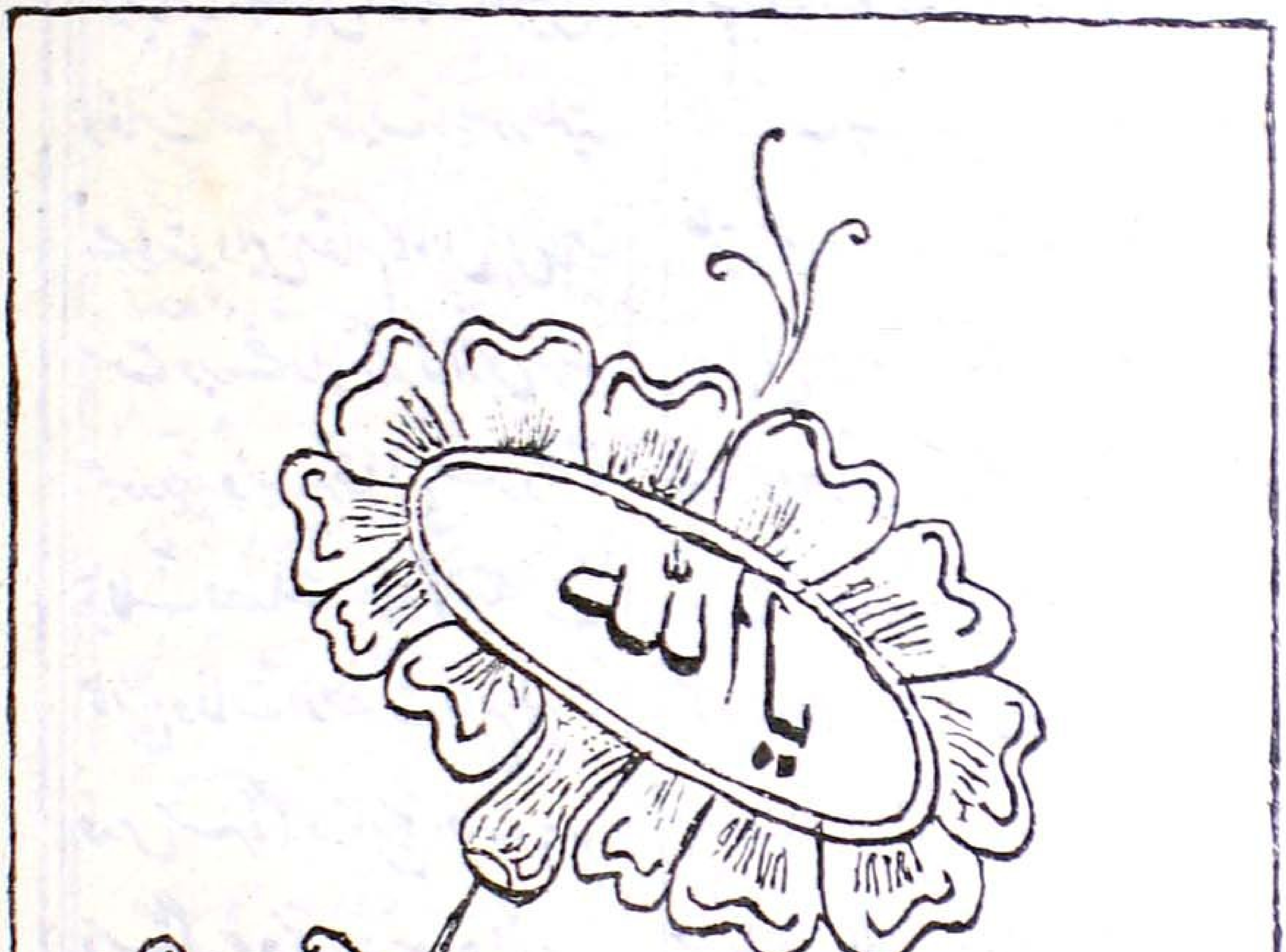

Marfat.com

مرآۃ المحققین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصل

الحمد للہ علٰے نعمایہ الشاملہ و علٰے
آلائہ الکاملۃ والصلوۃ والسلام علٰے
سید الدارین ورسول الثقلین و
نبی الکونین وخاتم الانبیاء والمرسلین
امام الاتقیاء والنجباء والاصدقاء الکاملین
وشافع یوم الجزاء ومالک قاب قوسین
او ادنٰی وصاحب اللواء اعنی
محمد المصطفٰے ثانیاً علیہ من الصلوۃ
افضلہا ومن التحیات ازکہا

ترجمہ

سب ثناء واسطے اللہ تعالےٰ کے ہے اُسکی
اُن نعمتوں پر جو شامل ہونیوالی ہیں اور اُس
کی اُن نوازشوں پر جو کامل ہیں اور تمام
درود وسلام دوجہان کے سردار زمین اور
آسمان کے نبی جن وانسان کے رسول نبیوں
اور رسولوں کے ختم کرنیوالے اتقیا نجبا اصدقا کاملین
کے سردار روز قیامت کے شفیع مرتبہ اعلٰے قاب قوسین او
ادنٰی[1] کے مالک صاحب لواء الحمد یعنی سیدنا محمد المصطفٰے
پر اُسپر بہتر صلوات اور پاکیزہ تر تحائف

[1] قاب قوسین اور ادنٰی لغت میں دو گوشہ کمان کے مل جانے کو کہتے ہیں۔ مراد نہایت قریب ہی ہے۔ اور ادنٰی یعنی بالکل اس سے بھی نزدیک۔

Marfat.com

والتسلیمات اکملہا ومن البرکات
اتمہا وعلے آلہ واصحابہ الطیبین
وعلے جمیع عباد اللہ الصالحین
الے یوم الدین۔

اما بعد این رسالہ الیست مسمٰے
بہ مرآۃ المحققین۔ کہ جمع کردم چند
کلمات مختصر۔ این نسخہ را بجہت
سالکان راہ خدا وطالبان
طریق مولٰے۔ اگرچہ قال این
احقر العباد مطابق حال نیست
ومنتفع شدن مردمان از خشک
قال امر لیست محال۔ چرا کہ کلام
اولیا واتقیاء ذی روح وپر مغز
باشد وکلام ما مردم عصاۃ سراسر
پوست بے مغز لیکن بر فضل و

اور کامل تر تسلیمات اور بہت بڑہنے والی
برکتین نازل ہون اور اُسکی آل پاک اور
صحابہ کرام اور اللہ کے تمام نیک بندون
پر قیامت تک

بعد حمد اور صلوۃ کے یہ رسالہ بنام مرآۃ المحققین
ہے۔ میں نے اس رسالہ کو سالکان راہ
خدا۔ اور طالبان راہ مولے کے واسطے
صرف چند کلمات مین جمع کیا ہے۔ اگرچہ
میرا کہنا احوال کے مطابق نہیں اور
خشک باتون سے لوگون کا بہرہ یاب ہونا
امر محال ہے۔ کیونکہ اولیا اللہ کی کلام
جاندار اور لطیف ہوتی ہے۔ اور ہم
گنہگارون کی کلام سراسر پوست بے
مغز ہے تاہم
بر فضل و

Marfat.com

اصل

کرم او سبحانہ تعالیٰ جل شانہٗ و
توجہات آن سرور کائنات علیہ التحیات
والبرکات و پیران طریقت عظام
امیدوار ہستم کہ بہ برکت این کلمات
محض بہ فضل او
سبحانہ شاید کسے طالبے
کامیاب شود - و این احقر نیز بہ
منزل مقصود - کہ عبارت از اطمینان
نفس و مشرف شدن بہ اسلام
حقیقی ست - برسد ؎

از کریمان کارہا دشوار نیست

من الکرام للارض نصیب

المقصود آنکہ طالب حق را بعد از
مشرف شدن بہ پیر طریقت خویش
لازم - بلکہ فرض عین ست کہ صحبت

ترجمہ

کرم حق سبحانہٗ و تعالیٰ جل شانہٗ اور
توجہات آن حضور صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم و پیران طریقت امیدوار
ہوں - کہ ان کلمات کی برکت سے
اور اللہ کے فضل سے کوئی طالب
سعادت مند کامیاب ہو جاوے
اور اس عاجز کو بھی منزل مقصود
وصول ہو - اور منزل مقصود سے ہماری
مراد یہ ہے - کہ نفس کو اطمینان مل جاوے
اور اسلام حقیقی حاصل ہو جاوے ؎
کریموں سے کوئی کام مشکل نہیں ہے
اور بزرگوں سے زمین کا بھی حصہ ہوتا
ہے الغرض طالب حق کو پیر کے ملنے کے
بعد لازم بلکہ فرض عین ہے کہ اس کی
خدمت میں رہے -

Marfat.com

اور اختیار کنند و اگر دوام صحبت بحصول
نہ پیوندد۔ عمل کردن بر کلام اولیائے
سلف قدس اللہ اسرارہم ومطالعہ
او ہم کار صحبت پیر طریقت او مے
کند۔ کہ کلام این سادات ذی روح
ست۔ و این قلیل البضاعت از
خرمنہائے ایشان خوشہ چینی کردہ
این کلمات را بہ منصہ ظہور آوردہ
انشاء اللہ تعالے طالب صادق از ثمرہ
کمال و جمعیت خاطر۔ خاطر خواہ خواہد
بخشید بمنہ و کمال فضلہ۔

بدانکہ اول طالب را باید۔ کہ از
صحبت اہل تفرقہ یعنی از صحبت اہل
دنیا کہ داخل طریقت نہ باشند و محبت
خدا نہ داشتہ باشند و دل آنہا

اگر ہمیشہ نہ رہ سکے۔ تو اولیاء کرام
کی کلام پر عمل کرے۔ کیونکہ اُن کا
کلام ہی پیر کی صحبت کا فائدہ دیتا
ہے۔ ان بزرگون کا کلام زندہ اور
جان دار ہوتا ہے اور یہ کم سرمایہ
اُن کے کھلیان سے خوشہ چینی
کر کے ان مختصر کلمات کو جمع کرتا ہے
انشاء اللہ تعالے بالیقین ہے کہ سچے
طالب کو دل کی جمعیت اور پائدار
زندگی حاصل ہوگی۔ فضل اور احسان
مولا کریم کے سے۔

اول طالب کو چاہیئے۔ کہ اہل دنیا
کی صحبت سے یا اُن لوگون کی
صحبت سے جو کسی طریقہ میں داخل
نہوں اور محبت خدا تعالیٰ کی نہ رکھتے ہون

Marfat.com

اصل

محبت ماسوائے اللہ گرفتار باشد
و در اشیا و اسباب دنیوی واحد
لطائف متفرق و پراگندہ باشد بگریزد
و عزلت اختیار کند و خاموشی گزیند
کما قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اِنَّ لِلْعِبَادَةِ عَشَرَةَ اَجْزَآءٍ
تِسْعَةٌ مِنْهَا فِی الصَّمْتِ ۝
فرمود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کہ برائے عبادت دہ حصہ است و
نہ از آنہا در خاموشی ست و خاموشی
بے عزلت حاصل نمے شود پس
طالب را اہم مطالب عزلت ست
چون عزلت را اختیار کرد۔ پس
خاموشی کہ مجمع نہ حصہ عبادت ست
این را حاصل مے شود پس ہمہ

ترجمہ

اور اُن کا دل محبت ماسوائے اللہ میں
گرفتار ہو۔ اور دنیاوی اسباب اور
بیہودہ کاموں میں مصروف ہوں۔
دور رہے اور چپ اختیار کرے اور گوشہ
نشینی کرے جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ عبادت
کے دس حصے ہیں۔ اُن میں سے نو حصے
خاموشی میں ہیں۔ اور خاموشی گوشہ
نشینی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔
پس طالب کو بڑا ضروری کام گوشہ
نشینی ہے۔ جب گوشہ نشینی اختیار
کی۔ تو خاموشی جس کو ہم نو حصہ سے
تعبیر کرتے ہیں۔ حاصل ہو گئی۔ پس تمام
دس حصہ
عبادت

Marfat.com

اصل

حصہ عبادت مع عزلت اورا حاصل آید
چنانچہ بزرگے ور حق عزلت فرمودہ ست
ع روئے در دیوار کن تنہا نشین
از وجود خویش ہم خلوت گزین
دیگر مے باید کہ ہر ذکرے و فکرے کہ
از پیر طریقت خود اخذ نمودہ ست
بر خود لازم۔ بلکہ فرض عین دانستہ
بر آن کار کند و ہیچ وقت از اوقات
از آن خالی نباشد۔ تا ذکرے کہ
عبارت از یاد داشت ست او را حاصل
شود۔ و وصف ذاتی گردد۔ چنانچہ
سمیع و بصیر گردد۔ و او را ہیچ چیز زائل
نہ کند و مے باید کہ جمیع امور معیشت
خویش با و سبحانہٗ تعالے تسلیم کند
و متوکل باشد۔ بشرطیکہ چشم طمع بر

ترجمہ

گوشہ نشینی کے ساتھ اُس کو حاصل
ہو گئی۔ چنانچہ ایک بزرگ کا قول ہے
اکیلا بیٹھ اور منہ اپنا دیوار کی طرف کر
اپنے وجود سے بھی علیحدگی اختیار کر
دوسرا یہ چاہیئے کہ جو ذکر اور فکر اپنے
پیر سے حاصل کیا ہے۔ اُس کی مداومت
ضروری سمجھے۔ بلکہ فرض عین سمجھ کر اُس
پر عمل کرے۔ اور کوئی ساعت یا کوئی
دم اس سے فارغ نہ ہو۔ یہاں تک
کہ وہ ذکر جس کی مراد یادداشت ہے
اُس کو حاصل ہو اور وصف ذاتی ہو
جاوے۔ یعنی سمیع اور بصیر ہو جاوے
اور اُسکو کوئی چیز نہ ہٹا سکے اور اپنے تمام
کام اللہ کے سپرد کرے اور متوکل ہو
جاوے۔ لوگوں کی مدد اور امداد کا

Marfat.com

مردمان و امداد ایشان ندارد۔ بلکہ
ہمہ امداد از سبحانہٗ و تعالےٰ دانستہ
باشد و خود فارغ البال شدہ شب و
روز در یاد او باشد۔ و ہیچ وسوسہ
نان و پارچہ را در دل خود راہ نہ دہد
چراکہ ہر چیز کہ روز ازل در قسمت این
معین ست نہ کم ست و نہ بیش اگر
کسب کند ہم میرسد و اگر نہ کند ہم
میرسد پس کوشش این بے فائدہ
است اگرچہ کسب و جہد در کار دنیا سنت
ست و خوردن از وحلال لیکن کسب
و کار دنیا برائے سُست اعتقادان
ست نہ برائے طالبان مولا کہ ایشان
را وسیلہ کردن بے او ہمہ کفر و شرک
طریقت ست۔ مگر برائے شخصے کہ صاحب

کا خیال نہ رکھے۔ بلکہ جو کچھ ہو۔ اُس کو
اللہ کی طرف سے سمجھے اور آپ فارغ
اور بافرصت ہو کر اُس کی یاد میں رہے
روٹی اور کپڑے کا خیال مطلق دل
میں نہ آنے دے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ
نے جو چیز روز ازل میں اس کی قسمت
کروی ہے وہ ضرور ملیگی نہ کم نہ زیادہ
اگر وہ کوئی کام کرے تو بھی اور اگر
نہ کرے تو بھی۔ کوشش بیفائدہ ہے
اگرچہ کسب اور کوشش کرنا سنت نبوی
ہے۔ اور اُس کے حاصل کا کھانا حلال
مگر کسب کرنا سُست اعتقادوں کا کام
ہے۔ مولا کے طالبوں کا یہ کام نہیں۔
کیونکہ اُن کے نزدیک اللہ کے بغیر وسیلہ
پکڑنا طریقت کا کفر ہے۔ مگر اُس شخص کے

Marfat.com

عیال باشد۔ و عیال او متوکل نہ باشد۔ بقدر قوتِ یومیہ ایشان اورا کسب باید کرد۔ زیادہ حرص کردن حرام ست۔ و اگر کسے برادر یا محب او ممد کار قوت عیال او باشد آن را از امداد ربانی دانستہ شب و روز در یاد او مشغول باشد۔

اے عزیز نے دانی۔ کہ جملہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام عبادت و یاد حق را کسبِ خود دانستہ و جمیع ہم خود در راہ او مصروف کردند۔ نہ در راہ دنیا و معیشت او۔ و نیز بعضے اولیاءاللہ کسب را بمعنے کسب در عبادت او تعالیٰ و جہد در راہ او مقرر کردہ اند چنانچہ حضرت مولانا جلال الدین رومی

واسطے کہ عیالدار ہو۔ اور اُس کا عیال متوکل نہ ہو۔ روزانہ خرچ کے واسطے کام کرلینا چاہیئے۔ زیادہ طمع کرنا حرام ہے اگر کوئی اور شخص مثلاً بھائی یا دوست اُس کے عیال کے خرچ کا ذمہ وار ہو تو اُس کو امداد ربانی خیال کرکے آپ خدا کی یاد میں دن رات مشغول رہے۔

اے عزیز تو نہیں جانتا۔ کہ تمام انبیاء اور اولیاء علیہم السلام نے خدا کی یاد کو ہی اپنا کسب سمجھا ہے اور اپنی تمام ہمتوں اور کوششوں کو اُسی کی راہ میں خرچ کیا ہے۔ نہ کہ دنیا اور دنیا کے گذارہ کی طرف۔ بعض اولیا اللہ تو کسب کے معنے عبادت کرنا ہی کہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مولانا جلال الدین رومی ؒ

Marfat.com

قدس اللہ سرہ العزیز در مثنوی شریف
در حکایت شتر و خرگوش کسب و جہد را
بر توکل ترجیح دادہ اند۔ مراد شان از
کسب عبادت و جہد در راہ خداست
چنانچہ فرمودہ اند۔ ؎

فکرہا در کسبِ دنیا بار دست۔
فکرہا در ترک دنیا وارد ست۔

پس مے باید کہ در جمیع امورات دینی
و دنیاوی خویش حق تعالیٰ را جل شانہٗ
وسیلہ خود سازد و بر قسمت او راضی باشد
تا در زمرۂ مردانِ میدانِ رضا
داخل باشد و ثمرۂ عبادات کہ عبارت
از عبودیت ست این را حاصل گردد
و نیز لازم ست کہ دل خود را از جمیع
مرادات دینی و دنیوی خالی و پاک

قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنی کتاب
مثنوی شریف میں اونٹ اور خرگوش
کی حکایت لکھی ہے اور کسب اور جہد
کو توکل پر ترجیح دی ہے آپ کی مراد
کسب اور جہد سے خدا کے راہ میں عبادت
ہی ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے ؎

حاصل کر [illegible] یا ہیں فکر اُن کے سر دہیں
اور ترک دنیا ہیں فکر اُن کے وارد ہیں

پس چاہئے کہ دنیوی دینی تمام کاموں
میں اللہ تعالیٰ کو ہی اپنا وسیلہ ٹھہراوے
اور جو کچھ اُس نے کر دیا ہے اُس پر راضی
ہو۔ اگر ایسا کریگا تو رضا کے میدان کا مرد
بنجاویگا۔ اور عبادت کا پھل جس سے مراد عبودیت
ہے حاصل ہوجاویگا۔ اور یہی ہے کہ اپنے
دل کو تمام خواہشات دینی اور دنیوی سے

Marfat.com

سازد و مراد و مقصود او جز جناب
حق سبحانہٗ و تعالےٰ و رضاے او
دیگر نہ باشد۔ اگر بخورد بہ نیت قوت عبادت
بخورد۔ و اگر بپوشد بہ ستر عورت
و دفع ضرر سرما و گرما بپوشد نہ برائے
زینت کہ در و نیت فخر و بزرگی باشد
اگر خواب کند بہ نیت استراحت
و تندرستی باید کرد۔ نہ بہ نیت لذت
کہ آن مورثِ غفلت ست و از
دوام بیداری نیز آدمی مریض میشود
پس مے باید کہ بہ نیت آرام باشد
کہ از و تندرستی حاصل شود تا داخل
عبادت گردد۔ کہ در تندرستی عبادت
بوجہ احسن حاصل آید۔ سبحان اللہ
خواب کہ محض غفلت ست این ہم

پاک رکھے اور اپنی مراد اور اپنا مقصود
اللہ تعالےٰ اور اُس کی رضا کے بغیر اور
کچھہ نہ رکھے۔ اگر کھاوے تو عبادت کے
واسطے قُوت کا دھیان رکھے اگر کپڑا پہنے
تو ستر عورت اور سردی اور گرمی کے بچاؤ
کیلئے پہنے۔ نہ زینت کیلئے۔ کہ اس میں نیت
فخر اور بزرگی کی ہو۔ اگر سووے تو آرام
اور تندرستی کو مدنظر رکھے لذت کا خیال نہ
ہو کیونکہ اِس سے غفلت پیدا ہوتی ہے
اور زیادہ جاگنے سے بچے۔ کیونکہ آدمی زیادہ
جاگنے سے بیمار ہو جاتا ہے پس چاہیئے۔ کہ
نیت آرام کی ہو۔ کہ اِس سے تندرستی حاصل ہوتی ہے
تاکہ عبادت میں داخل ہو۔ اور تندرستی میں
عبادت اچھی طرح سے ادا ہو سکتی ہے سبحان اللہ
کہ نیند محض غفلت ہے۔ یہ بھی

Marfat.com

به نیک نیت داخل عبادت باشد
پس چوں همه کار موقوف به نیت شدند
لازم ست که - بے نیت رضاے حق
هیچ کار نباید کرد - تا همه کارها داخل
عبادت شوند - بدانکه اصل و بناے
همه چیز نیت ست - اگر نیت نیک
ست آن عمل هم نیک - ورنه بد
کماروے عن عمر بن خطاب
رضی الله عنه قال النبی صلے الله
علیه وآله وسلم اِنَّمَا الاَعمَالُ
بالنیات الی آخره فرمود آنحضرت
صلے الله علیه وآله وسلم - که نیست هیچ
عملے مگر به نیّت - لازم ست که هیچ
دلے از دست و پائے و زبان و سمع
وبصر این شخص آزرده نه گردد - که اہل

نیک نیتی سے عبادت ہو جاتی ہے جب سب کام
نیت پر موقوف ہیں تو ضرور ہے کہ جو کام
کیا جاوے اُس مین خدا کی رضامندی
کو مدنظر رکھا جاوے تاکہ تمام کام عبادت
میں داخل ہو جاوین - جاننا چاہیے کہ تمام
چیزون کی بنا نیت پر ہے اگر نیت نیک
ہے تو عمل بھی نیک ہے ورنہ بُرا - حضرت
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے - کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے - کہ عمل کا دار مدار
نیت پر ہے - ضروری ہے - کہ اس کے
ہاتھ اور پاؤن اور زبان اور آنکھ سے
کوئی دل
آزردہ
نہو

Marfat.com

شریعت و طریقت این را از گناہان
کبیرہ شمردہ اند۔ پس جنگ و جدال
کردن با مردم و غیبت و دشنام
دادن و دروغ گفتن این ہمہ باعث
آزردگی خاطر ہاست و موجب نافرمانی
و آزردگی و بُعد مولے ست جل شانہٗ
و او سبحانہ تعالےٰ را برین سنت
جاری ست کسے کہ او را یاد کند
او ہم او را یاد کند۔ اگر باوجود نافرمانی
کسے او را یاد کند حق تعالیٰ او را
بالعنت یاد کند۔ پس باید ترسید۔ کہ
از دست ہمچنین کارے نشود۔ کہ
باعثِ آزارِ خلق و آزردگی خالق باشد
نشنیدۂ کہ فعل خلق اضطراریست
و فاعل حقیقی اوست جل شانہٗ۔ پس

اہل شریعت اور طریقت نے اس آزردگی
کو گناہ کبیرہ میں شمار کیا ہے پس لوگوں
کے ساتھہ لڑائی اور جھگڑا کرنا اور گالی
گلوچ دینا یا گلہ اور جھوٹ بکنا یہ سب
دلوں کی ناراضگی کا باعث ہے اور
خداوند کریم جل شانہٗ کی دوری اور نافرمانی
کا موجب ہوتا ہے اور اُس مولا پاک
کی سنت اسی طرح جاری ہے کہ جب کوئی
اُسکو یاد کرتا ہے تو مولا کریم بھی اسکو
یاد کرتے ہیں۔ اگر نافرمانی میں کوئی
شخص اسکو یاد کرتا ہے تو حق تعالےٰ
اُسکو لعنت سے یاد کرتے ہیں پس ڈرنا
چاہیے کہ ہاتھوں سے ایسا کام نہ ہو جس سے خلقت کی
تکلیف اور خالق کی ناراضگی ہو کیا تو نے نہیں سنا کہ
خلقت کے کام مجبوری ہیں انکا حقیقی فاعل اللہ تعالےٰ ہی ہے

Marfat.com

شکوہ و جنگ با خلق و نفع و ضرر
از ایشان فہمیدن در طریقت شرک
ست. چنانچہ فرمودہ اند۔
گر گزندت رسد ز خلق مرنج
کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج
از خدا دان خلاف دشمن و دوست
کہ دل ہر دو در تصرف اوست
گرچہ تیر از کمان ہمے گذرد۔
از کمان دار بیند اہل خرد
چون خدا را بہ یقین فاعل حقیقی دانستی
خلاف دشمن و راحت از دوست
از میان برخیزد و از دست ہیچ مخلوق
بر خاطر تو غبارے نہ رسد و نا دہندہ
و عطا کنندہ پیش تو برابر باشد پس
مے باید کہ افعال و صفات ہمہ با خدا

پس شکوہ و جنگ لوگون کے ساتھہ کرنا
اور اُن کی طرف تکلیف اور آرام کو منسوب
کرنا طریقت میں شرک ہے چنانچہ حضرت الشیخ سعدی
نے فرمایا ہے کہ اگر خلقت سے تجھے تکلیف پہنچے
تو رنج نہ کر۔ کہ خلقت سے نہ تجھے خوشی ہے
اور نہ رنج۔ دشمن اور دوست کا خلاف اللہ تعالے
کی طرف سے سمجھ۔ کیونکہ دونون کا دل
اُس کے قبضہ میں ہے۔ اگرچہ تیر کمان سے نکلتا
ہے مگر عقلمند کمان والے سے دیکھتے ہین
واقعی جب اللہ تعالے کو فاعل حقیقی سمجھا
جاوے تو دوست اور دشمن کا خلاف درمیان
سے اُٹھ جاتا ہے اور کسی مخلوق کے ہاتھ
سے دل پر ناراضگی نہیں ہوتی اور دینے
والا اور نہ دینے والا اُسکے روبرو برابر ہوتا ہے
پس چاہیئے کہ تمام کام اللہ تعالیٰ کے سپرد

Marfat.com

سپاری۔ کہ امانت اوست وخود
را بحس و حرکت مثل جماد بینی تا از
اداکردن امانت فارغ آئی۔
اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ
اِلٰی اَھْلِھَا۔ حاصل شود کہ مراد
از ادائے ہمین امانت ست وقتے
کہ چنین شدی کار تو تمام شد۔
اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ۔ یعنی وقتیکہ
فقر تمام شد پس باقی ماندن ذات
حق ست جل شانہ۔ چراکہ دعوی
انانیت بندہ سبب غفلت اوست
چون حجاب غفلت از دیدہ بصیرت
او رفت پس بہ یقین مے پندارد
کہ ہستی از حق ست جل شانہ نہ از
من۔ چون اینچنین فنا حاصل شود

کردے کیونکہ یہ اسکی امانت ہے اور اپنے
آپ کو پتھر کی طرح بے حس اور بےحرکت سمجھے
تاکہ وہ امانت ادا کرنیسے فارغ ہووے۔ ترجمہ آیت
شریف تحقیق اللہ تعالیٰ تم کو حکم کرتا ہے کہ
تم امانتوں کو اُن کے اہل کیطرف ادا کرو
اس سے یہی امانت مراد ہے۔ جب تو
ایسا ہو جاوے تو کام تیرا تمام ہوا
یعنے جب فقر تمام ہوا پھر خدا جل شانہ،
کی ذات باقی رہ جاتی ہے کیونکہ جب بندہ
لفظ میں کہتا ہے تو اُسکی غفلت ہوتی
ہے اور جب غفلت کا پردہ اُس کی آنکھوں
سے اُٹھ جاتا ہے اور یقین سے جانتا
ہے کہ ہستی تو خدا جل شانہ، کی ہے نہ کہ
مجھہ سے جب یہ فنا حاصل
ہو جاتی ہے

Marfat.com

فقر این تمام شود چنانچہ فرمودہ اند
تو مباش اصلاً کمال این ست و بس
تو در و گم شو وصال اینست و بس
پس کوشش باید کرد کہ فنائے حقیقی
حاصل شود کہ مراد ازیں فنائے
افعال و صفات ست و وصل ہم
این را گفتہ آید۔ و دیگر آن کہ ادائے
نماز فریضہ در اول اوقات از اہم
مطالب ست۔ میباید کہ بہ احتیاط
تمام ادا کردہ شود۔ و بہ عجز و انکسار
تمام دل خود را حاضر ساز و ہیچ وسوسہ
را در خاطر آمدن ندہد و قرأت بطریق
مستحب و سنت بخواند۔ چنانچہ در نماز
فجر و ظہر از سورہ ہائے طوال مفصل
کہ ابتدائے آن از سورۃ حجرات

تب فقر تمام ہو جاتا ہے
تو ہر گز نہ ہو۔ بس یہی کمال ہے
تو اُس میں گم ہو بس یہی وصال ہے
پس کوشش کرنی چاہیئے کہ فنا حقیقی
حاصل ہو جاوے فنا حقیقی سے مراد افعال
اور صفات کی فنا ہے اور اسی کو وصل
کہتے ہیں + دوسرا یہ کہ نماز فریضہ کا ادا
کرنا اول وقت میں بڑا مطالب اور مقصود
ہے۔ چاہیئے کہ نماز کو پوری احتیاط سے
ادا کرے اور پورے عجز اور انکسار سے
اپنے دل کو حاضر کرے اور کوئی وسوسہ
دل میں نہ آنے دے اور قرأت سنت
اور مستحب کے انداز پر پڑہے چنانچہ فجر اور ظہر
کی نماز میں سورہ طوال مفصّل پڑھے یعنی
سورۃ حجرات سے

Marfat.com

وانتہاے ایشان تا سورۃ والسماء
ذات البروج ست و در نماز عصر و
عشاء از سورتہاے اوساط مفصل
کہ ابتداے ایشان از سورت
بروج ست و انتہاے ایشان تا
لم یکن، و در نماز شام قصار مفصل
کہ ابتداے ایشان از سور لم یکن
و انتہاے ایشان تا آخر قرآن مجید
ست مقرر باید کرد۔ و در رکوع و
سجود و قومہ و جلسہ را بوجہ احسن
باطمینان دل باید ساخت و ابتداے
وقت شروع نماز فجر بعد از دمیدن
صبح صادق تا طلوع آفتاب ست
مے باید کہ اول وقت کہ عبارت
از روشنائی ست ادا سازد۔ و تا

لے کر والسماء ذات البروج تک اور
عصر اور عشا کی نماز مین اوساط مفصل
سورتین پڑہے جو سورۃ بروج سے
لے کر لم یکن تک ہین۔ اور شام کی نماز
مین قصار مفصل پڑہے۔ جو سورہ لم یکن
سے لے کر والناس تک ہے۔ ان
سورتون کو مقرر کرنا چاہئے۔ اور رکوع
اور سجدہ اور قومہ اور جلسہ دل کے
اطمینان سے اچھی طرح ادا کرے۔
اور نماز فجر کا وقت صبح صادق کے
ہونے سے لیکر آفتاب کے نکلنے تک
ہے اور چاہئے۔ کہ اول وقت میں
جس سے مراد
روشنائی ہے
ادا کرے

Marfat.com

تنگ شدن وقت نگذارد چراکہ
مکروہ ست۔ مگر بہ ضرورت تمام کہ
ناچار ست۔ فقہا گفتہ اند کہ نماز فجر
درچنان وقت باید خواند کہ اگر در نصف
نماز وضوئیش بشکست باز وضو ساختہ
بہ فراغت تام بہ قرأت مسنونہ چنانچہ
بالا گذشت نماز ادا سازد و ہنوز
وقت باقی باشد و وقت شروع نماز
ظہر از گشتن آفتاب از سر تا دو چند
شدن سایہ ہر شے غیر از سایہ اصلی
ست و حساب سایہ اصلی بموجب تجربہ
بعض فقہائے ملک پنجاب باین طور
ست کہ در ماہ ہاڑ یک و نیم قدم
باشد۔ و در ماہ جیٹھ و ساون دو
و نیم قدم ست در ماہ بیساکھ و بہادوں

اور وقت کو تنگ نہ ہونے دے کیونکہ
پھر نماز مکروہ ہو جاتی ہے اگر ناچاری
ہو تو جائز ہے فقہاء علیہم الرحمتہ نے
فرمایا ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت میں پڑھنا
چاہئے کہ اگر آدھی نماز میں نمازی کا وضو
ٹوٹ جاوے۔ تو پھر وضو کر کے فراغت
سے مسنونہ قرات کے ساتھ نماز ادا کرے
اور ابھی وقت باقی ہو اور ظہر کی نماز کا
ابتداے وقت سورج کے ڈھلنے سے
لیکر ہر چیز کے دو چند سایہ ہو جانے تک
مگر اسمین سایہ اصلی نہیں اور سایہ اصلی
کا حساب ملک پنجاب کے بعض فقہا کے
نزدیک اس طرح پر ہے کہ ماہ ہاڑ میں ڈیڑھ
قدم ہوتا ہے اور ماہ جیٹھ اور ساون میں
اڑھائی قدم اور ماہ بیساکھ اور بھادوں

Marfat.com

سه ونیم قدم - ورماه چیت واسوج
چار ونیم قدم ست ولعده وربهره
هر دو جانب دو دو قدم زیاده میشود
چنانچه درماه پهاگن و درماه کاتک
شش ونیم قدم ست - و درماه
ماگهه ومگهر هشت ونیم قدم ست
و درماه پوه ده ونیم قدم ست -
این ست حساب سایه اصلی که شارح
فرائض بابو در شرح او بزبان هندی
بیت ها نوشته واین احقر دریجا
ترجمه آن بیتها در فارسی نوشته ست
اگر کسے را شک باشد در شرح فرائض
بابو مذکور باید دید - وانیکه دوچند شدن
سایه هر شیئے غیر از سایه اصلی گفته
مذهب امام ماست - یعنی امام اعظم

میں ساڑھے تین قدم اور ماہ چیت اور
اسوج میں ساڑھے چار قدم ہوتا ہے اور
اس کے سوا ہر مہینے میں دونو طرف دو
دو قدم زیادہ ہوتا جاتا ہے چنانچہ پہاگن
اور کاتک کے مہینے میں ساڑھے چھ قدم
ہو جاتا ہے اور مانگہ اور مگہر کے مہینے میں
ساڑھے آٹھ قدم ہوتا ہے اور پوہ کے
مہینے میں ساڑھے دس قدم ہو جاتا ہے
یہ حساب سایہ اصلی کا ہے کہ فرائض بابو
کے شارح نے ہندی زبان میں لکھا ہے اور
اس عاجز نے اُن بیتوں کا ترجمہ اس جگہ
فارسی میں لکھا ہے اگر کسی کو شبہ ہو - تو
فرائض بابو کی شرح میں دیکھ لے اور ہر چیز کا سایہ
دوچند ہونا سواے سایہ اصلی کے ہمارے
امام کا مذہب ہے یعنی امام اعظم

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کوفی ست ونزد صاحبین
یعنی امام محمد وابی یوسف رحمۃ اللہ
علیہما ونزد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم
اجمعین۔ تا یک چند شدن سایہ ہر شئے
پس مستحب وافضل ہمین ست کہ در
اول مثل نماز ظہر ادا کند۔ تا نماز این
شخص نزد جمہور درست شود واز
اختلاف علما بیرون آید و ادا
کردن نماز در مثل دوم نزد امام خویش
درست است اما ترک استحباب وعزیمت
ونزدیک علماے ثلثہ فساد ست۔
ونادرست وشروع وقت نماز
عصر از گذشتن سایہ ہر شئے از دو
مثل کہ عبارت از قضا شدن وقت
نماز ظہر ست وانتہاے او تا غروب

رحمۃ اللہ علیہ کوفی کا۔ اور صاحبین یعنی
امام محمد اور ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہما اور
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک
ہر چیز کے برابر سایہ ہونے تک ہے پس
مستحب اور افضل طریقہ یہی ہے کہ ظہر کی نماز
اول مثل میں ادا کرے تاکہ اُس کی نماز
جملہ علما کے نزدیک درست ہو جاوے
اور علما کے اختلاف سے بچ جاوے اور
ہمارے امام کے نزدیک دوسری مثل میں
نماز کا ادا کرنا بھی درست ہے اور باقی
تینوں علماء کے نزدیک مستحب کی ترک ادا کا
باعث فساد اور ناجائز ہے اور نماز عصر
کا ابتدا اُسوقت ہوتا ہے جبکہ ہر چیز کا سایہ
دو چند سے بڑھ جاوے کہ مراد قضا ہونے
وقت ظہر کے سے ہے۔ اور اُس کا اخیر وقت

Marfat.com

آفتاب و شروع وقت نماز مغرب از
غروب آفتاب و انتہاے او تا دور
شدن شفق ست کہ آن عبارت از
دفع سپیدی ست کہ بعد از سرخی پیدا
مے شود و این مذہب امام ماست
رضی اللہ عنہ - و شروع وقت نماز عشا
و وتر بعد از دور شدن شفق ست - کہ
عبارت از سفیدی ست کہ در کرانۂ
آسمان پید ود - و بعد او سیاہی شود
و مستحب ست تاخیر نماز فجر در زمستان
و تابستان بطریقیکہ بالا مذکور شدہ
و تاخیر نماز عشا تا ثلث شب ست و
تاخیر نماز وتر کسے اگر اعتماد بر بیداری خود
باشد تا آخر شب مستحب ست و تاخیر
تا اخیر نماز ظہر تا

سورج کے غروب ہونے تک ہے اور نماز
مغرب کا ابتدا سورج کے ڈوبنے کے بعد
ہے اور اُس کا اخیری وقت شفق کے
ہٹ جانے تک ہے کہ مراد دور ہونا
سپیدی کا ہے یعنی وہ سفیدی جو شفق
کے بعد پیدا ہوتی ہے اور یہ مذہب ہمارے
امام رضی اللہ عنہ کا ہے اور عشا کی نماز اور
وتروں کا وقت اُس شفق کے دور ہونے
کے بعد شروع ہوتا ہے جس سے مراد وہ سفیدی
ہے جو آسمان کے کناروں میں پیدا ہوتی ہے
اور پھر سیاہی آتی اور فجر کی نماز کی
تاخیر سردی اور گرمی میں جیسا کہ اوپر مذکور
ہو کرنی چاہیے اور عشا کی نماز کی تاخیر رات کا
تیسرا حصہ گذرنے تک ہے اور نماز وتر کی تاخیر جسکو اپنے
جاگنے کا یقین ہو اخیر رات کو مستحب ہے اور ظہر کی نماز کو

Marfat.com

مثل اول در تابستان مستحب ست
و تعجیل او در زمستان ضروری و تعجیل عصر و عشا
در روز ابر مستحب است و تاخیر نماز ظہر و مغرب در
روز ابر ضروری ست ۔

دیگر آنکہ نماز تہجد بر آن سرور کائنات علیہ
افضل التحیات فرض بود پس بر ہر طالب خدا
جل شانہ لازم ست کہ نماز تہجد را بوسع امکان
ترک نکند۔ بلکہ مثل دیگر فرائض و واجبات و سنن
موکدہ بر خود لازم گیرند و قضا نکنند و دو رکعت
تحیۃ الوضوء و نماز اشراق و چاشت را کہ
مختار ہمہ صوفیہ است دوام باید کرد۔ و درین
نماز فوائد بسیار ست باید کہ اول شب
بعد از نماز عشا خواب کند و باشتغال امور
لاطائل بیدار نباشد و استغفار و توبہ و
التجا و تضرع و تذکر معاصی و ذنوب

گرمی میں پہلی مثل تک تاخیر کرنا مستحب ہے
اور جاڑے میں جلدی کرنا ضروری ہے اور بادل
کے دن عصر اور عشا کی نماز میں جلدی کرنا مستحب
ہے اور ظہر اور مغرب کی نماز کی تاخیر بادل کے دن میں ضروری ہے
دوسرا یہ کہ نماز تہجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر فرض تھی ہر طالب خدا جل شانہ کیلئے ضروری
ہے کہ جہاں تک ہو سکے نماز تہجد کے ادا کرنے
میں غفلت نکرے بلکہ فرضوں اور واجبوں اور
موکدہ سنتوں کی طرح اپنے آپ پر لازم رکھے اور
قضا نکرے اور تحیۃ الوضو اور اشراق اور چاشت
کی نماز کو ہمیشہ ادا کرے کیونکہ صوفیہ کرام کا یہ معمول
رہا ہے ان نمازوں میں بہت سے فائدے ہیں اور
یہ بھی چاہیے کہ عشا کی نماز کے بعد اول رات سو رہے
اور بیہودہ باتوں میں وقت نہ گذارے اور استغفار
اور توبہ اور التجا اور زاری اور گناہوں کی یاد اور

سے از اینجا ابتدای عبارت
مکتوب ہفتدہم جلد ثالث
از مکاتیب مجدد الف ثانیؒ
ایراد فرمودہ اند۔
حصہ ہشتم صفحہ ۱۴۰،۱۴۱

Marfat.com

۳ رواه ابن ماجة من حديث
عبد اللہ بسر

اپنے نقصون کا فکر اور عذاب آخرت
کا خوف اور ڈر اور دکھی رنج کو رات
کے وقت یاد کرے اور معافی مانگے۔
اور سو دفعہ یہ کلمہ دلی توجہ سے پڑھے
استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
القیوم و اتوب الیہ سبحانہ۔
اور دوسری نمازون کے بعد یہ کلمہ سو
بار پڑھے۔ با وضو ہو یا بے وضو ضرور
پڑھے اس ورد مذکور کی ترک نہ کرے
حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ وہ
شخص نہایت خوش ہے جسکے صحیفہ میں
استغفار بہت ہو اور صبح کیوقت یہ دعا ایک
دفعہ پڑھے اللّٰھم ما اصبح لی من نعمة او
باحد من خلقک فمنک وحدک لا
شریک لک فلک الحمد ولک الشکر

و تفکر نقائص و عیوب و خوف
عذاب اخروی و ترس الم و دکی
و آن وقت غنیمت دانند و عفو و
مغفرت از حضرت حق سبحانہ تعالے خواہند
صد بار این کلمہ استغفار بتوجہ قلب
بزبان آرند استغفر اللہ الذی
لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ سبحانہ
و نیز بعد از نماز دیگر این کلمہ استغفار صد بار
بخوانند و بطہارت حضور و بغیر طہارت ترک
ورد این کلمہ استغفار نمایند۔ و در خبر آمدہ است
طوبی لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا
کثیرا۔ و ایضا در صباح یکبار بگویند
اللّٰھم ما اصبح لی من نعمة
او باحد من خلقک فمنک وحدک
لا شریک لک فلک الحمد ولک
الشکر

۴ و نماز چاشت ہم اگر ادا نمودہ شود
دولتے ست عظیم سعی نمایند کہ لا اقل
دو رکعت بر دوام از چاشت ادا کردہ شود
و اکثر رکعات نماز چاشت در رنگ نماز تہجد
دوازدہ است و بمقتضائے وقت و حال
ہر چہ گذاردہ شود مغتنم ست و کوشش
نمایند کہ بعد از ادائے ہر نماز فرض
خواندہ شود کہ در خبر آمدہ است کہ
بعد از ہر نماز فرض ہر کہ آیة الکرسی بخواند
مانع نباشد او را
از دخول بہشت مگر موت و نیز بعد از
ادائے ہر نمازے از نمازہائے پنجگانہ
باید کہ سی و سہ بار کلمہ تنزیہ
سبحان اللہ بگویند و سی و سہ بار کلمہ تحمید
الحمد للہ و سی و سہ بار کلمہ تکبیر اللہ اکبر
و یکبار بگویند لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ۔ لہ الملک و لہ الحمد
یحیی و یمیت و ہو علی کل شیء قدیر
تا عدد صد پورہ شود۔ و نیز در ہر روز و ہر شب
صد بار سبحان اللہ و بحمدہ بگویند کہ ثواب
بسیار دارد۔

Marfat.com

در وقت شام اَللّٰھُمَّ مَا اَمْسٰی بِیْ
مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ
فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ
فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ ۝
در شام بجائے اللھم ما اصبح
اللھم ما امسی بگویند و تمام کنند
در حدیث نبوی آمدہ است کہ ہر کہ این دعا را در
روز بخواند شکر آن روز بجا آوردہ
باشد و ہر کہ در شب بخواند شکر آن شب
بجا آوردہ باشد۔

نقل از مکتوبات مجدد الف ثانی
جلد ثالث مکتوب ہفدہم، ۱۷
دیگر باید دانست کہ اکابران این
سلسلہ نقشبندیہ علیہ اصل و بنائے
کار این طریقہ علیہ بر این یازدہ کلمات
کہ مصطلح و متعارف ایشان است۔

اور شام کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ مَا
اَمْسٰی بِیْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ
فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ
الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ ۝ شام کو بجائے اصبح کے امسی کہے
حمد اور شکر ہے۔ حدیث نبوی میں آیا ہے
کہ جو شخص اس دعا کو دن میں پڑھے اس
دن کا شکر بجا لاتا ہے اور جو شخص اس
دعا کو رات کو پڑھتا ہے۔ اُس رات کا شکر
ادا کرتا ہے۔

جاننا چاہیئے۔ کہ اس سلسلہ نقشبندیہ کے
بزرگون نے اس طریقہ پسندیدہ کی بنیاد
ان گیارہ کلمات پر کہ عام مقرر اور
مشہور ہین۔

Marfat.com

گذاشتہ اند۔ پس مدد ویشے کہ داخل
این طریقہ ہست او را عمل کردن بر
کلمات مذکورہ مثمر فنائے اتم و بقائے
اکمل ست و حصول مقصود وابستۂ
اوست و تفصیل آن کلمات این ست
کہ از کتاب ارشاد السالکین نقل کردہ
درین نسخہ درج ساختم۔

اول سفر در وطن

عبارت ست از سیر النفسی۔ کہ آن را
جذبہ گویند۔ معاملہ ابتدائی این گروہ
ازین سیر ست و سیر آفاقی۔ کہ عبارت
ازان سلوک ست بمعنی او انیست
کہ حق تعالے جل شانہٗ را بیرون
از وجود خود در ہر شے اثبات کردن
و جستن چنانچہ طریقہ دیگر صوفیائے

رکھی ہے۔ پس جو درویش اس طریقہ میں
داخل ہے۔ اُس کو ان پر عمل کرنا ثمرہ دینے
والی پوری فنا اور کامل بقا حاصل کر دیتا
ہے اور مطلب کا حاصل ہونا ان کے متعلق
ہے اور اُن کلمات کی تفصیل یہ ہے۔
کتاب ارشاد السالکین سے نقل کر کے اس
نسخہ میں درج کر دی ہے۔

اول سفر در وطن

اس سے مراد سیر النفسی ہے جسکو جذبہ
کہتے ہیں۔ اس خاندان کے بزرگوں
کا پہلا ابتداء اس سیر سے شروع ہوتا
ہے اور سیر آفاقی کہ جس سے مراد سلوک ہے
مطلب اُس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے
وجود سے بیرونی چیزوں میں ثابت کرنا
اور ڈھونڈنا۔ اس سیر کے ضمن میں دوسرے

Marfat.com

کرام ست، و در ضمن این سیر قطع میباید
و شروع کار ایشان یعنی دیگر سلاسل
از سیر آفاقی و انتہا بسیر انفسی میشود
و شروع از سیر انفسی خاصہ این طریقہ علیہ
نقشبند است و اندراج النہایت
فی البدایت نیز ہمین معنی ست و
سیر آفاقی مطلوب را از بیرون جستن
است و سیر انفسی گرد دل خود گردیدن

بیان معنی اندراج النہایت فی البدایہ

معنی سیر آفاقی

دوم خلوت در انجمن

آنست کہ چون انجمن محل تفرقہ است
باید کہ از راہ باطن با مطلوب خود
خلوت داشتہ باشد تا تفرقہ بیرونی
بحجرہ اندرونی راہ نیابد۔

از بیرون درمیان بازارم
و از درون خلوتیست با یارم

خاندانوں کے مدارج ختم ہو جاتے ہیں
اور دوسرے سلسلوں کا شروع سیر آفاقی
سے سیر انفسی تک ہے اور طریقہ علیہ نقشبندیہ
کا شروع انفسی سے ہے اور نہایت کا
اندراج ابتدا میں اسی طریقہ کا خاصہ ہے
دراصل سیر آفاقی کا یہ مطلب ہے کہ مطلوب
کو باہر سے ڈھونڈنا اور سیر انفسی کا یہ مطلب
ہے۔ کہ اپنے دل سے ڈھونڈنا۔

دوم خلوت در انجمن

یہ ہے کہ مجلس میں تفرقہ کا اندیشہ ہوتا ہے
اس مقام کا رہنے والا خواہ کس قدر
عام مجلس میں بیٹھا ہو۔ مگر اس کے اندرونی
خیال پر کچھ اثر نہ پڑے۔ کسی کا قول ہے

بظاہر درمیان بازار کے ہو۔
اور اندر سے یار کے ساتھ ہو۔

Marfat.com

در ابتدا این معنی بتکلف دست دہد
و در انتہا بے تکلف۔ و درین طریقہ
چون در ابتدا دست میدہد۔
این چنین راہے۔ برائے حصول حق
جل شانہٗ وضع کردند اند
خصایص این طریقہ علیہ شمردہ اند
و منتہیانِ طریق دیگر را نیز دست
مے دہد۔ و اندرین معنی گفتہ اند ؎
از درون شو آشنا و ز برون بیگانہ وش
اینچنین زیبا روش کم مے بود اندر جہان
سوم نظر بر قدم۔
آن عبارت از آن ست کہ در راہ
رفتن نظر بر قدم خود دارد۔ خواہ راہ
رفتن مراد این جہان باشد کہ دل را
در دیدنِ محسوساتِ متلون پراگندہ

اس مقام کا ابتدا مشکل ہوتا ہے۔ مگر
انتہا پر پہنچ کر نہایت آسان ہو جاتا ہے
اس طریقہ علیہ نقشبندیہ میں پہلا سبق
یہی ہوتا ہے۔ یعنی نقشبندیوں کا پہلا
شغل یہی ہوتا ہے۔ اور دوسرے طریقوں
میں منتہیوں کو یہ حاصل ہوتا ہے۔
چنانچہ خواجہ علی رامتینی رحمۃ اللہ علیہ
کا قول ہے ؎
باطن میں آشنا ہو ظاہر میں ہو بیگانہ۔
ایسا عجب طریقہ دیکھا نہیں جہاں میں
سوم نظر بر قدم
اس سے یہ مطلب ہے کہ راستہ چلتے وقت
اپنے قدم پر نظر رکھے خواہ اس جہان کا
راستہ سمجھو۔ کیونکہ اس دنیا میں نظر کے
وسیلہ سے دل کو نظر فریب باتوں سے پراگندہ

بظاہر کہ در انجمن نشستہ۔ بباطن
بباز خود در خلوت نشستہ باشد
سید منظور احمد

کیفیت اولی معبر است بیاد کرد
و ثانیہ بیادداشت ۱۲ فافہم

Marfat.com

نہ سازد۔ تا بہ جمعیت اقرب باشد چرا کہ
در ابتدا دل تابع نظر است۔ و
پریشانئے نظر، دل تاثیر مے کند
یا مراد از راہ رفتن راہِ حقیقی باشد
کہ عبارت از سلوکِ سالک ست
ازیشاں بعض را بسیرِ منازل ایں
طریق بصرِ دل کہ بصیرت است
مشرف سازند و دراں ہنگام تنویرات
رنگارنگ کہ راہ زنان سالک اند و
نفس را دراں لذّت بے شمار
باشد ہم پیدا می شود۔ و از مقصد
حقیقی او را باز دارند۔ چنانچہ بزرگے
فرمودہ کہ سی سال نور روح را چندا کہ
پرستیدم۔ چون اینچنین لغزش اقدام
از مقصد حقیقی ایں کس را باز میدارد۔

نہ کرے تا کہ جمعیت قائم رہے۔ کیونکہ
ابتدائی حالات میں دل نظر کے تابع
ہوتا ہے اور نظر کی پریشانی دل پر اثر ڈالتی
ہے۔ یا راہ چلنے سے مراد راہ حقیقی ہے
اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بعض کو سیر مقامات
راہ طریق سے بصیرت دل کے ساتھ مشرف
فرماتے ہیں۔ جب یہ سیر شروع ہوتا ہے
تو اس وقت میں انوار رنگارنگ کے اور
راہزن بیشمار کہ نفس کو ان میں لذت
ہوتی ہے سالک کے واسطے ظاہر ہوتے
ہیں جو سالک کو مقصود حقیقی سے باز
رکھتے ہیں۔ چنانچہ ایک بزرگ کا قول
ہے کہ خدا کی قسم میں نے روح کے نور
کی تیس سال تک پرستش کی۔ جب اس
قسم کی رکاوٹیں سد راہ ہو جاویں

Marfat.com

اس مے باید۔ کہ نظر بر قدم دارد
اینجا معنی او پختگی دل اوست بسوے
مطلوب حقیقی۔ کہ بصیرت دل خود
از مقصد خود باز نگرداند۔ و بغیر مقصد
خود بزیغ البصر مبتلا نشود تا واصل
مطلوب گردد۔

چہارم ہوش در دم

و آن عبارت از آن ست کہ سالک
ہمیشہ واقف نفس دم خود باشد تا بغفلت
نہ بر آید و این شغل دافع النفس ست

پنجم یاد کرد

عبارت از انست کہ تا وقتیکہ سالک
را ملکہ ذکر حاصل نشدہ است باید کہ
بر آن بہ تصنع و تکلف خود را مشغول
دارد۔

تو اسے چاہیئے کہ قدموں پر نظر رکھے
یعنی دل کو مضبوط کر کے دل کی بصیرت
کو مطلوب حقیقی سے دور نہ رکھے اس جگہ
پختگی دل سے یہی مراد ہے۔ اور اپنے
مقصد کے بغیر اوہر اودھر دیکھنے میں
مبتلا نہ ہو۔ تاکہ اپنے مطلوب کو پہنچے۔

چہارم ہوش در دم

اس کا مطلب یہ ہے کہ سالک اپنے نفس
اور سانس کا ہمیشہ محافظ رہے تاکہ غافل
نہ ہو۔ اس شغل کا نام۔

پنجم یاد کرد۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک سالک
کو ذکر کا ملکہ حاصل نہ ہو۔ تو کسب اور
تکلف سے اپنے آپ کو ذکر میں مشغول
رکھے۔

Marfat.com

ششم یادداشت۔
و آن آنست کہ چون ذاکر از تصنع
گذشت ۔ وبمرتبہ حضوری رسید
مسمّے بہ یاداشت میگردد ۔

ہفتم وقوف قلبی
و آن آنست ۔ کہ ذاکر را باید کہ ہمیشہ
نگران دل باشد و توجہے و نظرے
باآن داشتہ باشد قطع نظر از ذکر
تا تفرقہ بہ آن راہ نیابد و کسے را کہ
از ذکر تاثیر نہ شود ۔ شیخ را باید ۔ کہ
اورا از ذکر باز داشتہ امر بوقوف
قلبی فرماید و توجہے فرماید تا او ذاکر گردد

ہشتم وقوف عددی
و آن عبارت ست کہ عدد ذکر نفی
و اثبات بر نہجیکہ دربن طریق معمول

ششم یادداشت
اس کا مطلب یہ ہے ۔ کہ جب ذکر کرنیوالا
کسب سے نکل جاوے اور مرتبہ حضوری
میں پہنچے تو مراتب یادداشت کو پالیتا ہے

ہفتم وقوف قلبی
اس کا مطلب یہ ہے کہ ذکر کرنیوالا ہمیشہ
دل کا محافظ رہے اور ہمیشہ دل کا دھیان
رکھے ۔ تاکہ اسمیں پراگندہ خیال پیدا نہ ہو
خدانخواستہ اگر کسی کو ذکر کرنے سے
تاثیر پیدا نہ ہو ۔ تو شیخ کو چاہئے کہ اس
کو ذکر کرنے سے منع کرے اور خاص
توجہ دے کر وقوف قلبی پر لگادے تاکہ اسکو فائدہ
ہو ۔ ہشتم وقوف عددی
اس سے مراد یہ ہے کہ نفی اور اثبات کا
ذکر جیسا کہ طریقہ نقشبندیہ میں معمول ہے

Marfat.com

ست۔ واقف و مطلع باشد۔ تا
در ہر نفس طاق گوید نہ جفت۔

نہم بازگشت۔

عبارت از آں است کہ بعد ذکر نفی
واثبات بطریق مذکور بہ زبان قلب
گوید۔ کہ خداوندا مقصود من توئی
و رضائے تو۔

دہم رابطہ۔

عبارت از آنست کہ بعضے مشائخ
این طریقہ مرید را بہ حفظ صورت
خویش امر میفرمایند کہ در مراقبہ صورت
ایشان را تصور کردہ بنشیند۔ تا دمیکہ
سالک در تصور صورت شیخ خود
خود را فنا نہ کند و صورت خود را در
صورت شیخ گم نکند ہیچ فائدہ نہ بیند

کرتا رہے اور ہر سانس میں طاق کا
خیال رکھے مثلاً ۳ یا ۵ یا ۷ علیٰ ہذا القیاس

نہم بازگشت۔

اس سے مراد یہ ہے۔ کہ نفی اور اثبات
کے ذکر کے بعد زبان دل سے یہ کہے۔ کہ
خداوندا میرا مقصود تو ہی ہے اور
تیری رضا ہی میرا مطلب ہے۔

دہم رابطہ۔

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ بعض مشائخ
اس طریقہ کے اپنے مرید کو اپنی صورت
کے حاضر کرنے کا امر دیتے ہیں کہ مراقبہ
میں شیخ کی صورت کا تصور باندھنا جب
تک مرید شیخ کے تصور میں اپنے آپ کو
فنا نہ کرے اور اپنی صورت کو شیخ کی صورت
میں گم نہ کرے کوئی فائدہ نہیں دیکھ سکتا

Marfat.com

پس صورت مرید بصورت شیخ متبدل
شود بچشم او یعنی مرید صورتِ خود
رالبعینہٖ صورت شیخ بیند و بہ ہیچ اوضاعے
واطوارے ولباسے فرق نداند این
فنارا فنا فی الشیخ مے گویند۔ چنانچہ
مجنون بکمال عشق صورت خود را در
صورت لیلیٰ گم کردہ بود وخود را لیلیٰ
میگفت لیکن پیران کامل مکمل این طریقہ
بجز ذات حق تعالیٰ جل شانہٗ
مریدان را ہیچ دیدن نہ دہند و در دل
توجہ الواح دل ایشانرا از نقوش کونین
وماسوائے پاک مے سازند و در ذات
پاک احدیت او را مستغرق و مستہلک
مے کنند۔

یازدہم وقوف زمانی۔ این را محاسبہ

اس عمل کرنے سے مرید اپنے آپ کو شیخ
کی صورت میں دیکھتا ہے اور کسی قسم
وضع اور لباس اور طرز میں فرق نہیں
دیکھتا۔ اس کو فنا فی الشیخ کہتے
ہیں۔ جیسا کہ مجنون نے اپنے آپ کو عشق
لیلیٰ میں ایسا محو کیا کہ اپنے آپ کو لیلیٰ
کہا کرتا تھا۔ لیکن پیران مکمل اس طریقہ
کے مرید کو یک خدا کی ذات مین
گم کر دیتے ہیں اور ماسوائے اللہ
جل شانہٗ کے نقوش اُن کی دل کی
تختی سے دھو ڈالتے ہین اور ذات
احدیت مین اُن کو غرق کر دیتے
ہین۔

یازدہم وقوف زمانی

اس کو محاسبہ

Marfat.com

هم مے گویند۔ سالک را میباید کہ
در وقت شب اول از خواب کردن
بانفس خود از اعمال یومیہ حساب
کند۔ کہ چند ساعت بحضور و عبادت
گذشتہ و چند بہ غفلت۔ پس از ساعات
حضورِ عبادت شکر حق سبحانہ تعالیٰ
بجا آرد۔ و توفیق از و داند۔ و از
ساعات غفلت توبہ و استغفار کند
و نفس خود را تنبیہ و ملامت کند۔
کہ غفلت موجبِ شامتِ اوست
دیگر آنکہ طالب حق را لازم ست
کہ این جملہ امور را بر خود لازم گیرد
تا بہ مقصود حقیقی واصل شود۔ و از
عہدۂ امرِ موتوا قبل ان تموتوا۔
بیرون آید۔ و در زمرۂ

بھی کہتے ہیں۔ سالک کو چاہئے۔ کہ
رات کو سونے سے پہلے گذرے ہوئے
دن کی بابت اپنے نفس سے حساب لے
کہ کتنا وقت عبادت اور حضور میں
گذرا اور کتنا غفلت میں۔ اور جتنا وقت
حضور میں گذرا ہو اُس کا شکر بجا لاوے
اور اُسکی توفیق خداوند کریم کی طرف
سے سمجھے اور غفلت کے اوقات سے
توبہ کرے اور اپنے نفس کو تنبیہ کرے
کہ یہ تیری ہی غفلت کی شامت ہے
دوسرا یہ کہ طالب حق کو لازم ہے۔ کہ
ان تمام امور مذکورہ بالا پر عمل کرے
تاکہ اصلی مقصود پر پہنچ جاوے اور
(مرنے سے پہلے مرجاؤ) کی ذمہ داری
سے عہدہ برآ ہو جاوے۔ اور

Marfat.com

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
داخل شود۔ بدانکہ اوّل فانی شدن
از خلق ست۔ و دیگر از ہوائے خود
سوم از ارادہ خویش۔ و مراد ازین
فناہاے مذکور ترکِ دنیاست و
واسباب واشیائے او کہ باہم مربوط
شدہ۔ تا سالک در شک نماند فنا
از خلق اینست۔ کہ از ایشان بالکل
قطع کند و ہیچ تردّد ایشان را بسوے
خود راہ ندہد۔ نہ بر عطاہاے
ایشان امیدوار۔ نہ از جفاہائے
ایشان ترسگار۔ ہرچہ باو میرسد
از خدا داند و بر خلاقی و رزاقی و عطاء
و رحمت و خیر و برکت و فضل و کرم
او دائم امیدوار بود و از جباری و

(اُن پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین
ہوتے ہیں) کے گروہ میں داخل ہو جائے
جاننا چاہیے کہ پہلا درجہ خلقت سے علیحدگی
ہے اور دوسرا اپنی خواہشوں کو چھوڑنا
اور تیسرا اپنے ارادے کو چھوڑنا ہے۔ اور
ان فناؤں کا اصل مطلب دنیا کی ترک ہے
اور اسکے اسباب اور اشیا سے منہ موڑنا ہے
جو آپس میں ملے جُلے ہیں خلقت کے
چھوڑنے سے یہ مراد ہے کہ ان سے بالکل
تعلق قطع کرے اور اپنے کسی کام کو اُنکے
سپرد نکرے نہ اُنکی مہربانی کا امیدوار ہو
نہ اُنکے ظلم کا شاکی ہو جو کچھ اُسپر وارد ہو
خدا کیطرف سے سمجھے پیدا کرنا رزق
دینا اور عطا و رحمت۔ خیر اور برکت۔
فضل و کرم اس کے کا ہمیشہ امیدوار رہے

Marfat.com

قہاری و عقوبت او ہمیشہ خوفناک
و ترسان باشد و برا و توکل کند
و علامت فنا از ہواے خود ترک
کسب و علاقہ و اسباب و اشیاء ست
و توکل کردن بر مسبب حقیقی و فانی
شدن از ارادہ خویش آنکہ ہیچ
ارادتے و خواہشے و مقصدے
در دل باقی نہ ماند خلاصہ این کہ
جملہ مرادات و مقاصد او باستیہاء
او ذات حق باشد جل شانہٗ و
رضامندی او این چنین احوال
درین طریقہ نقشبندیہ بعضے طالبان
را در اول صحبت پیر طریقت خویش
حاصل شود و در طرق دیگر در
انتہا پس در مبتدی و منتہی فرق

اور اُسکی جباری اور قہاری اور عذاب
سے ہمیشہ ڈرتا رہے اور اُسی پر توکل
کرے اپنی خواہشوں کے چھوڑنے
سے یہ مطلب ہے کہ کسب کو چھوڑے اور
علاقہ اسباب اور اشیاء سے منہ موڑے
صرف اللہ کی ذات پر ہی آسرا رکھے
اپنے ارادہ کو چھوڑنا اس سے یہ مراد ہے
کہ اپنا کوئی ارادہ اور خواہش اور مطلب
دل میں باقی نہ رہے حاصل مطلب
یہ ہے کہ سالک کے تمام ارادے اور اُسکی تمام
حاجتیں اور مقصود صرف اللہ کی ذات ہی ہو
اور اُسکی رضامندی کا ہمیشہ خواہشمند ہو یہ حالات
جنکا ہمنے بیان کیا ہے۔ اپنے پیر کی پہلی صحبت
میں اس خاندان میں بعض کو حاصل ہو جاتے ہیں اور
دوسرے خاندانوں میں اخیر۔ اسلئے اس مبتدی اور منتہی

Marfat.com

حاصل نمے شود ۔ لہٰذا بموجب
سند کتب معتبرہ علامات فنائے
جذبی ۔ فنائے حقیقی نوشتہ شود
تا راہ روندۂ حق در غلط نیفتد۔ و
نقص را کمال نہ انگارد۔ پس فرق
درمیان فنائے حقیقی و عدم
کہ معبر بفنائے جذبی ہم مے گویند
آنست کہ در ابتدائے احوال
چوں بعضی را از مبتدیان ایں طریقہ
از توجہات پیرانِ کامل مکمل حصول
جذبہ میسر می شود ۔ جذب و سُکر
و انقطاع از خلق ۔ و فانی شدن
از افعال وصفات و ہوا ہائے
نفسانی و با ایستہائے خود ہا ایشاں را نیز حاصل
آید۔ لیکن ایں فنائے جذبی معتبر نیست

کا فرق اس موقعہ پر معلوم نہیں ہوتا۔
اسی لئے اس فقیر نے کتب معتبرہ کی سند
سے فنائے جذبی اور فنائے حقیقی کے
علامات لکھے ہیں تاکہ حق کے راستہ پر
چلنے والا دھوکے میں نہ پڑ جاوے اور
نقص کو کمال نہ سمجھ لے۔ العزیز و۔ فنائے
جذبی اور فنائے حقیقی میں فرق یہ ہے
کہ اس طریقہ کے بعض مبتدیوں کو جب
پیران کامل مکمل کی توجہ سے یہ جذبہ حاصل
ہوتا ہے۔ تو ابتدائی حال میں اُن کو
جذب اور مستی اور خلقت سے دور
رہنا اور افعال اور صفات سے فانی ہو
جانا اور خواہشات لاحاصل سے بچنا
حاصل ہوجاتا ہے مگر یہ فناء جذبی
قابل اعتبار

Marfat.com

نیست چراکہ مادام در جذب وسکر
باشند۔ ایچنیں احوال ایشانرا
حاصل ست۔ چوں بہوش آیند
باز بحالت اصلی میگرائیند۔ پس
اصل معتبر آن ست کہ در حالت
جذب وغیر جذب برابر باشند
مادام کہ ہمچنین نیستند فنائے جذبی
ست کہ از خوف عود ایمن نیست و
اصل شناخت ومعرفت این معاملہ
آنست۔ کہ حضرت خواجہ محمد معصوم
قدس اللہ سرہ کہ بمریدے نوشتہ ست
در جواب مکتوب او کہ استفسار ازین
معاملہ کردہ است یعنی مادام کہ
سالکے بفنائے حقیقی نہ پیوستہ
حال او این طور ست کہ خود را نہ بیند

نہیں ہے۔ کیونکہ جب تک وہ عالم مستی
میں رہتے ہیں تو اُن کا یہ حال رہتا ہے
مگر جب ہوش میں آجاتے ہیں تو پہلی
اصلی حالت پر لوٹ آتے ہیں۔ اسلیئے
قابل اعتبار وہ حال ہے کہ جذبی حالت
ہو یا نہ ہو وہ ایک حالت پر رہیں۔
جب تک یہ صورت حاصل نہیں تب تک
فنا جذبی ہے جسمیں عود کا اندیشہ ہے
اس معاملہ کی اصل پہچان یہ ہے۔ کہ
حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے
ایک مرید کے خط کے جواب میں تحریر
فرمایا ہے جس نے اس بارہ میں عرض
کی تھی۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ سالک
جب تک فنائے حقیقی میں نہ پہنچے اس
کا اس طرح حال ہوتا ہے کہ اپنے آپکو نہیں دیکھتا

Marfat.com

معدوم داند۔ اما افعال و صفات را بہ یقینِ دل بخدا نہ سپاردو این حال او معتبر بفنائے جذبی است و چون خود را ہم معدوم داند و افعال و صفات را نیز بہ یقینِ دل بہ اصل سپارد و معتبر بہ فنائے حقیقی ست کہ از عود ایمن ست۔ و عود بمعنی گردیدن و باز آمدن بہ طبعیت اصلی کہ محبت دنیا و اشیاء و اسباب ست بدانکہ جذبہ ہم دو معنی دارد یکی آنکہ عبارت است از سیر انفسی کہ مقابل سیرِ آفاقی ست و سیرِ آفاقی نیز معبّر بسلوک است و ابتدائے این سیر از لطیفہ قلب است و دیگر سیرِ آفاقی بمعنی آنکہ حق را جل شانہٗ در جملہ اشیا طلب کردن و مشاہد نمودن کہ مراد از سلوک است۔ و سیر آفاقی در صحنِ اوطے میگردد

بلکہ معدوم جانتا ہے۔ لیکن افعال اور صفات کو یقیناً خدا کے سپرد نہیں کرتا اسکے اس حال کو فنائے جذبی سے تعبیر کرتے ہیں اور جب سالک اپنے آپ کو بالکل معدوم جانتا ہے اور افعال اور صفات کو یقین دل سے خدا کے سپرد کرتا ہے اُسکو فنائے حقیقی کہتے ہیں جسکا واپس ہونا مشکل ہے۔ اور عود سے مراد یعنے دنیا کی محبت اور اُسکے اشیاء کی الفت کیطرف پھر آنا ہے۔ جاننا چاہئے کہ جذبہ کے بھی دو معنے ہیں ایک سیرِ انفسی ہے جو مقابل سلوک کے ہوتا ہے اور سالک کا ابتدائی سیر لطیفہ قلب سے شروع ہوتا ہے اور سیر آفاقی سے یہ مراد ہے کہ ہر چیز سے اللہ جل شانہٗ کی ذات کو مشاہدہ اور طلب کرنا ۔۔۔

Marfat.com

دسیر آفاقی در ضمن او طے می گردد
واین خاصہ
طریقہ علیہ نقشبندیہ است کہ سالک را
در ابتدائے حال این چنین عنایت
از صحبت این بزرگواران حاصل
آید و در طرق دیگر کہ جذبہ دیگر
کہ بمعنے کشش و محبت دل ست
بجناب او سبحانہ تعالےٰ۔ این
چنین جذبہ ہم کسر از طلاب ازین
اکابران حاصل میشود و برائے
این چنین جذبہ صحبت پیر طریقت
شرط ست مادام کہ در صحبت بیاشد
او را حاصل ست و بر تقدیر ترک
صحبت قبل از فنائے حقیقی خوف
عود ست۔ نعوذ باللہ منہا۔

ہوتا ہے اور سلوک سے یہی مراد ہے۔ جو
اس کے ضمن میں طے ہوتا ہے
اور یہ خاصہ خاندان نقشبندیہ کا ہی ہے
کہ سالک کو ابتدائے حال میں اس قسم
کی عنایات بزرگوں کی صحبت سے حاصل
ہوتی ہیں جو دوسرے سلسلوں کے انتہا میں
اور یہ جذبہ جس سے مراد کشش اور محبت
حق سبحانہ وتعالےٰ کی تہ دل سے ہے
اور اس قسم کا جذبہ ان بزرگان عالیہ
سے ہی حاصل ہوتا ہے اور ایسے جذبات
کے حاصل کرنے کیواسطے پیر طریقت کی
صحبت شرط ہے۔ جب تک کہ صحبت میں
ہوگا۔ اُس کو حاصل ہوگا اور صحبت چھوڑنے
سے فنائے حقیقی سے پہلے عود کا خوف
ہے اللہ تعالےٰ پناہ دیوے ہم کو

Marfat.com

قسم دوم جذبہ الیست۔ کہ مراد
از عشق و ذوق الٰہی ست کہ در فیض
اوّل حقیقت شخص را مستعد این نعمت
عظمیٰ کردہ باشند جذبہ باعث
این تجلّی ذاتی ست کہ بر دل بندہ
محض بفضل و عنایات او سبحانہ تعالیٰ
مے تابد۔ و او را از وے وا ستانند
چنانچہ حضرت مولانا خواجہ عبید اللہ
احرار قدس سرہ در فقرات آوردہ و
این فقیر از انجا نقل کردہ نوشتہ است
و نیز برائے حصول این چنین دولت
عظمیٰ شرط است کہ پیر طریقت آن
شخص صاحب جذبہ باشد۔ بلکہ سلوک
او بہ ایں چنین جذبات تمام شدہ باشد
و نیز صاحب جذبہ ثانی باشد۔ کہ

ے فقرات
خواجہ عبیداللہ احرارؒ

دوسرے قسم کا جذبہ جس سے عشق
اور ذوق الٰہی مراد ہے جو کہ پیر کی پہلی
نظر ہی طالب کو اس نعمت کا سزاوار
بنادے اور ایسی نعمت کا باعث تجلّی
ذاتی ہے۔ جو اللہ کے فضل سے طالب
کے دل پر چمک پڑتی ہے اور اس کو
اپنے آپ سے بے خبر کر دیتی ہے چنانچہ
حضرت مولانا خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ
علیہ نے اپنی کتاب فقرات میں تحریر فرمایا ہے
اور اس فقیر نے وہاں سے نقل کر کے
اسجگہ لکھہ دیا ہے اور اس نعمت عظیم کے
حاصل ہونے کی یہ شرط ضروری ہے کہ
اس شخص کا پیر جذبہ کافی رکھتا ہو بلکہ
پیر طریقت کا سلوک ان مقامات سے گذر
چکا ہو اور جذبہ ثانی مذکورہ اسکو حاصل ہو

Marfat.com

اصل	ترجمہ
ارشاد و تکمیل ناقصان موقوف بر آن ست و ارشاد خلق اللہ موقوف و مشروط ست بہ جذبہ ثانی کہ بے مشرف شدن باین دولت عظمٰی ارشاد کردن مشکل ست و جذبہ اول را شرط گفتہ اند بجہت تحصیل جذبہ ثانی ۔ کسے را کہ سلوکِ او بجذبہ اول مے شود ۔ البتہ جذبہ ثانی ہم امید ست کہ شاید او را حاصل شود بموجب رضامندی مولا ۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ لیکن فرض نیست ۔ کہ خواہ نخواہ بہ جذبہ ثانی مشرف شود اگر خدا خواہد بدہد وگرنہ نہ ۔ اما این قدر ضروری	ناقصوں کو کامل کرنے اور اُن کے ارشاد کیواسطے یہ امر نہایت ضروری ہے اور اللہ کی مخلوق کی ہدایت جذبہ ثانی پر موقوف اور مشروط ہے کیونکہ جب پیر آپ اس درجہ پر دسترس نہ رکھتا ہو تو مرید کو ارشاد نہیں کر سکتا اور پہلے جذبہ کا ہونا دوسرے جذبہ کیواسطے ضروری ہے اور جس کا سلوک اول جذبہ کے ساتھ تمام ہوا امید ہے کہ اللہ کے فضل سے دوسرا جذبہ بھی اُسکو حاصل ہو جاوے یہ اللہ کا فضل ہے اللہ تعالے جسکو چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ خواہ مخواہ جذبہ ثانی پر پہنچ جاوے اگر خداوند کریم چاہتے ہیں تو عنایت کر دیتے ہیں ورنہ خیر ۔ مگر یہ امر ضروری

مقام ارشاد

اما این قدر ضروری ست کہ جذبہ اول او را
ناقص می گذارد مادامیکہ ویرا بمبدأ التعین او
نرساند۔ و مبدأ التعین اسمی
ست از اسمائے آلہی کہ رب این شخص
است۔ پس چون انچنین سعادت
در ابتداء کسے را حاصل شود
در اول صحبت پیر چندان بہ جذبات
بے نہایت او را مشرف سازند
کہ در بحر عشق مودت آلہی مستغرق
و مستہلک می گردد۔ و زبان حال
او بہ این ترانہ مترنم میشود

عشق آن شعلہ ست کو چون بر فروخت
ہر چہ جز محبوب باقی جملہ سوخت۔
تیغ لا در قتل غیر حق براند
در نگر زان پس کہ بعد لا چہ ماند

ہے کہ پہلا جذبہ بھی اسکو ناتمام نہیں رہنے
دیتا۔ تاوقتیکہ اُس کو مبدہ مقرر تک
نہ پہنچاوے۔ اور مبدہ تعین اللہ کے
ناموں سے ایک نام ہے جو اس شخص کا
رب ہوتا ہے۔ جب کسی شخص کو اس قسم کی
سعادت حاصل ہو جاوے تو پیر کی پہلی
صحبت میں اسکو بے نہایت جذبات
حاصل ہو جاتے ہیں۔ حتاکہ وہ عشق
آلہی کے دریا میں مستغرق اور محو ہو جاتا
ہے اور اس کے حال کی زبان یہ ترانہ
ادا کرتی ہے۔

عشق وہ شعلہ ہے کہ جب روشن ہوتا ہے
جو کچھ پیارے کے سوا ہو جلا دیتا ہے
لا کی تلوار غیر کے قتل کرنے کیلئے چلاتا ہے
پس دیکھ کہ بعد لا کے کیا رہتا ہے

Marfat.com

ماند اِلا اللہ باقی جملہ رفت۔
شاد باش اے عشقِ شرکت سوز رفت
و بمجرد رسیدن دیوانہ و سراسیمہ
میسازند۔ پس جمیع مرادات و
مقاصد او
ذات حق مے شود جلّ شانہٗ و از
جمیع ماسوے بیزار و دست بردار
و از لذات آجلہ و عاجلہ بیجان
استغناء اورا حاصل آید مثلاً
اگر اورا عمر حضرت خضر علے نبینا و
علیہ السلام سید ہند۔ گاہے محبت
ماسوے اللہ اورا حجاب راہ
محبوب حقیقی نمے شود۔ ہر جا کہ برود
ہمان جذبہ عشق دربر اوست کہ
بہ ہیچ جانب اورا دیدن و گردیدن

الا اللہ رہا اور باقی تمام گیا
خوش ہوا اے عشق اور رقیبوں کو جلاوے
اِس مقام پر پہنچتے ہی اُسکو دیوانہ و بیہوش
و حواس اور بیقرار کر دیتے ہیں اور اُسکی تمام
مرادیں اور سب مطلب خدا کی ذات ہی
ہو جاتے ہیں اور سب ماسوے سے بیزار
اور دست بردار ہو جاتا ہے اور موجودہ
اور آیندہ کی لذات سے بالکل بے پروا
ہو جاتا ہے مثلاً اگر اُس کو حضرت خضر
علیہ السلام کی عمر دی جاوے تاہم اس
کو ماسوے اللہ کی محبت محبوب حقیقی کا
حجاب نہیں ہو سکتی۔ جہان جاتا ہے اُسی جذبہ
میں جاتا ہے جو اُسکو حاصل ہے
اور یہ جذبہ اِس کو اِدہر
اُدہر دیکھنے

Marfat.com

اصل

نمے دہد و این مجذوب از غم عود
ایمن ست - چراکہ این عطا ازلی
ست - کسے را مقبول میکند او را
باز مردود نمے کند و این چنین قسم
شخصے از مرادان ست - کہ سبحانہ تعالیٰ
بفضل و کرم خویش حقیقی او را خواستہ
است و از خواصان جناب خود
گردانیدہ تحت کنف و حمایت حقیقی
او را محفوظ و مصئون میدارد و صحبت
پیر کہ حکم کبریت احمر دارد - و دوام حضور
او برائے مرید گویا فرض عین ست
و تمام شدن سلوک بے صحبت پیر
او را بسیار متعذر ست لیکن اینچنین
مجذوب را دوام صحبت پیر شرط نیست
اگر تقدیراً او را مہجوری واقع شود

پیر کی صحبت کبریت احمر کا حکم رکھتی ہے

ترجمہ

نہیں دیتا اور اس قسم کا مجذوب واپسی
اور عود کے اندیشہ سے بالکل بے فکر ہے
کیونکہ یہ ازلی عنایت ہوئی ہے اس کا
یہ کام ہے کہ جسکو اپنا بنا لیتی ہے پھر بیگانہ
نہیں ہونے دیتی - اس قسم کا بندہ مرادان
سے ہوتا ہے - اور اسکو اللہ تعالے نے
اپنے فضل و کرم سے اپنا بندہ بنا لیا ہے
اور اپنے خاصان کے گروہ میں لاکر
اپنے سایہ اور اپنی حمایت میں اسکو محفوظ
رکھا ہے اور پیر کی صحبت مرید کے حق
میں کیمیا کا اثر رکھتی ہے اور مرید کا مرشد کی
خدمت میں رہنا فرض ہے اور فقر کے مقامات
کا طے ہونا پیر کی صحبت کے بغیر نہایت مشکل ہے
مگر ایسے مجذوب کو ہمیشہ پیر کی صحبت میں
رہنا ضروری نہیں اگر بالفرض اسکو جدائی ہوجاتی

Marfat.com

از غم عود ایمن است چراکہ بے حصول
این دولت عظمیٰ شرط است کہ پیر
طریقت قطب ارشاد و از مردان و
محبوبان حق باشد و سلوک او
براین چنین جذبہ کہ بالا مذکورہ شدہ
محقق باشد و بمرتبہ فنافی اللہ و
بقا باللہ مشرف گردیدہ باشد این
چنین سادات عظام کہ وجود شریف
ایشان باعث مدار جہان و جہانیان
و فیض عام باشد۔ در حق عالم و
عالمیان توجہ ایشان حکم کبریت احمر
یا خاصیت اکسیر اعظم دارد۔ اگر بر
سعادتمندے بموجب عنایت الٰہی
یک توجہے کنند فی الفور حقیقت او

تاہم کسی قسم کا اندیشہ نہیں۔ کیونکہ اس
عظیم نعمت کے حاصل کرنیکے لئے یہ شرط ہے کہ طریقت
کے پیر اور قطب ارشاد خدا کے بندوں
اور پیاروں سے ہوتے ہیں اور ان کا سلوک
جیسا کہ ہم نے ذکر کیا نہایت پختہ ہوتا
ہے اور مدارج فنا فی اللہ اور بقا باللہ
پر کامیاب ہوتے ہیں اس قسم کے بزرگوار
جنکا وجود پاک جہان اور جہان کے
رہنے والوں کے واسطے قیام کا باعث
ہوتا ہے اور ان کا عام فیض ہوتا ہے
ان بزرگوں کی توجہ لوگوں کے حق میں
کبریت احمر اور کیمیا کا اثر رکھتی ہے اگر وہ
کسی نیک نصیب پر خدا کے فضل سے
توجہ کریں تو فوراً اس طالب کی حقیقت کو

مقام ولدیت

حقیقت کو

Marfat.com

را از مس خودی و خود پرستی پاک مے
کنند۔ و مثل طلاء سرخ میسازند و
بہ محبت حقیقی چنان مالا مال کنند
کہ بار دیگر اورا حاجت نمے ماند
پس اگر بالتقدیر ہجرت واقع شود
مضائقہ ندارد۔ کہ اصل معنی اندراج
النہائیت فی البدائیت را نیز ہمچنین
معنی کردہ اند۔ این سادات عظام
بیک توجے انتہا را در ابتداء درج
میکنند۔ لیکن این قدر ہست کہ در
صحبت پیر کار او زود تمام میشود
بر تقدیر مہجوری بہ دیر و تعطل
اما از غم عود بے غم باشد
این چنین مقدمہ برین احقر العباد
ہم واقع است۔ چنانچہ قدرے

مس خودی اور خود پرستی سے پاک
کر کے خالص سونا بنا دیتے ہیں اور اس
کو حقیقی محبت سے ایسا بھر پور کر دیتے
ہیں کہ پھر اسکو کوئی حاجت باقی نہیں
رہتی۔ اگر وہ نظر یافتہ آدمی صحبت سے
دور ہو جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے
اور ابتدائی توجہ سے انتہا پہنچا دینا اسی
کو کہتے ہیں اس سلسلہ عالیہ کے بزرگوار
ایک نظر سے انتہائی درجہ پر ابتدا میں پہنچا
دیتے ہیں۔ لیکن اتنا ضروری ہے کہ پیر
کی صحبت میں مدارج جلد طے ہو جاتے
ہیں اور اگر دوری واقع ہو جاوے تو ذرا
دیر سے اسکو تعطیل کہتے ہین مگر واپسی کا غم
نہیں۔ چنانچہ ایسا احوال اس کمترین
پر بھی واقع ہے جیسا کہ کچھ تھوڑا سا

Marfat.com

بیان کردہ مے شود۔ اگرچہ این
قلیل البضاعت ذرہ بیمقدار کہ
سراسر ناقص و نالایق ست جائے
آن نداشت کو شبہ خود را در سلک
جوہریان منتظم گرداند۔ یا حال خود
را در حالات خاصان مذکور کند۔
لیکن بحکم آنکہ ؎

چو شہ برداشت مارا از تہ خاک
سزد گر بگذرانم سر ز افلاک

و نیز بحکم آیت کریمہ۔ فَاَمَّا
بِنِعۡمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ط
از عنایات ازلی و توجہات لم یزلی
او سبحانہٗ و تعالےٰ جل شانہٗ و برکت
تراب الاقدام آن غوث الاغیاث
و قطب الارشاد مدار جہان و جہانبان

بیان کیا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ کوڑی ناچیز
اور ذرہ بیمقدار جو سراسر ناقص اور نالایق
ہے یہ جرأت نہیں رکھتا۔ کہ اپنے آپ
کو شاہوار موتیوں کی لڑی میں پروئے
اور صرافون کے روبرو پیش کرے یا اپنے
حال کو درگاہ کے خاصونکے ذکر میں
لکھے مگر بہ امر مجبوری بمصداق اس شعر کے

؎ جب ہمکو تہ خاک سے بادشاہ اُٹھاوے
تو مجھے آسمان سے سربلند کرنا لائق ہے

اور بحکم آیت شریفہ۔ پس ساتھ نعمت
رب اپنے کے آگاہ کر۔

اس بندہ ناچیز پر اللہ تعالےٰ کی عنایت
اور مہربانی سے اور اُس غوث پاک
اور قطب الاقطاب
مدار جہان و جہانبان

Marfat.com

اصل

والئے ہند و سندھ یعنی پیر و مرشد
این احقر آنچہ بیک توجہ بزین
مسکین عطا گردید چہ بیان کنم ۔ بیت
اگر ہر موئے من گردد زبانے ۔
ز وصفش نقطہ کے آرم بیانے ۔
بالفرض اگر کسے تمام عمر مشقتہا
ریاضات و مجاہدات بکشد اینچنین
دولت عظمے کے حاصل کند کہ این
احقر را در اوّل صحبت بیک لمحہ از
گوشۂ چشم آن غوث الاغیاث حاصل
گردید بعدہٗ دوازدہ روز در خدمت
فیضدرجت آن قبلۂ کونین شرفاندوز
صحبت شدہ طلب رخصت نمودم ۔
فرمودند ۔ کہ ہر چہ امانتِ تو نزد ما بود
بتو رسیدہ ست حالا مختار دستی ۔

ترجمہ

والئے ہند و سندھ کی خاکِ پاکی برکت
سے ایک ایسی نظر پڑی جس کا بیان
میں کیا کروں ۔ بیت
اگر میرا ہر بال زبان بن جاوے
تو اسکی تعریف کا ایک نقطہ بھی بیان نہیں
کرسکتا ۔ بالفرض اگر کوئی شخص عمر بھر عبادت
اور ریاضت اور مجاہدہ کرے اسکو یہ نعمت
حاصل نہیں ہوسکتی ۔ جو اس ناچیز کو حضور
اقدس غوث الاغیاث کی ایک نسبت
بھری توجہ سے حاصل ہوئی دس بارہ
دن کے بعد حضور کی خدمت میں فیض
حاصل کرکے نیازمند نے رخصت طلب
کی آپ نے زبان درفشان سے فرمایا
کہ العزیز جو تمہاری امانت ہمارے پاس
تھی وہ ہم نے دیدی اب تمہارا اختیار ہے

یعنی یہ مرکز دائرۂ ولایت حضرت
حاجی احمد متقی سندھی کہ
مزارشان در موضع گوٹھ قاضی احمد
کہ از توابع ضلع نوابشاہ ست
موجب نہران فیض و برکات
ست مزار و تبرک اکال ریلوے
اسٹیشن است ۔

پس معلوم شد کہ در کرتِ اوّل
کہ از تماشِ صحبت شیخ خود
فایدہا اندوختند و مدتِ
بسیر کہ زاید از دہ دوازدہ
روز بخود خلعت خلافت
نیز از آن قطب زمان در بر
کردند ۔
فقیر منظور احمد

Marfat.com

اصل

ہر جا کہ مے روی رو۔ غم نیست پس
رخصت شدم۔ ابدہ تا چند گاہ قریب
نہ یا دہ ماہ مہجور بودم و در حال خود
ہیچگونہ تفاوتے ملحوظ نکردم بلکہ
نجم سعادت ایں فقیر روز بروز بر
اوج عشق محبت الٰہی در عروج بود
چوں باز بہ خدمت والا موفق شدیم
مدت سہ یا چار ماہ بحد مشرف بودم
فوائد ہا عظیم و بیشمار کہ در قید قلم نمے
گنجد۔ حاصل نمودم چوں باز مرخص
شدم مدت سہ یا چہار سال در سفر
منقضی کردم۔ اما در محبت و ذوق
مولے و احوالات وجد و مواجید
خویش ہیچ تفاوتے نبود ہمچنیں
بارہا تجربہ کردہ ام ہنوز کار ایں

(شاید ایں جا بجاے عروج اموت ملفوظ گردانیدند۔)

کرت دوم مدت حضور

ترجمہ

جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ۔ کوئی غم
نہیں۔ کوئی فکر نہیں۔ پس آپ کی اجازت
کے بعد میں رخصت ہوا اس سے پیچھے
نو یا دس مہینے آپ سے جدا رہا مگر اپنے حالات
میں کسی قسم کا فرق نہ دیکھا بلکہ اس فقیر
کی سعادت کا ستارہ دن بدن عروج
پر تھا اور محبت الٰہی کا۔ یا موجیں مار رہا تھا پھر
حضور قدس کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔
اور تین چار مہینے حاضر رہا میں نے ان دنوں
میں وہ فائدے دیکھے جو تحریر میں نہیں
آ سکتے پھر بندہ جب آپ سے رخصت ہوا تین
یا چار سال سفر میں گذار دئے مگر الٰہی محبت
اور ذوق شوق اور وجد مواجید میں سر مو
فرق نہ پایا۔ ایسا ہی کئی دفعہ تجربہ کیا
اب تک اس عاجز کا حال ؛ ؛ ؛

مسکین بفضل الٰہی وتوجہ آن مرشد
کامل الحمدللہ والمنۃ در ترقی و تزائد
ست۔ انشاء اللہ بہ برکت تراب الاقدام
آن ہادی سبل سلمہ ربہ باتمام
خواہد رسید۔ لیکن اینچنین جذبہ مذکور
کہ از قسم دوم ست۔ بسیار قلیل و عنقا مثل
انگاشتہ اند از ہزار کس برکسے کہ سعادت
ازلی باشد حاصل میشود۔ و
از قسم اول کہ بالا مذکور شدہ اگرچہ
تحصیل او ہم موقوف و مشروط بر
سعادت ازلی و انعام لم یزلی ست
لیکن بہ برکت اولیائے کرام کہ
خاصان و مقبولان جناب الٰہی اند
جل شانہ۔ باکثر مردم طلاب کہ مریدان
حق باشند فی الفور حاصل میشود

خدا کے فضل سے اور مرشد پاک کی توجہ
سے روز افزوں ہے الحمدللہ والمنۃ
اور امید ہے کہ حضور انور کی توجہ سے اس
عاجز کا کام بخیریت سرانجام ہوگا۔ یہ
دوسری قسم کا جذبہ جس کا ذکر ہو چکا ہے
بہت کم یاب اور عنقا کے مثل ہے۔ اکابر بزرگان
فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کی قسمت یاور
ہو اور سعادت ازلی ہو تو اسکو یہ حاصل ہوتا
ہے۔ اور جذبہ کا پہلا قسم جس کا ہم نے
ذکر کیا ہے اگرچہ اس کا حاصل ہونا بھی سعادت
ازلی اور انعام الٰہی پر موقوف ہے تاہم
اولیائے کرام کی برکت سے جو اللہ کی
جناب میں خاص اور مقبول ہیں اکثر طالبوں
کو فوراً حاصل ہو
جاتا ہے۔

Marfat.com

اصل

اما دوام او قبل از فنائے حقیقی موقوف
بر صحبت ست واز غم عود ایمن نیست
و آن کس کہ از کسب خود دوام ذکر
و ریاضات و مجاہدات چیزے حاصل
کردہ باشد از عود محفوظ ست
پس بر طلاب مولٰے تعالٰے واجب
و لازم کہ در دوام ذکر و وظائف کہ
از پیران طریقت خویش اخذ نمودہ
اند شب و روز مشغول باشند و
حتے المقدور اوقات را معمور دارند
کہ این چنین دولت عظمٰے کہ لازوال
باشد حاصل آید بعضے از ورزشہا
کہ از ضروریات اند ۔ در ابتدائے
احوال برائے مبتدیان این راہ
مقرر شدہ اند اول اسناد افعال

ترجمہ

مگر اُس کا قیام صحبت مرشد کا محتاج رہتا
ہے ۔ اور اُسکے پیچھے واپسی یا کمی کا غم
دامنگیر رہتا ہے اور جو شخص مجاہدہ اور
ریاضت اور اپنی محنت سے کچھہ حاصل
کرتا ہے اُسکو واپسی کا فکر نہیں ہوتا ۔
پس طالبان راہ مولٰے پر ضروری ہے
کہ ہمیشگی ذکر اور اُن اوراد و وظائف
پر جو اُسکے پیران طریقت نے ارشاد فرمائے
ہیں دائم مشغول رہیں اور ناغہ نہ کریں
اور جہانتک ہو سکے اپنے اوقات کو تر و
تازہ رکھیں تاکہ یہ دولت عظیم کہ بے زوال
ہے حاصل ہو اور بعض طریقے ضروری ہین
کہ بزرگان طریقت نے مبتدیون کے
واسطے مقرر کئے ہیں اُن مین سے پہلا
اسناد افعال ہے

ست۔ با و سبحانہ تعالےٰ۔ میباید کہ
ہمہ افعال خود را و جمیع مخلوقات
را بخدا سپارد و بہ این طور کہ ہر فعل
کہ از من یا از کس دیگر صادر میشود
خدا مے کند۔ اگرچہ دل این شخص
گواہی نمے دہد چرا کہ مادامے کہ این کس را
فنا در تجلیٔ افعال حاصل نہ شد
بیقین دل نمی دانست کہ این کارہا خدا می
کند شانہٗ و بعد از فنا دل این شخص
خود بخود و بنا چار و باضطرار تمام گواہی
مے دہد کہ این کارہا ہمہ از خدا است
و با قرار زبان ہیچ موقوف نیست۔
اگرچہ زبان بطرف این شخص اسناد
کارہا میکند۔ اما حقیقت دل بر صدق
معاملہ خود قایم ست

خدا تعالےٰ کی طرف۔ پس چاہیے کہ اپنے
تمام کاموں کو اور تمام مخلوقات کو خدا
کے سپرد کرے اور یہ جانے کہ جو کام
مین کر رہا ہوں۔ یا لوگ کر رہے ہیں
وہ خدا ہی کرتا ہے۔ خواہ اُس کا دل
گواہی نہ دیتا ہو جب تک تجلی افعال میں
فنا حاصل نہ ہو جاوے اور دل سے یقیناً
نہ جان لے۔ کہ یہ کام خدا ہی کرتا ہے۔
انسان دل سے گواہی نہیں دیتا اور فنا
کے بعد خواہ مخواہ مجبوراً گواہی دینی پڑتی
ہے کہ یہ سب کام خدا کی طرف سے ہیں۔
اس حالت مین زبانی اقرار کی ضرورت نہیں
رہتی۔ اگرچہ اُس شخص کی زبان افعال
کی نسبت مخلوق کیطرف کرتی ہے مگر دل
کی حقیقت اپنے معاملہ کی سچائی پر قائم

Marfat.com

اصل

بدانکه استنادِ افعال بحق سبحانہ در ابتدائے احوال کسب و استعمال
تاثیر عظیم دارد۔ پس برا ذکیا
لازم است که در جمیع احیان و اوقات
چه در نشستن و برخاستن و چه
در خفتن و بیدار شدن و چه
در خوردن و آشامیدن جمله افعال را
اصل سپارند و خود را خالی شل
جماد بے حس و حرکت دانند۔ تا به
حقیقت برسند۔ وقتیکه بصدق و
یقین دل دانست که افعال از
حق ست و خود را خالی دید و درین
دید او را شکے و شبہے نماند پس فنائے
تجلی فعلی او را حاصل شود و فنائے
لطیفهٔ قلب را هم در فنائے تجلی افعال
شمرده اند و اصل الاصل این لطیفه

ترجمه

رہتی ہے۔ جاننا چاہئے کہ ابتدائی حالت
میں حالات کا حاصل کرنا اور اُن کا استعمال
بڑی تاثیر رکھتا ہے پس عقلمندوں کو ضروری
ہے۔ کہ سونے جاگنے بیٹھنے اُٹھنے کھانے
پینے میں کسب کا استعمال کریں۔ تاکہ
تمام کام اصل کے سپرد ہو جاویں۔
اور اپنے آپ کو وہ پتھر کی طرح بے حس
اور بے حرکت سمجھیں پھر حقیقت کا مزہ
ملتا ہے۔ جب صدق دل سے یقیناً
سمجھ لیا۔ کہ تمام کام خدا کی جانب سے
ہیں اور اُس کا اپنا کوئی دخل نہیں اور
اور اس خیال میں اسکو کسی قسم کا شک
اور شبہ نہ ہو معلوم ہوا کہ اب اسکو فنائے
تجلی فعلی حاصل ہو گئی اور بعضوں نے
دل کے لطیفہ کے فنا کو فنائے تجلی کہا ہے اور اصل

عـه از رساله کحل الجواهر که
از رشحات قلم حضرت
خواجه عبد الاحد است
نقل فرموده اند۔ برائے تفریح
وصل این مقامات ایراد
عبارات آن رساله من اولها
الی آخرها از ضروریات این
راه راست فرموده اند
سید منظور احمد

Marfat.com

لمحل الجواہر (حضرت خواجہ عبدالاحدؒ)

صفتِ اضافیہ حق ست جل شانہٗ کہ
عبارت از فعل تکوین ست کمال
این لطیفہ آنست کہ در فعل حق جل و علا
فانی و مستہلک گردد و بہمان فعل
بقا یابد۔ و درین زمان سالک خود
را مسلوب الفعل خواہد یافت و افعال
خود درست منسوب بحق جل و علا خواہد
گرد و فنائے قلب و تجلّی فعلی کنایت
ازہمین ست و اصل و نشان او
آنست کہ تعلق علمی و حُبّی بغیر حق
نماند یعنی قلب ماسوائے اللہ را
مطلقاً و راساً فراموش سازد بحدیکہ
اگر سالہا تکلیف نماید یک لحظہ
ماسوائے نتواند کرد و درین ہنگام
چنانچہ علم اشیاء ازوے زایل شد

اس لطیفہ کا خدا کی طرف صفت اضافی ہے
اس کو تکوین بھی کہتے ہیں۔ اس لطیفہ کا
کمال یہ ہے کہ اللہ کے افعال میں فانی
اور مستغرق اور محو ہو جاتا ہے۔ اور اسی
فعل سے اس کو بقا حاصل ہوئی ہے اور بقا کا درجہ
حاصل کرتا ہے اسوقت سالک اپنے آپ
کو عقل سے فارغ پائیگا۔ اور اپنے کاموں
کو اللہ تعالے سے منسوب کریگا۔ اسحالت
کو فنا قلب اور تجلّی فعلی کہتے ہیں اور اسکی
علامت یہ ہے کہ تعلق علمی و حبی کا تعلق اللہ تعالے
کے سوا نہیں رہتا۔ یعنے دل ماسوائے
اللہ کو بالکل بھول جاتا ہے یہاں تک
کہ اگر وہ کئی سال کوشش کرے تاہم ایک
لحظہ بھی غیر اللہ کیطرف مائل نہیں ہو سکتا۔
اسوقت میں جسطرح اشیاء کا علم اس سے دور ہو جاتا ہے

Marfat.com

اصل

محبت اشیاء بطریق اولیٰ از وے
رخت بربستہ باشد۔ وچون سالک
بفنائے قلب مشرف شد داخل
جماعت اولیا گشت ویک درجہ ولایت
او را حاصل شد۔ و این فنائے قلب بے قطع
تمامی دائرہ امکان کہ عبارت از مرکز
فرش تا عرش واز عرش تا تمامی
عالم امر باشد و بے قطع مراتب
عشرہ کہ مقامات عشرہ ہم او شان را
گویند۔ کہ مراد از توبہ وانابت ورع مقامات عشرہ
وصبر وشکر۔ وتوکل ورجا وفقر و
زہد ورضا کہ صوفیہ علیہ بیان فرمودہ
اند۔ صورت نہ بندد۔ ونور این لطیفہ
را نور زرد فرمودہ اند۔ وولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام

ترجمہ

اسیطرح اشیاء کی محبت بھی بستر باندھ
جاتی ہے اور جب سالک قلب کے فنا
میں پہنچتا ہے تو اولیاء اللہ کی جماعت میں
داخل ہو جاتا ہے اور ولایت کا ایک
درجہ اسکو حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ فنائے
قلبی جب تک فرش سے عرش تک اور
عرش سے تمام عالم تک اور مراتب عشرہ
جس سے مراد۔ توبہ۔ وانابت۔ پرہیز۔
صبر۔ شکر۔ توکل۔ رجا۔ فقر۔ زہد۔ رضا
ہے۔ جن کو صوفیائے کرام نے بیان
کیا ہے۔ توڑ تاڑ نہ کرلے۔ حاصل
نہیں ہوتا اور اس لطیفہ کا رنگ زرد
رنگ کا نور ہوتا ہے اور اس
نور کی ولایت حضرت آدم
علیہ السلام کے قدم پر

Marfat.com

است ۔صلوۃ اللہ علیہ وعلی نبینا وعلیہ السلام
وصاحب لطیفہ قلب را کہ استعداد ہمین
درجہ دارد زیادہ نہ۔ پس وصول او
بجناب قدس از راہ ہمین لطیفہ است
از لطائف پنجگانہ۔ واین را آدمی المشرب
میگویند۔ بعد ازین دوم استعمال
یعنی دیدن وشنیدن وقدرت و
ارادہ کردن ومعلوم کردن یعنی ہمہ
اوصاف مذکورہ را نسبت بخدا کند
تا کہ این دید غالب آید وکار این
تمام شود وکسب کردن این شخص
در نفی صفات ست کہ ہمہ صفات را
کہ مراد از سمع وبصر وقدرت وحیات
وارادت وعلم باشد۔ در جمیع اوقات
از خود نفی کند وباصل حوالہ سازد

ہے صلوۃ اللہ علیہ وعلی نبینا وعلیہ السلام
ہوتی ہے صاحب اِس لطیفہ قلب کی استعداد
اسی قدر ہوتی ہے نہ کہ زیادہ۔ پس اِس
شخص کا درگاہ آلہی میں داخل ہونا لطائف
پنجگانہ میں سے اسی لطیفہ کے راستہ سے
ہے اور اسکو آدمی المشرب کہتے ہیں اس سے
پیچھے وہ اپنا دیکھنا اور سننا اور قدرت
اور ارادہ اور معلوم کرنا ان تمام صفتوں
کو خدا کی طرف منسوب کرتا ہے یہانتک
کہ یہ بصیرت اسکی غالب ہو جاوے پھر اُس
کا کام پورا ہو جاتا ہے اور اس شخص کا
نفی صفات کو حاصل کرنا ہوتا ہے یعنی
سننا دیکھنا۔ قدرت۔ حیات۔ ارادہ علم
کو بالکل نفی کر دیتا ہے اور اللہ تعالی
کے حوالے کر دیتا ہے

Marfat.com

وچون بہ یقین از دل خود نفی ساخت
وبہ اصل تفویض کرد وخود را مثل
جماد بے حس وحرکت یافت وہیچ شکے
وشبہے این را نماند پس فناء تجلی
صفات این را حاصل گردید وفناء
لطیفہ روح کہ باز بستہ بفناء تجلی
صفات ست نیز این را حاصل آید
واصل الاصل این لطیفہ صفات ثبوتیہ
حق ست جل شانہ بمعنی آنکہ در ذات
حق تعالے جل شانہ آن صفات ہا
را ثابت کردہ مے شود۔ ویک گام
بحضرت ذات احدیت از فعل نزدیک
تر ست۔ واصل علامت فناء این
لطیفہ آنست کہ سالک خود را از
خود مسلوب خواہد یافت بلکہ منسوب

جب اس نے اپنے دل سے ان چیزون
کی یقیناً نفی کر دی اور اللہ تعالےٰ کے
سپرد کر دیا اور اپنے آپ کو پتھر کی طرح بے
حس وحرکت جانا اور کوئی شک اور شبہ
ولیمین رہا تو اسکو صفات کی تجلی میں فناء
حاصل ہو گئی اور لطیفہ روح کی فنا جو اسی
فناء کے متعلق ہے مہیا ہو گئی دراصل یہی
لطیفہ خدا تعالےٰ کی صفات ثبوتیہ کا ہوتا
ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ یہ تمام صفتین
اللہ تعالےٰ کی ذات میں ثابت کرتا ہے
اور یہ فعل ایک قدم بڑھکر اللہ تعالےٰ
کے قرب میں ہوتا ہے اور اس لطیفہ کے
فناء کی اصل علامت یہ ہے کہ سالک اپنے
آپ کو اپنے آپ سے علیحدہ
پائیگا بلکہ

Marfat.com

بجناب قدس خواہد دانست. و نور
این لطیفہ را نور سرخ فرمودہ و ولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرت ابراہیم
ست. صلوٰۃ علی نبینا و علیہ السلام
و ہر کہ ابراہیمی المشرب ست وصول
وے بجناب قدس ازہمین لطیفہ خواہد
بود. و از قطع مراتب قلب و
صاحب این شرب را استعداد
درجہ دوم ولایت پنجگانہ ست. و
لطیفہ سر کہ اصل الاصل وے شیونات
ذاتیہ است. کہ گامے از صفات
بحضرت ذات نزدیکتر اند و حصول
فنائے این لطیفہ بتجلی شیونات
ذاتیہ خواہد بود. و نور این لطیفہ را
نور سفید نشان دادہ اند. ولایت این

جناب اقدس اللہ تعالے کے ساتھ
منسوب جانیگا۔ اس لطیفہ کا نور سرخ
ہے اس لطیفہ کی ولایت حضرت ابراہیم
صلوٰۃ علے نبینا و علیہ السلام کے قدمون
پر ہے۔ جس شخص کا مشرب ابراہیمی ہے
اس کا داخل ہونا اس لطیفہ کے راہ سے
ہوگا۔ اور قلب کے مراتب قطع کرنے کے
بعد پنجگانہ ولایت سے دوسری ولایت
کا درجہ ملجاتا ہے اور سر کا لطیفہ جس کا
اصل ذاتیہ انوار ہین۔ اور خدا تعالے
کی جناب میں بہت نزدیک ہین اور اس
لطیفہ کی فنا ذاتیہ تجلی کے انوار ہی سے
ہوتی ہے اس لطیفہ کا رنگ سفید
ہے اس لطیفہ
کی ولایت

Marfat.com

اصل

لطیفہ زیر قدم حضرت موسےٰ ست
صلوۃ اللہ علی نبینا و علیہ السلام و
صاحب این مشرب را استعداد
سہ درجہ است از مراتب پنجگانہ بعد
ازین لطیفہ خفی ست و اصل الاصل
این لطیفہ صفات سلبیہ حق ست
جل شانہ، کہ فوق شیونات ذاتیہ
اند و حصول فنائے این نیز بہمان
صفات ست و نور این لطیفہ را
نور سیاہ تعین فرمودہ اند و ولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرت عیسےٰ ست
علی نبینا و علیہ السلام و صاحب این
مشرب را استعداد درجہ چہارم
ولایت ست از مراتب پنجگانہ بعدہ
لطیفہ اخفی ست و اصل الاصل این

ترجمہ

حضرت موسےٰ علیہ السلام کے قدموں پر ہے اس
لطیفہ کا مالک ولایت کے تیسرے درجہ
پر ہوتا ہے اس سے پیچھے ایک لطیفہ خفی
ہے اور اصل الاصل اس لطیفہ کا حق تعالےٰ
کے صفات سلبیہ ہیں۔ اس کا درجہ
ذاتیہ الوار سے زیادہ ہے اور اس فنا
کا حصول بھی ان ہی صفات سلبیہ سے ہے اور
اس لطیفہ کا نور سیاہ ہوتا ہے اس
کی ولایت حضرت عیسےٰ علی نبینا و
علیہ السلام کے قدموں پر ہے اس
لطیفہ کے مالک کو درجہ چہارم کی ولایت
مراتب پنجگانہ سے حاصل ہو جاتی
ہے۔ اس کے بعد لطیفہ اخفیٰ ہے
اور یہ پانچواں
لطیفہ ہے

Marfat.com

ترجمہ	اصل
یہ درمیان نفی کُلی اور احدیت مجردہ کے برزخ ہے اور اس لطیفہ کی فنا اس مقدس مرتبہ کی فناء سے ملی ہوئی ہے اور اس لطیفہ کا نور سبز ہے اور اس لطیفہ کی ولایت حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے قدمون پر ہے۔ اس لطیفہ کا مالک ولایت کے پانچوین درجہ کا مالک ہوتا ہے۔ اس مقام کے صاحب کو محمدی مشرب کہتے ہیں۔ یہ شخص فنا فے اللہ کے مقام سے صاحبِ دولت اور تمام کمالات کا جامع	لطیفہ پنجم مراتب صفات سلبیہ است کہ کالبرزخ ست۔ درمیان مرتبہ نفی کلی و درمیان احدیت مجردہ و فنائے این لطیفہ مربوط بہ تجلی ہمان مرتبہ مقدسہ است۔ و نور این لطیفہ نفیسہ را نور سبز بیان فرمودہ اند و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت رسالت پناہ است۔ صلے اللہ علیہ و علی آلہ و اصحبہ وسلم۔ وصاحب این مشرب عالی را بالذات استعداد و حصول تمام مراتب پنج گانہ ولایت ست و صاحب اینمقام عالی را محمدی المشرب گویند۔ این چنین صاحب دولتے جامع جمیع کمالات ولایت ست۔ رزقنا اللہ تعالےٰ بمنہ و کرمہ و کمال فضلہ

Marfat.com

بسائر المومنین۔ ئو

بدانکہ فنائے لطائف خمسہ کہ جامع
جمیع فناءِ افعال و صفات و ذات
ست و فی الحقیقت ہمہ مدارج و مراتب
ولایت صغرے و کبرے و علیا بر
موقوف علیہ بر فنائے لطائف مذکورہ
است چون قدرے بیان و تفصیل
و احوال این لطائف مذکورہ از
ضروریات طریقہ و اہم مطالب بود
لہذا این نسخہ مختصر نوشتہ شد۔ از آن
جاکہ تفصیل کل نمے توانست شد
لہذا قدرے بطور اجمال از رسالہ معتبرہ
کہ از مصنفات مکمل این طریقہ علیہ
بود نوشتہ بر منصہ ظہور آوردہ شد
کہ طالبان این راہ را بکار آید و

ہوتا ہے۔

جاننا چاہیئے کہ لطائف پنج گانہ کی
فنا جو تمام افعال اور صفات و ذات
کے فنا کی جامع ہے اور درحقیقت تمام
مدارج ولایت صغرے اور کبرے اور
علیا کی فنا انہی کے مدارج پر موقوف
ہے جبکہ ان لطائف مذکورہ کا بیان
اور تفصیل کرنا نہایت ضروری تھا اسلئے
یہ رسالہ مختصر لکھا ہے۔ چونکہ اس کی
پوری تفصیل نہایت مشکل تھی اسلئے
مجمل طور پر اُن رسالوں سے جو اس
طریقہ علیہ کے تحریر ہوچکے ہیں لکھا
گیا ہے طالبوں
کے کام آویگا
اور اگرچہ

Marfat.com

اصل

این قلیل البضاعت ہنوز بہ کمالات
مذکورہ کامیاب نشدہ۔ شاید کسے
دیگرے بمطالعہ این اوراق منتفع
گردد۔ و این مسکین را نیز او سبحانہ
تعالے ببرکت رقم آن بمنزل مقصود
رساند۔ بمنّہ و بکمال فضلہ ✣
اللّٰھم ارزقنا کمال معرفتک
و لسائر المریدین ببرکت حبیبہ
محمد و آلہ و صحبہ و
ازواجہ و اہل بیتہ الطیبین
الطاہرین اجمعین برحمتک
یا ارحم الراحمین ۞
واللّٰہ اعلم بالصواب

ترجمہ

یہ ذرہ بیمقدار تاحال مذکورہ مقامات
پر کامیاب نہین ہوا۔ امید ہے۔ کہ
کوئی دوسرا ان اوراق سے فائدہ
اُٹھاوے اور اس کارخیر کی برکت
سے اللہ تعالےٰ اس عاجز کو منزل
مقصود پر فضل سے پہنچاوے ✣
یا اللہ اپنے کمال معرفت ہمارے اور تمام
مسلمانون کے نصیب فرما بحرمت برکت اپنے
حبیب اکرم سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم اور اُنکی آل و اصحاب و ازواج و اہلبیت
طیبین طاہرین تمام کے۔ ساتھ رحمت اپنی کے
اے تمام مہربانون سے زیادہ مہربان اور اللہ
بہت جانتا ہے۔ ساتھ درستی کے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد پارسا صاحب قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز آپ اپنے زمانہ کے بڑے مشائخوں میں سے ہوئے ہیں آپکا اسم مبارک
محمد بن محمد بن محمود حافظ بخاری ہے آپ پر زیادہ سے زیادہ رحمت اللہ تعالیٰ نے عنایت کی ہو آپ دوسرے خلیفہ
حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس اللہ تعالیٰ سرہ کے ہیں آپ کی وفات شریف مدینہ عالیہ زادہا اللہ شرفا و تعظیما میں ہوئی اور
آپکا مزار مبارک جنت البقیع جوار تربہ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعضے از کلمات قدسیہ حضرت خواجہ محمد پارسا
قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس بعز رسیدہ
اند کہ حجاب میان بندہ و حق سبحانہ و تعالیٰ
جل شانہٗ ہمین انتقاش صور کونیہ است
در دل و این انتقاش صور کونیہ
بسبب صحبتہائے پراگندہ و سیرہائے
و دیدن الوان و اشکال گوناگون

حضرت خواجہ محمد پارسا قدس اللہ تعالیٰ
سرہ الاقدس بعض کلمات قدسیہ سے ارشاد
فرماتے ہیں۔ کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ جل شانہٗ
اور بندہ کے درمیان یہی موجودات کی صورتین
جو دل میں نقش ہین۔ حجاب ہے اور
اور یہ نقش ہونا پراگندہ صحبتوں اور مختلف
سیروں اور طرح طرح کے رنگوں اور

Marfat.com

زیادہ میشود و در دل خانہ میکند۔ و
بمحنت و مشقت تمام ترنفی میباید کرد
و دیگر از مطالعہ کتب و گفتن و شنیدن
سخنان رسمی و کلمات نشتی آن نقوش
مے افزاید و از مشاہدہ و صور جمیلہ و
سماع و نغمات و سازہائے طرب انگیز
آن نقوش در حرکت و تموج مے آید
و این جملہ موجبات بعد و غفلت است
از حق سبحانہٗ و تعالیٰ و طالب را نفی
وے واجب ست پس میباید کہ ہرچہ
خیال را افزاید۔ بوجہی اجتناب نماید
با دل صاف توجہ بجناب حق سبحانہٗ
تعالیٰ کند سنت آلہی برین جاری
شدہ۔ کہ بے محنت و مشقت ترک
لذت و شہوات جستی این معنی دست

کئی قسموں کی شکلوں کے دیکھنے کے سبب سے
زیادہ ہوتا ہے اور دل میں گھر کرلیتا ہے
پوری محنت اور مشقت سے اسکی نفی کرلی
چاہئے دوسرا باعث ان نقشوں کے بڑھنے کا دیکھنا
کتابوں کا اور کہنا سننا رسمی باتوں اور بیہودہ
کلمات کا ہے خوبصورتوں کا دیکھنا اور راگ
رنگ کا سننا ان سب سے یہ نقش حرکت اور موج
میں آتے ہیں۔ اور یہ سب حق سبحانہٗ تعالےٰ
سے دوری اور غفلت کا باعث ہیں۔ طالب
کو اس کی نفی کرنی ضروری اور واجب ہے
پس چاہئے کہ جو چیزیں ایسے خیالات کو
بڑھائیں اُنسے پرہیز کرے اور صفائی دل
کے ساتھ خداوند تعالےٰ کیطرف رجوع کرے
سنت آلہی اسیطرح جاری ہے کہ بغیر محنت اور
مشقت اور ترک لذت اور تمام شہوتوں کے یہ مراد

Marfat.com

نے دید راحتے کہ مے جوئید در آخرت
ست دو سہ روز دریں سرائے فانی
رنج کشیدی ۔ وبگر آید آلابدین
آسودی ایں عالم را ہیچ نسبت بہ
آں عالم نیست گویا در بیابان بے
نہایت خشخاش دانہ افتادہ است ۔
فرمودہ اند کہ وصیت میکنم ترا اے
پسر من بعلم و ادب و تقوے در
جمیع احوال بدلوکہ تتبع آثار سلف
کنی و لازم سنت وجماعت باشی
وفقہ وحدیث آموزی واز صوفیان
جاہل بپرہیزی ہمیشہ نماز باجماعت
گذاری ۔ بشرطیکہ امام وموذن نہ
باشی شہرت مکن کہ شہرت آفت
ست وبمنصب مقید مشو دائم گم نام

حاصل نہیں ہوتی العزیز آرام تو آخرت میں
ہے دو تین دن اس سرائے فانی میں رنج
اٹھا تاکہ تجھے ہمیشہ کا آرام ہو اس عالم کو
اس عالم سے کچھہ نسبت نہیں مگر جیسا کہ
بے نہایت جنگل میں خشخاش کا دانہ پڑا ہو
فرماتے ہیں کہ میرے فرزند میں تجھکو وصیت
کرتا ہوں کہ علم اور ادب اور تقوے کے
ساتھ تمام احوال میں بزرگان قدیم کی
پیروی کر اور طریقہ اہلسنت والجماعت کو لازم
پکڑ ۔ فقہ اور حدیث کا علم حاصل کر اور
جاہل صوفیوں سے پرہیز کر ہمیشہ باجماعت
نماز ادا کر ۔ مگر امام اور موذن نہ ہو شہرت
نہ کر ۔ کہ شہرت آفت ہے اور مرتبہ کا مقید
نہ ہو ہمیشہ گمنام
ہو

Marfat.com

باش۔ و در قبالہ ہاے نام خود منویس
و بحکمہ قضا حاضر مشو۔ ضمان کسے مباش
و لو حمایاے مردم در میا بالموک و
ابناے ایشان صحبت مدار و خانقاہ
بنا مکن و در خانقاہ منشین و سماع
بسیار مکن کہ بسیار نفاق پدید آرد
و رقت و بسیاری سماع دل را بمیراند
و بسماع انکار مکن کہ بسیار اصحاب سماع بسیار
اند کم گو و کم خور و کم خسپ و از خلق
بگریز ہمچنانکہ از شیر بگریزد و ملازمت
خلوت خود باش و با امردان
و زنان و مبتدعان و توانگران و
عامیان را صحبت مدار حلال خور و
از شبہہ پرہیز و تا توانی زن مخواہ
کہ طالب دنیا شوی۔ و در طلب دنیا

اور بیع ناموں میں اپنا نام نہ لکھ اور محکمہ
عدالتوں میں حاضر نہ ہو کسی کا ضامن
نہ بن اور وصیتوں میں نہ آ۔ بادشاہ اور
اُسکے لڑکوں کے ساتھ صحبت نہ رکھ
خانقاہ نہ بنا اور اُس میں نہ بیٹھ اور سماع
بہت نہ کر۔ کہ اس کی زیادتی نفاق پیدا
کرتی ہے۔ اور رقت اور زیادتی سماع کی
دل کو مردہ کرتی ہے اور سماع پر انکار نہ
کر کہ اسکے سننے والے بہت ہیں۔ کھانا اور
سونا اور بولنا تھوڑا اختیار کر خلقت سے
شیر کی مثل بھاگ تنہائی کو لازم پکڑنا بالغوں
اور عورتوں اور بدعتیوں اور دولتمندوں
اور عام لوگوں سے صحبت نہ رکھ حلال کھا
اور شبہ سے پرہیز کر جہاں تک ہو سکے عورت
کی خواہش نہ کر کہ تو طالب دنیا ہو جاویگا اور دنیا

Marfat.com

اصل

وین بباد دہی بسیار مخند - و از
خندہ قہقہہ اجتناب کن کہ خندہ بسیار
دل را بمیراند - و باید کہ در ہمہ کس
بچشم شفقت نگری و ہیچ فرد را
حقیر نہ شمری - ظاہر خود را میارا
کہ آرائش ظاہر از خواری باطن
ست - مجادلہ مکن و از کسے چیزے
مخواہ و کسے را خدمت مفرما و مشایخ
را بمال و تن و جان خدمت کن
و بر افعال ایشان انکار مکن کہ
منکر ایشان ہرگز رستگاری نیابد
با دنیا و بر اہل دنیا مغرور مشو - باید
کہ دل تو ہمیشہ اندوگین بود و بدن
تو بیمار و چشم تو گریان و عمل تو
خالص و دعا تو بتضرع و جامہ تو

ترجمہ

کی طلب میں دین کو چھوڑ دیگا بہت ہنسی
اور قہقہہ سے پرہیز کر کہ اس سے دل مردہ
ہوتا ہے - چاہئے کہ تمام آدمیوں کو شفقت
کی نظر سے دیکھے - اور کسی کو حقیر نہ سمجھے
اپنے ظاہر کو نہ سنوار کہ ظاہری آرائش
باطن کی خواری ہے جھگڑا نہ کر - اور
کسی سے کچھ طلب نہ کر اور کسی سے
خدمت نہ لے اپنے مشایخ کی جان و
دل اور مال سے خدمت کر اور اُن کے
کسی کام پر انکار نہ کر - کہ منکر اُن کا
ہرگز چھٹکارا نہ پائیگا - دنیا اور اہل دنیا
پر مغرور نہ ہو - چاہئے کہ تیرا دل ہمیشہ
فکر اور غم میں ہو ظاہر تیرا بیماروں سا
اور چشم تیری تر اور عمل تیرا خالص اور
دعا عجز انکسار سے اور کپڑا تیرا پرانا

Marfat.com

ترجمہ	اصل
اور رفیق تیرا درویش اور پونجی	کہنہ و رفیق تو درویش و مایہ تو
تیری فقہ اور گھر تیرا مسجد اور دوست	فقہ و خانہ تو مسجد و مونس تو
تیرا اللہ عزوجل ہو + انتہی۔	حق سبحانہٗ تعالے۔ انتہیٰ +

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد خداوندی فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِهِمْ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ خدائے تعالےٰ کا ذکر کرو رات دن خشکی تری سفر حضر تونگری فقر تندرستی مرض خفیہ علانیہ اور بعض صوفیہ نے فرمایا ہے کہ ہر فرض عبادت کی حق تعالےٰ نے کوئی حد اور انتہا مقرر فرمائی ہے اور عذر کے وقت معذور بھی قرار دیا ہے مگر ذکر کی کوئی بھی حد نہیں جہاں پہنچکر ختم ہو جاوے اور کوئی عذر بھی قابل سماعت نہیں کیونکہ بجز مجنون کے اس میں کوئی معذور نہیں اور اگر کسی کو معذور قرار دیتے تو وہ حضرت زکریا علیہ السلام ہوتے۔ کہ باوجود بڑھاپے اور اسقدر ضعف کے کہ بات تک کرنیکی طاقت نہ تھی اس طرح حکم ہوا۔ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۔ کہ تمہارے لڑکا پیدا ہونے کی نشانی یہ ہے کہ تین دن کسی آدمی سے کلام نکروگے مگر اشارہ کے ساتھ اور خدا تعالےٰ کا ذکر بکثرت کرتے رہنا۔ اگر اور کسی کیلئے

ذکر کے ترک میں کوئی عذر قابل لحاظ ہوتا تو غازی ومجاہدہ کا شغل ہوتا۔ مگر
اُن کو بھی باوجود مشقت اور مشغولی کے یوں حکم ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا
لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ کہ اے
ایمان والو جب کافروں کے ساتھ جنگ کیا کرو تو پاؤں جمائے رکھو اور اللہ کا ذکر
بہت کرو تاکہ فلاح پاؤ۔ نیز قیامت کے دن ساری عبادتیں نماز روزہ وغیرہ
ساقط ہو جاوینگی اسلئے کہ عالم آخرت میں ہم سے مکلف نہ ہونگے۔ مگر ذکر آخرت
میں بھی زائل نہ ہوگا۔ نیز حق تعالےٰ دوسری جگہ سورۂ جمعہ میں ارشاد فرماتے
ہیں وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ "اللہ کا کثرت
سے ذکر کرو تاکہ فلاح پاؤ" اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ "اللہ کا ذکر جہاد
اور صدقات اور خیرات سب سے افضل ہے" اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ذکر
سے بہتر کوئی عمل نہیں ہے۔ ذکر الٰہی کیلئے ایک مغز اور تین پوست ہیں اور
مغز تو مقصود بالذات ہے مگر پوست اسلئے مقصود اور محبوب ہیں کہ وہ مغز
تک پہنچنے کے ذرائع اور اسباب ہیں پہلا پوست صرف زبان سے ذکر کرنا
ہے اور دوسرا پوست قلب سے ذکر کرنا اور جبراً بتکلف اسکا خوگر ہونا۔
یاد رکھو کہ قلب کو اپنی حالت پر نہ چھوڑنا چاہیے کیونکہ اُسکو تفکرات وتخیلات

Marfat.com

میں پڑنے سے پریشانی ہوتی ہے لہذا مناسب ہے کہ اسکی مرغوب شئے یعنے ذکر الٰہی اُس کے حوالے کردیجاے تاکہ اُس کو اطمینان حاصل ہوجاوے تیسرا پوست یہ ہے کہ ذکر الٰہی قلب میں جگہ کرلے اور ایسا گڑ جاے کہ اُس کا چھڑانا دشوار ہوجاوے اسکا مطلب یہ ہے کہ دوسرے درجہ میں جسطرح قلب کو ذکر کی عادت ڈالنے میں دقت پیش آئی تھی اس تیسرے درجے میں قلب سے ذکر اللہ کی عادت چھڑانا اس سے زیادہ دشوار ہو۔ چوتھا درجہ جو مغز اور مقصود بالذات ہے وہ یہ ہے کہ قلب میں ذکر کا نام ونشان بھی باقی نہ رہے بلکہ مذکور یعنے حق تعالےٰ کی ذات ہی ذات باقی رہجاے کہ نہ قلب کی طرف توجہ رہے نہ ذکر کی جانب التفات اور نہ اپنی خبر ہو نہ کسی دوسرے کی غرض ذات بحت میں استغراق ہوجاوے اسی حالت کا نام فنا ہے اور اس حالت پر پہنچ کر بندہ کو نہ اپنے ظاہری حس وحرکت کا علم ہوتا ہے اور نہ باطنی عوارض کا یہانتک کہ اپنے فنا ہوجانیکا بھی علم باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ فنا ہوجانا بھی تو خدا کے علاوہ دوسری ہی چیز ہے اور غیر اللہ کا خیال میں گھسنا اور کدورت ہے پس فنا کا علم بھی اس درجہ میں ہوچکر کدورت اور بعد ہوا یہی وہ حالت ہے جسمیں اپنے وجود کے فنا کے ساتھ خود فنا سے بھی فنایت ہوتی ہے +

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے دل بگو بیان ز کمال محمدی — رمز خدا عیان ز خصال محمدی

آن جلوهٔ کہ طور بہ موسیٰ کلیم تافت — شعلہ یکے نشان ز جمال محمد ﷺ

یوسف کہ نیک سیرت و صورت کمال داشت — شد محو بے گمان ز خیال محمد ﷺ

شمس و قمر کواکب اہل ضیا ہمہ — پر نور نور شان ز ہلال محمد ﷺ

صدیق یار غار و عمر صاحب وقار — یک خلق و دیگران ز جلال محمد ﷺ

عثمان باحیا ز حیائے عظیم شان — رمزے علی جوان ز مجال محمد ﷺ

ظہر حسن رضا رضائے محمد ﷺ — وے کشتہ دشمنان ز نہال محمد ﷺ

وآن غوث نامدار کہ گیلان زاد شان — حرفے علی بیان ز مقال محمد ﷺ

یارب عطا کنی تو بعادل گدائے خویش — یک جام ارغوان ز زلال محمد ﷺ

لہ عادل - نام مولا بخش برادر میران بخش جوگی لاہوری +

Marfat.com

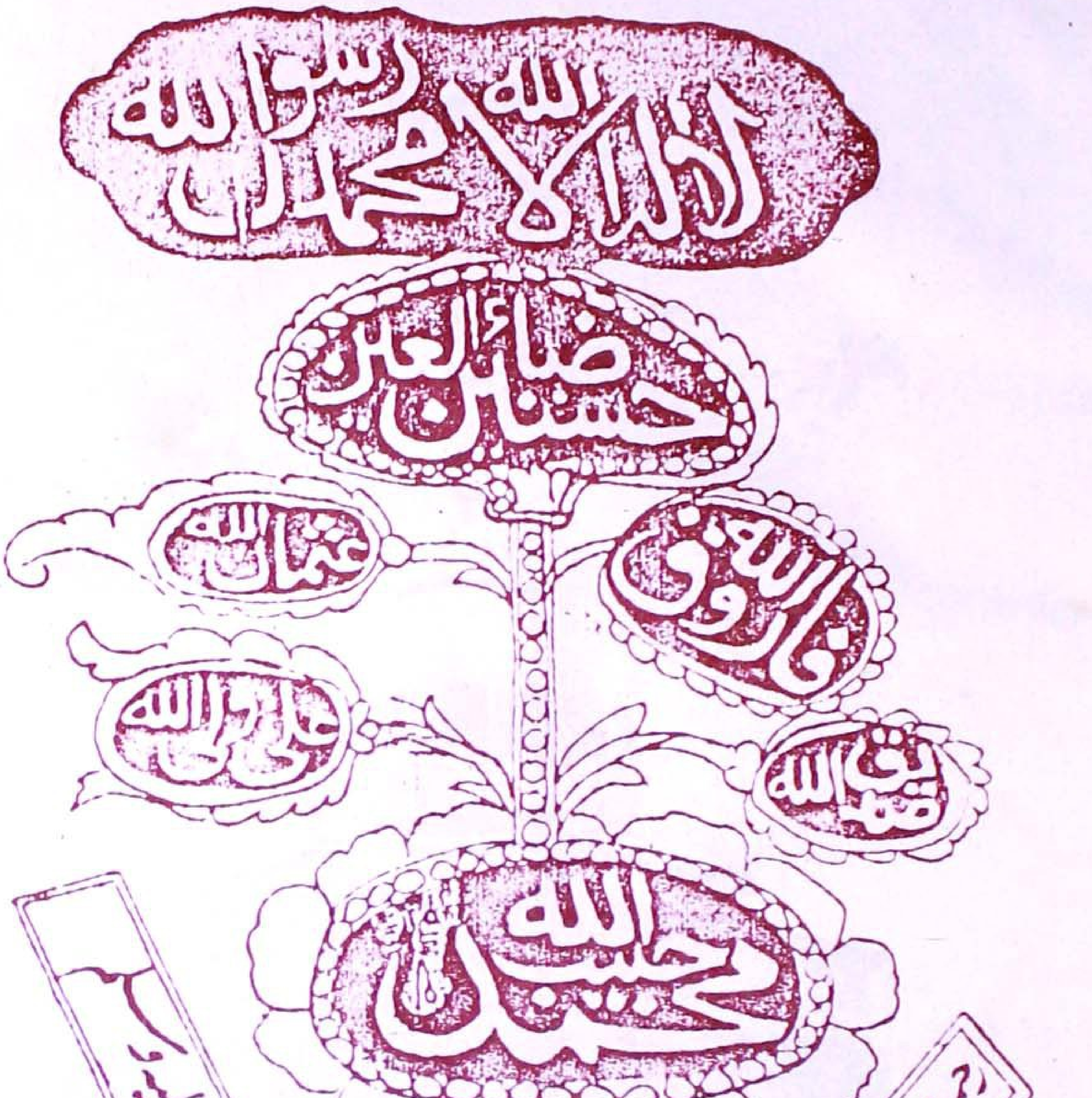

ٹائٹل مراۃ المحققین طبع اوّل مرقومہ
نشیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رح

Marfat.com

مزار پر انوار اعلیٰ حضرت شیر ربانی
حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

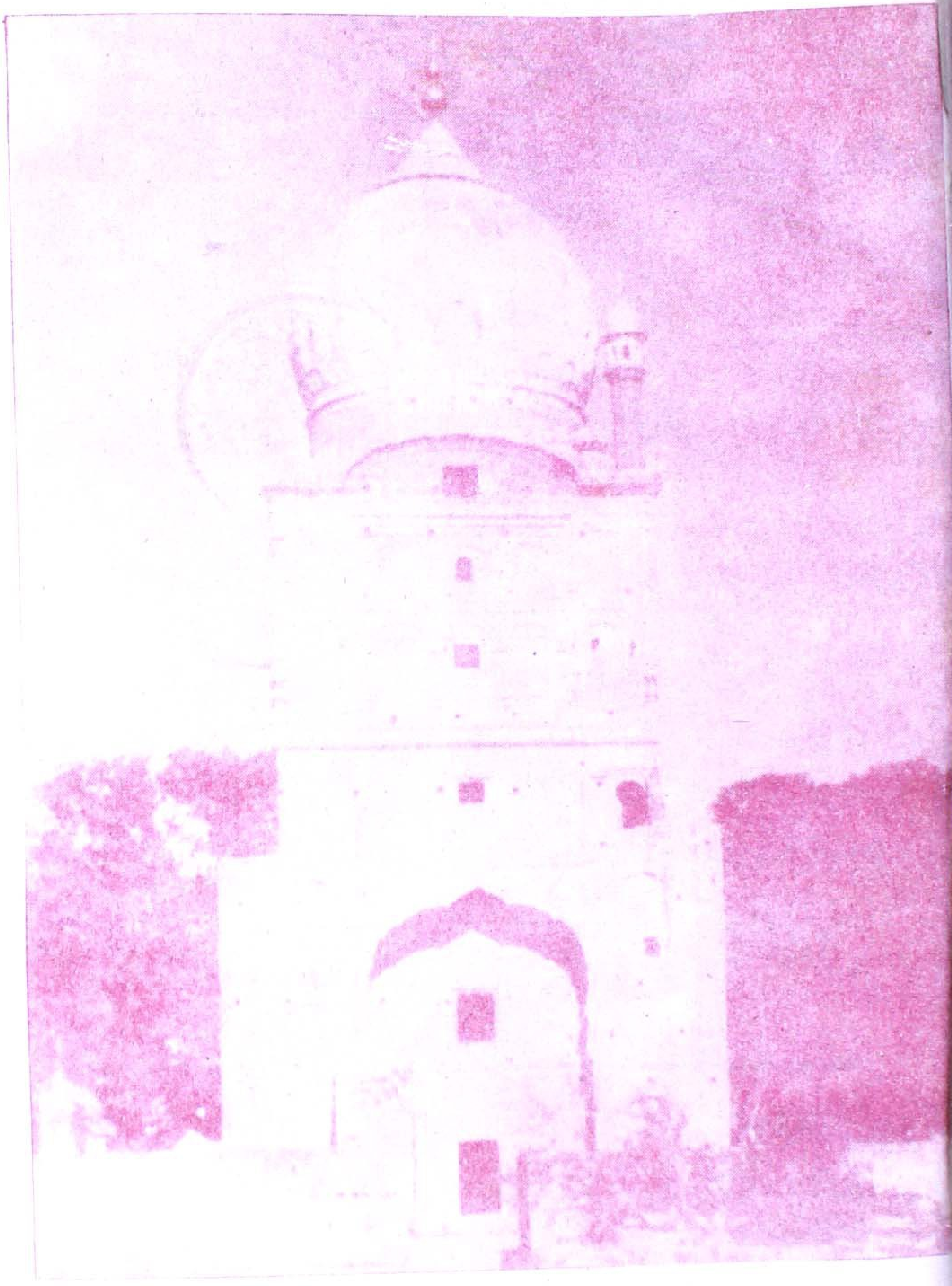

قبہ مبارک حضرت قطب الاقطاب غوث اعظم سید امام علی شاہ صاحب قدس اللہ تعالیٰ سرہ پیرو مرشد
شیخ طریقت حضرت بابا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کوٹلی پنج بیگ (ضلع شیخوپورہ)

Marfat.com

مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف کی مطبوعات

صدائے حق	از حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
تنویر حرم	؍؍
آسان عربی اُردو گرامر	؍؍
منیۃ المصلی	؍؍
ارشادات مجدد	
مسلک مجدد	
مقالات یوم مجدد	
مناسک حج	
الجذبۃ الشوقیۃ الی الحضرۃ المجددیۃ	
سرہند شریف	تلخیص از کتاب جیمین حجۃ الحق بن سعید استانبولی
المنتخبات من المکتوبات	امام ربانی مجدد الف ثانی
ماہنامہ نور اسلام کا شیر ربانی نمبر	مرتبہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
تتمہ معارج النبوۃ	از حضرت ملا معین واعظ کاشغی ہروی
ماہنامہ نورِ اسلام کا امام اعظم نمبر	مرتبہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری

ماہنامہ نورِ اسلام کا اولیائے نقشبند نمبر	مرتبہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
فضائل حضرت سیدنا صدیق اکبر	؍؍
مختصر حالات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی	؍؍
لمحہ فکریہ	؍؍
مختصر حالات حضرت شیر ربانی و حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رح	مرتبہ میاں جلیل احمد شرقپوری ؍؍
خزینہ معرفت	از صوفی محمد ابراہیم قصوری
حضرت مجدد اور ان کے ناقدین	از حضرت مولانا ابو الحسن زید فاروقی دہلوی
شجرہ شریف	
تائید اہل سنت (رسالہ رد روافض)	از حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح
فضائل حضرت عائشہ صدیقہ رض	از مولانا منصب علی شرقپوری
نعتیہ قصیدہ	از حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
دی نقشبندیز	مرتبہ سردار علی احمد خان

شعبہ نشر و اشاعت دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف کے تعاون سے شائع ہونیوالی کتب

خزینہ معرفت	از صوفی محمد ابراہیم قصوری
تذکرہ حضرت امام اعظم	از حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
ارشادات مجدد	؍؍
طریق النجات	از پیر حضرت محمد حسن جان سرہندی
خطبات شیر ربانی	از میاں محمد سعید شاد

رشحات عنبریہ	از حضرت احمد سعید نقشبندی دہلوی
بزم خیر از زید	از حضرت مولانا ابو الحسن زید فاروقی
تاریخ القرآن	از حضرت مولانا عبد اللطیف
حضرت مجدد اینڈ ہز کرٹکس	از حضرت مولانا ابو الحسن زید فاروقی
	انگریزی ترجمہ میرزا بدعلی کامل
یا ھو انجم	از ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد

ملنے کا پتہ جامع مسجد شیر ربانی اکبر روڈ۔ مدینہ چوک وسن پورہ لاہور نمبر ۲۱ شعبہ نشر و اشاعت دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف

ذخیرہ
لاہور پاکستان

Marfat.com

مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف کی مطبوعات

صدائے حق	از حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
تنویر حرم	//
آسان عربی اُردو گرامر	//
منیۃ المصلی	
ارشادات مجدد	
مسلک مجدد	
مقالات یوم مجدد	
مناسک حج	//
الجذبۃ الشوقیۃ الی الحضرۃ المجددیۃ	
سرہند شریف	تلخیص از کتاب جسین حلمی ایشق بن سعید استانبولی
المنتخبات من المکتوبات	امام ربانی مجدد الف ثانی
ماہنامہ نورِ اسلام کا شیرِ ربانی نمبر	مرتبہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
تتمہ معارج النبوۃ	از حضرت ملا معین واعظ کاشفی ہروی
ماہنامہ نورِ اسلام کا امام اعظم نمبر	مرتبہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
ماہنامہ نورِ اسلام کا اولیائے نقشبند نمبر	مرتبہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
فضائل حضرت سیدنا صدیق اکبر	//
مختصر حالات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی	//
لمحہ فکریہ	//
مختصر حالات حضرت شیر ربانی و حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رح	مرتبہ میاں جلیل احمد شرقپوری //
خزینہ معرفت	از صوفی محمد ابراہیم قصوری
حضرت مجدد اور ان کے ناقدین	از حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی دہلوی
شجرہ شریف	
تائید اہل سنت (رسالہ رد روافض)	از حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح
فضائل حضرت عائشہ صدیقہ رض	از مولانا منصب علی شرقپوری
نعتیہ قصیدہ	از حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
دی نقشبندیز	مرتبہ سردار علی احمد خان

ذخیرہ ... لاہور پاکستان

شعبہ نشر و اشاعت دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف کے تعاون سے شائع ہونیوالی کتب

خزینہ معرفت	از صوفی محمد ابراہیم قصوری
تذکرہ حضرت امام اعظم	از حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
ارشادات مجدد	//
طریق النجات	از پیر حضرت محمد حسن جان سرہندی
خطبات شیرِ ربانی	از میاں محمد سعید شاد
رشحات عنبریہ	از حضرت احمد سعید نقشبندی دہلوی
بزم خیر از زید	از حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی
تاریخ القرآن	از حضرت مولانا عبداللطیف
حضرت مجدد اینڈ ہز کرٹکس	از حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی انگریزی ترجمہ میرزا بدعلی کامل
یا ھو انجم	از ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد

ملنے کا پتہ: جامع مسجد شیر ربانی اکبر روڈ ۔ مدینہ چوک وسن پورہ لاہور نمبر ۲۱ شعبہ نشر و اشاعت دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف

Marfat.com